2767

سِیرُوا فِی الْاَرْضِ

تاثّراتِ رُوس

روس۔ لندن۔ سوئزرلینڈ۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ

کے حالات کا مجموعہ

مرتبہ

حضرت علامہ الحاج شاہ مولانا محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

صدر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان و قائدِ وفد

شائع کنندگان

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی القادری (مولانا) محمد جیلانی صدیقی القادری

ناظمان مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان

دفتر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان ۲۱۲ پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی

قیمت [illegible] روپے آٹھ آنے

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی
جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو
ہدیہ کیا گیا۔

Marfat.com

مجاهد ملت حضرت علامه الحاج مولانا [illegible]
قادری بدایونی صدر مرکزی جمعیت [illegible]
و قائد وفد برائے جمہوریہ' روس [illegible]

136269

فہرست مضامین

سفرنامہ روس

مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
		۲۲	اسٹالن آباد کا سفر	۴۷
		۲۲	اسٹالن آباد کی تفریح گاہ	۴۹
		۲۳	اسٹالن باغ	〃
علمی ادارہ مسجد دفتر کا معائنہ	۱۸	۲۴	علامہ شیخ صدرالدین کی ہیکل	〃
ا غانت کا معائنہ	۲۲	۲۵	فردوسی کتبخانہ کا معائنہ	〃
مزار چوغان عطا	۲۳	۲۶	زراعتی فارم کا معائنہ	۵۰
جدید مسجد کی تعمیر	۲۴	۲۷	حضرت یعقوب چرخی کے مزار پر حاضری	۵۲
ادارہ دینیہ کا کتبخانہ	۲۵	۲۸	مسجد کونیکش کا معائنہ	۵۳
حضرت خواجہ عبداللہ احرار کا آستانہ	〃	۲۹	پریس کے لئے بیان	〃
حضرت امام القفال الشاشی	۲۶	۳۰	نذر شاہ وزیر اعظم سے ملاقات	۵۴
دیگر مساجد کا معائنہ	〃	۳۱	جامع مسجد شاہ منصور کا معائنہ	۵۵
تاشقند طبی انسٹی ٹیوٹ	۲۹	۳۲	اسٹالن آباد کی مساجد کا معائنہ	۵۶
علی شیر نوائی لائبریری	۳۱	۳۳	ادارہ دینیہ کی طرف سے ضیافتی دعوت	۵۸
تاشقند کا عظیم الشان مجمعہ	۳۴	۳۴	قائد وفد کی جوابی تقریر	۵۹
نمائش گاہ کا معائنہ	۳۵	۳۵	تاشقند ریڈیو سے قائد وفد کی تقریر	۶۰
سمرقند کی روانگی	۳۶	۳۶	تاشقند سے واپسی بجانب ماسکو	۶۲
سمرقند	۳۷	۳۷	ماسکو ایئرپورٹ پر استقبال	۶۳
سیدنا قثم ابن عباسؓ کے مزار پر حاضری	۳۹	۳۸	ماسکو	۶۴
مدرسہ بی بی خانم کا معائنہ	۴۰	۳۹	سفیر پاکستان سے ملاقات	۶۵
حضرت امام بخاری کا مزار شریف	۴۱	۴۰	وزیر دینیات سے ملاقات	۶۶
نماز عید الضحیٰ	۴۳	۴۱	ماسکو یونیورسٹی	۶۷
وزرا سے ملاقاتیں	۴۴	۴۲	خطیب صاحب کی طرف سے دعوت	۶۹
مسئلہ کشمیر	۴۶	۴۳	لینن فارم کا معائنہ	۷۰

Marfat.com

۹۷	جدہ کا قیام	۷۰	۷۲	ماسکو عجائب خانہ	۴۴
〃	روانگی برائے مکہ معظمہ	۷۱	۷۳	دعوت منجانب ادارہ دینیہ	۴۵
〃	واپسی جدہ	۷۲	۷۳	روانگی لینن گراڈ	۴۶
〃	جلالۃ الملک سے ملاقات	۷۳	۷۴	لینن گراڈ کا باغ	۴۷
۹۸	روانگی برائے مدینہ منورہ	۷۴	۷۴	لینن گراڈ کا اسٹیڈیم	۴۸
〃	مولانا قاسمی ضیاء الدین صاحب کے یہاں قیام	۷۵	۷۷	خطیب صاحب کی عظیم الشان دعوت	۴۹
۹۹	حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی کا عرس	۷۶	۷۸	ماسکو کو واپسی	۵۰
۱۰۰	واپسی از مدینہ منورہ	۷۷	〃	مفتی صاحب کی طرف سے دعوت	۵۱
۱۰۳	کراچی دعوت حضرت پیر و مرشد	۷۸	۷۹	ماسکو کی نمائش گاہ	۵۲
۱۰۴	مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی	۷۹	۸۰	مولانا محمد ثناء کرضاء کی طرف سے بلاوا	۵۳
	مجلس عاملہ۔		۸۱	ماسکو سے مراجعت	۵۴
۱۰۴	مولانا بدایونی کا بیان	۸۰	۸۲	دورہ روس پر ہمارا آخری نوٹ	۵۵
	عام و خاص مسلمانوں میں پاکستان سے	۸۱	۸۴	ماسکو سے روانگی کا سفر	۵۶
۱۰۶	ہمدردی کا جذبہ۔		〃	ہوائی اڈے پر رخصتی تقریر	۵۷
۱۰۷	سفر ماسکو لینن گراڈ	۸۲	۸۵	لندن کا قیام	۵۸
〃	ماسکو یونیورسٹی	۸۳	۸۶	لندن کے مشاغل	۵۹
۱۰۸	لینن گراڈ کی تاریخی مسجد	۸۴	〃	سفیر پاکستان سے ملاقات	۶۰
			۸۷	ایک جرمن خاتون کا اسلام	۶۱
			〃	لندن کی سیر	۶۲
			۸۸	پریسیڈنٹ یوتھ لیگ سے ملاقات	۶۳
			۸۹	جنیوا	۶۴
			۹۰	کونسلر پاکستان سے ملاقات	۶۵
			۹۲	پاکستان سفارتخانے کے ملازمین کی طرف سے دعوتیں	۶۶،۶۷
			۹۳	دمشق کا قیام	۶۸
			۹۶	سفر مدینہ منورہ	۶۹

Marfat.com

سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ

تاثراتِ روس

روس۔ لندن۔ سوئزرلینڈ۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ [illegible]

کے حالات کا مجموعہ

مُرتبہ

حضرت علامہ الحاج شاہ مولانا محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

صدر مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان و قائد وفد

شائع کنندگان

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی القادری (مولانا) [illegible]

ناظمان مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان

دفتر مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان ۲۱۴ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

قیمت: دو روپے علاوہ محصول ڈاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان جہاں قومی و مذہبی تحریکات میں مصروف رہتی ہے وہیں اس کے پیش نظر یہ بات بھی رہی ہے کہ پاکستانی مسلمانوں اور دنیا کے مسلمانوں کے روابط مضبوط کیے جائیں چنانچہ یہ جمعیۃ مرکزیہ اسلامی ممالک میں اپنے وفود بھیجنے کا انتظام کرتی ہے مختلف ممالک میں ہمارے وفود بھیجے گئے اور نتائج اچھے برآمد ہوئے لیکن مغربی اور غیر مسلم حکومتوں میں ایسے بکثرت مقامات ہیں جہاں کوئی کام نہیں ہوسکا خصوصاً ترکستان۔ تازستان۔ بخارا۔ سمرقند تاشقند کے وہ علاقے جہاں مسلمان کافی تعداد میں ہیں اور دنیا کے مسلمانوں سے قطعاً کٹے ہوئے ہیں وہ پاکستان کے نام سے کسی حد تک واقف تھے لیکن پاکستان کے مسائل وحالات سے ان میں واقفیت نہ تھی۔ اس علاقے کے اندر سابق میں کافی سے زیادہ مظالم وتشدد کیے گئے مگر مسلمان دین پر قائم رہے ان میں دینداری اور مذہبیت کے متعلق مختلف قسم کی روایات مسموع ہوتی تھیں اب سے دو سال قبل بخارا وترکستان۔ تازستان کے ایک قومی رہنما انڈونیشیا کا دورہ کرتے ہوئے جس وقت کراچی آئے تو انہوں نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے صدر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ صدر جمعیۃ اور ارکان اُن سے ملے تفصیلی مذکرات ہوئے مسائل کو اچھی طرح سمجھکر جمعیۃ کی طرف سے بمقام آرام باغ ایک بڑا جلسۂ عام ترتیب دیا گیا جس میں انہوں نے اپنے حالات پیش کیے ہم سے اعانت کی خواہش ظاہر کی چنانچہ جمعیۃ کی مجلس عاملہ اور سالانہ کانفرنس

Marfat.com

میں بخارا۔ ترکستان کے مسلمانوں کے متعلق چند تجاویز منظور کی گئیں۔

اسی وقت سے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان سوچ رہی تھی کہ ازبکستان۔ فارسی ان

جیسے تاریخی و علمی مقامات کا ایک بار معائنہ کرکے اخوت اسلامی کی تحریک کا آغاز کیا جائے

چنانچہ وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں جمعیت کی تحریکات کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ گزشتہ

ماہ رمضان المبارک سے قبل حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارہ

دینیہ ازبکستان نے ہم سے جمعیت کی ایک وفد لانے کی خواہش ظاہر کی جس پر جمعیت

نے غور و فکر کرنا شروع کر دیا۔ جس وقت صدر ادارہ دینیہ کا تاشقند سے آئی

دعوت نامہ موصول ہوگیا تو ارکان جمعیت نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں

صدر مملکت اور دوسرے ذمہ دار حضرات سے تفصیلی ملاقاتیں کرنے کے بعد

جائے۔

وزیر خارجہ سے ملاقات حسب ذیل ارکان پر ایک وفد

۱۹۵۷ء میں جناب ملک فیروز خان نون وزیر خارجہ سے ملا

امام۔ مولانا سید محمد شاہ سید ناصر جلالی۔ سید عبد المنعم عدوی

مولانا محمد جیلانی صاحب ——— اور اراکین وفد نے تاشقند سے

اور اس کے جواب کا مسودہ اور اراکین وفد اس کی فہرست

آپ متفق ہیں تو ہمارے پاسپورٹ وغیرہ کے احکام ہو جا

صاحب نے مسٹر آخوند کو حکم دیا کہ اپوائنٹمنٹ دیدیا جائے

کے بعد جمعیت اراکین کے نام طلب کئے جو انہیں بھیج

وفد کی لسٹ لیا گیا ہمیں تاشقند کے دعوت نامہ کے مطابق

روانہ ہوگیا۔ جون کو تاشقند پہنچنا چاہیئے تھا مگر دفتر

باعث وفد کی تاریخیں بڑھتی چلی گئیں وفد جمعیت

خارجہ کی طرف سے اس بات پر اصرار کہ مشرقی پاکستان کی طرف

ہم طے کریں گے اگر آپ شامل وفد نہ کریں گے تو وفد کو جانے کی اجازت نہ

جمعیت کے لیئے یہ طریقہ حد درجہ تکلیف دہ تھا مگر صرف اس وجہ سے کہ جو چیز جمعیت نے اپنی کوشش سے شروع کی اُسے اچھے یا بُرے نتائج کی بنا پر ملتوی کر کے خراب کرنا کسی طرح مناسب نہ تھا خود وزارتِ خارجہ کا ایک شعبہ جس غرض سے ایسا طرزِ عمل اختیار کر رہا تھا اس کا پس منظر ہمارے علم میں تھا پھر بھی ہم نے اللہ کا نام لے کر ان تین سرکاری افراد کو قبول کر لیا تاکہ روسی مسلمانوں کے حالات کا مشاہدہ تو کر لیا جائے دورے کے اختتام پر ہم جانتے تھے کیا ہوگا۔

بہرکیف ۲۱ جون ۱۹۵۰ء کو وفد کی حسب ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

(مولانا) بدایونی۔ قائد وفد

(مولانا) محمد جیلانی صدیقی رکن وفد

(مولانا) شاہ احمد نورانی صدیقی "

سید عبدالمنعم عدوی "

جناب راغب احسن صاحب (از وزارتِ خارجہ)

جناب عبدالوہاب صاحب "

جناب سید افتخار علی صاحب ڈپٹی سکریٹری بحیثیت لیزان آفیسر

۲۶ جون کی دوپہر تک پاسپورٹوں اور کرنسی کے مسائل کی تکمیل ہوگئی۔

روسی سفارتخانے میں دعوت

۲۶ جون کی شام کو روسی سفارتخانے نے اراکینِ وفد کو اپنے یہاں مدعو کیا اگرچہ ہم لوگ اس دن کافی سے زیادہ مشغول تھے مگر سفرِ روس کی وجہ سے سفارتخانے کی دعوت کا قبول کرنا ناگزیر تھا دو گھنٹے تک روسی سفارتخانے میں اجتماع رہا اراکین جمعیتِ علمائے پاکستان و دیگر افراد دعوت میں شامل رہے نمازِ مغرب سفارتخانے کے لان ہی میں ادا کی گئی۔ واپس آکر سامان درست کیا طے پایا کہ تین افراد ایئرپورٹ پر جاکر آرام کریں بقیہ حضرات صبح جہاز سے قبل پہنچ کر جہاز پکڑ لیں گے۔

Marfat.com

روسی سفارتخانہ پاکستان میں مرکزی جمعیتہ علماء پاکستان کے وفد اور مجلس عاملہ کے ارکان کی دعوت

Marfat.com

Marfat.com

روانگی از کراچی

۲۷ جون ۱۹۵۷ء کو روسی سفارتخانہ کے قائمقام سفیر صاحب نے معہ اپنے عملے کے ہم سب کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔ جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح روانگی اور ۹ بجے لاہور پہنچ گیا۔ ان دنوں کراچی میں شدید انفلوئنزا پھیلا ہوا ہے۔ لاہور میں اس کے اثرات آچکے ہیں چنانچہ لاہور ایئرپورٹ پر ڈاکٹروں کا ایک خاص عملہ مقرر ہے جو مسافروں کا معائنہ کرنے پر مامور ہے۔ چیکنگ اور معائنہ کے بعد ہم لوگ ایک کمرے میں جاکر بیٹھ گئے۔ دیڑھ گھنٹہ [illegible] باتیں سفر روس پر ہوتی رہیں۔ لاہور سے ایک گھنٹہ میں راولپنڈی اور وہاں سے روانہ ہوکر ۱۲ بجے پشاور پہنچ گئے۔ پشاور پر جناب محترم مسٹر زبیری کمشنر پشاور کی جانب سے تمام انتظامات ہوچکے تھے نیز برادر گرامی جناب سید عبدالغنی صاحب بھی ہوائی اڈے پر تشریف لائے تھے۔ ہوائی اڈے سے شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں کھانا کھایا۔ ابھی نماز ظہر ادا کی کہ کابل سے ہمارے لئے ایک اچھی اسٹیشن ویگن گاڑی آگئی ہے آج ۴ بجے شام گاڑی سے سفر کرکے رات کو جلال آباد قیام کریں گے۔

پشاور سے روانگی

حسب قرارداد ہوٹل میں تھوڑے آرام کرکے ٹھیک ۴ بجے شام پشاور سے روانہ ہوگئے۔ نصف گھنٹے کے بعد [illegible] سرحد آگئی جہاں پر پاکستان کا دفتر قائم ہے۔ یہ مقام [illegible] دامن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہے۔ مسجد کی بائیں دفتر اور صحن ہے۔ یہاں تھوڑی سی آبادی بھی ہے۔ نماز عصر پڑھی۔ نماز کے بعد افسر اعلیٰ کی جانب سے [illegible] دی گئی۔ ناشتے کے بعد ہی متصلاً یہاں سے روانہ ہوگئے۔ سامنے ہی [illegible] کا پھاٹک تھا۔ یہاں پاسپورٹ دکھلائے گئے۔ ہمارے ہمراہ کابل [illegible] کے تھرڈ سکریٹری جا رہے ہیں۔ یہ اچھی فارسی بولتے ہیں [illegible] رہتے ہیں۔

پہاڑیوں کے دلچسپ مناظر

پاسپورٹ [illegible] ہوئی۔ پہاڑیوں کے [illegible]

ہو گئے اس وقت ہوا کافی ٹھنڈی چل رہی ہے ۔ ہر چہار طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا ہے پہاڑوں سے آبشاروں کے گرنے کا منظر نہایت دلچسپ ہے ۔ یہ ہی راستے ہیں جہاں سے شاہان اسلام اپنی افواج لے کر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے ۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیاں راستوں کی ناہمواریاں دیکھ کر ہمارے قلوب پہ یہ تاثرات پیدا ہو رہے ہیں کہ اس قدر تکلیف دہ راستوں پہ مسلمانوں کی افواج اپنے کثیر سامان کے ساتھ کس طرح گذریں حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم میں ہمت وجرأت ایمانی طاقت خدا پہ بھروسہ پیدا ہو جائے اور وہ والہانہ انداز میں اقدامات کرے تو قدرت اس کی مدد کرتی ہے تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں آجکل کے دور ارتقاء وسائنس میں بھی ان پہاڑوں سے گذرنا آسان کام نہیں پھر پرانے زمانہ میں جبکہ آج کی ترقیاں نہ تھیں دور دراز مقامات پر مسلمانوں کا پہنچنا ان کے عزم راسخ کی کھلی ہوئی دلیل ہے ۔ آفریں ہے حاکم مسلمین کو کہ انہوں نے فتوحات کا سلسلہ قائم رکھا ۔

جلال آباد تک پہنچتے پہنچتے یہی تخیلات دل ودماغ پر قائم رہے ۔ رفقا میں مولانا محمد جیلانی ۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور سید افتخار علی صاحب خوش وخرم ہیں لیکن بقیہ افراد ایک تو آرام طلب عمر میں پہلی بار ایسے طویل سفر کو نکلے راغب صاحب تو کراچی سے ہی انفلوئنزا کا شکار تھے ۔ یہ سب اپنے حال میں گم ہیں خصوصیت کے ساتھ عبدالوہاب صاحب اور عددی صاحب کا تو بُرا حال ہے ۔ پھر بھی ہم لوگ ان سب کی مزاج پرسی کرتے ہوئے سفر طے کر رہے ہیں ۔ عددی صاحب بھوک پیاس کے بعد تھکے ہیں اور طبیعت بھی بچوں کی پائی ہے ذرا سی دیر میں تولہ گھڑی میں ماشہ ۔

اب آفتاب ڈوب رہا ہے ۔ روسی ڈرائیور کو بذریعہ مترجم سمجھا دیا گیا کہ جو گاؤں آئے اس کے کنارے پر روک دے تاکہ ہم سب نماز مغرب پڑھ لیں ۔ گاؤں آتے ہی گاڑی ٹھہر گئی ۔ وضو کیا اپنی اپنی چادریں بچھائیں نماز مغرب ادا

Marfat.com

کی اُس وقت علم ہوا کہ جناب سید اقبال [illegible]

نماز کے بعد سامنے ایک قبرستان تھا وہاں [illegible]

کا پانی دیا۔ یہ شخص بڑا ہی نیک ہے ہم نے اُسے اور [illegible]

ہوئے پھلوں میں سے پھل دیئے۔ وہ بہت خوش ہوا [illegible]

اب گاڑی پوری رفتار سے چل جا رہی ہے مگر [illegible]

اس لئے گاڑی کی رفتار بار بار دھیمی کرنی پڑتی ہے [illegible]

رنگ پہاڑیوں کی چوٹیوں کا منظر عجب دلکش ہے [illegible]

بجے کر جلال آباد کی آبادی آگئی۔ ہمارے دورے کے [illegible]

کو ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا ہے [illegible]

کے عمال اور سفارتخانہ پاکستان کے کچھ کارکن موجود تھے [illegible]

باتیں ہوتی رہیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر [illegible]

بھر کی تھکن پھر سویرے چار بجے کا بل [illegible]

پہنچ جائیں۔ صبح کا وقت نازک ہوتا ہے [illegible]

جلال آباد سے راستہ سیدھا ہے [illegible]

تیز چل رہی ہے جلال آباد سے کابل [illegible]

ہے اُمید ہے کہ انشاء اللہ [illegible]

سڑک کافی خراب ہے [illegible]

جلال آباد کے بعد راستے میں [illegible]

۲۸ جون کو صبح [illegible]

سے کہہ دیا کہ جمعہ کی [illegible]

سے وہیں چلئے تاکہ غسل وغیرہ [illegible]

چنانچہ شاہی ہوٹل دارالامان میں [illegible]

دیکھیں۔ دارالامان کی سڑک امان اللہ خان نے اپنے زمانہ میں روسی انجینئروں

Marfat.com

سے تعمیر کرائی تھی۔ دو رویہ خوبصورت درخت بیچ میں سڑک چھوٹی چھوٹی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ہوٹل پہنچکر غسل وغیرہ سے فراغت پائی۔ جمعہ کے لئے روانگی ہوگئی جامع مسجد اذان ادنے کے بعد پہنچ سکے۔ مسجد خاصی اچھی ہے۔ مگر صحن خام ہے جہاں افغانی بھائیوں نے اپنی اپنی چادریں بچھا رکھی ہیں۔ ہم سب نے بھی سنتیں پڑھیں۔ بعض بعض خواتین جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ بعد فراغت نماز مسجد کے اندرونی حصّے میں چند علمائے سے گفتگو شروع ہوگئی۔ مسجد کی بدنظمی کا حال دیکھ کر افسوس ہوا۔ مختصر ملاقات کے بعد ہم لوگ سیدھے ہوٹل آگئے یہ ہوٹل مغربی طرز کا ہے افغانی اور مغربی کھانے ملتے ہیں۔ ہماری طبیعت نے یہاں کے کھانے پسند نہ کئے۔ توس مکھن سے اپنا کام چلا لیا۔ اور ہوٹل واپس ہوئے۔ شہر کابل ۷ ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ موسم بجد خوشگوار ہے۔ پہاڑیوں پر جگہ جگہ برف نمایاں ہے۔ یہاں کی سڑکیں پہلے سب خراب تھیں مگر روسی انجینئروں نے محنت کرکے انہیں درست کر دیا۔ ہمارا یہ ہوٹل شہر سے ۷۔۸ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہوٹل آکر آرام کیا۔ جناب آغا حسن صاحب کراچی سے ہی علیل چلے ہیں۔ عبدالوہاب صاحب پر بھی سفر کی تکان غالب ہے اور یہی حال عدنی صاحب کا ہے۔ ان سب کے لئے علیحدہ علیحدہ کمروں میں انتظام کردیا ہے۔ جس قدر انتظامی امور ہیں وہ سب ہمیں یا مولانا جیلانی میاں اور نورانی میاں کو ہی انجام دینا پڑ رہے ہیں۔

اولیا اللہ کے مزارات پر حاضری

۲۹ جون صبح سویرے نماز فجر کے بعد ناشتہ کرکے طے ہوا کہ آج دو صحابیوں کے مزارات پر حاضر ہوکر ایصال ثواب کیا جائے ان دونوں بزرگوں کے مزارات کابل کی قدیم آبادی کے اندرونی حصّے میں ہیں اور مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔ سب کے سب یہاں حاضر ہوئے فاتحہ پڑھی۔ دونوں کے مزارات پر خاص نور جھلک رہا تھا۔ دیر تک حاضر رہے ان کے تاریخی حالات معلوم کئے مگر حاصل

Marfat.com

نہ ہوسکے صرف اتنا ہی معلوم ہوسکا کہ صحابی رسول ہیں جنھوں نے کابل میں آکر فیوض ظاہر و باطن بھیلائے اور خلق خدا کی خدمت فرمائی رضی اللہ عنہا۔

دریائے کابل اور شاہی باغ

یہاں حاضری دے کر دریائے کابل دیکھنے گئے [illegible] شاہی باغ میں فاتحہ پڑھنے حاضر ہوئے [illegible] مقبرہ کا افغانستان میں بانی تھا۔ آگرہ سے اس کی لاش کابل لائی [illegible] حسین ہے جس کے اندر دریائے کابل کی ایک چھوٹی سی نہر [illegible] منظر ہے۔ ایک بارہ دری بنی ہوئی ہے۔ یہاں [illegible] تھے۔ مولانا شاہ نورانی یہاں کے امتحان [illegible] ممالک کے آئے ہوئے لوگوں کی سخت نگرانی کرتی ہے [illegible] نگرانی و دریافت حال کے لئے بٹھا دیئے جاتے ہیں۔

تین دن کے قیام کابل میں ہم لوگ جہاں جاتے [illegible] گاڑی ہر جگہ ساتھ گھومتی رہتی [illegible] وفد کی شکل میں روس جاتے ہوئے [illegible] دیر تک باغ کے مناظر دیکھے۔

حضرت ابو رفاع عدوی [illegible] لائے اور جے پال جو اس وقت کابل کا بادشاہ [illegible] کی اس یورش میں حضرت نے جام شہادت نوش فرمایا۔

یہاں کی حاضری میں سوز و کیف پیدا ہوا [illegible] کی سڑک پر واقع ہے حاضر یاں دیں۔

ادارۂ تعلیمات میں چانسلر محکمۂ تعلیم سے ملاقات

[illegible]

ایک گھنٹہ تک یہاں علمی مسائل پر تبادلۂ خیالات [illegible] ان سے عربی میں اور چانسلر صاحب سے انگریزی میں [illegible]

Marfat.com

نے دینیات کے کورس کا ایک نقشہ بھی ہمیں دیا۔

سفیر سعودیہ عربیہ سے ملاقات

ادارہ تعلیمات سے فارغ ہو کر سیدھے سفارتخانہ سعودیہ عربیہ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک ان سے ملاقات رہی۔ قائم مقام سفیر ایک نوعمر نوجوان ہیں مگر بیحد تیز و چست ہیں۔ ان کے یہاں سابق سفیر حجاز کی تعزیت کرنے گئے۔ عددی صاحب نے یہاں بھی سفیر سے اپنی قوم کے مطالبات شروع کر دئے

مسٹر محمد اسلم خٹک سفیر پاکستان کے یہاں وفد کے اعزاز میں دعوت

جناب مسٹر محمد اسلم خٹک سفیر پاکستان سے پہلی ملاقات ہم ۲۸ جون کو کر آئے تھے اسی دن انہوں نے فرما دیا تھا کہ ۲۹ جون کو میرے یہاں ارکان وفد کی دعوت ہے۔ چنانچہ سفیر سعودیہ عربیہ کے یہاں سے سیدھے خٹک صاحب کے مکان پر گئے۔ جناب خٹک صاحب نے اپنے یہاں کی دعوت میں سفرائے عالم اسلامی کو مدعو کیا تھا۔ چنانچہ سفیر مصر۔ سفیر عراق۔ سفیر سعودیہ عربیہ و دیگر حضرات شریک ہوئے۔ سب سے بڑا کرانت علمیہ و سیاسیہ رہے۔ سفیر مصر نے سیاسی مسائل پر بحث شروع کر دی۔ آراکین وفد نے مسئلہ کشمیر پر اچھی تقریریں کیں درمیان میں حیات انبیائے کرام و مسئلہ توحید پر بحث شروع ہو گیا۔ نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی مسئلہ فلسطین و الجزائر و دیگر مسائل عالم اسلامی بھی درمیان میں زیر بحث آگئے جس میں ہماری طرف سے بتایا گیا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ عالم اسلامی کے معاملات میں دلچسپی لی ہے مگر دنیائے عالم اسلامی نے مسئلہ کشمیر میں بے اعتنائیاں کیں۔ آپ حضرات لسانی جغرافیائی ذہن میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پاکستانی مسلمان اپنے مسائل کی طرح آپ کے مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اس بحث کے اختتام کے بعد پرتکلف دعوت شروع ہوئی جو ۲ گھنٹے کے قریب تک جاری رہی۔ دعوت کے بعد سیدھے قیام گاہ آگئے۔ طبیعت تھک گئی تھی آرام کیا۔ ۴½ بجے اٹھ بیٹھے کیونکہ آج حضرت نور المشائخ علیہ الرحمہ کی فاتحہ اور ان کے صاحبزادے صاحب کی خدمت میں تعزیت کے لئے

جاتا ہے۔

حضرت نور المشائخ کے صاحبزادے سے ملاقات

ٹھیک ۵ بجے سفارتخانۂ پاکستان کے [illegible] جناب محمد سلیم صاحب ہم لوگوں [illegible] حضرت نور المشائخ صاحب [illegible] جو [illegible] کے پیچھے آ گئے۔ جناب محمد سلیم صاحب نے قیام کابل [illegible] ساتھ کافی وقت صرف کیا ہر جگہ [illegible] [illegible] کی صحبت حاصل ہوئی۔

حضرت نور المشائخ کا ایک [illegible] اس کے اندر باغات [illegible] چھوٹے صاحبزادے حضرت [illegible] مولانا خواجہ محمد ابراہیم صاحب [illegible] بعد ازاں فارسی میں [illegible] گفتگو شروع فرمائی۔ تقریباً ایک گھنٹہ [illegible] ناشتہ وغیرہ کیا گیا۔ اس وقت [illegible] راغب احسن [illegible] صاحب کو قابل [illegible] مزار شریف پر حاضر ہوئے [illegible] [illegible] لوگ [illegible] فاتحہ [illegible] سے قبل تیار کر لی تھی۔ [illegible] گئے جن سے عربی و فارسی میں [illegible]

Marfat.com

کافی اثر ہوا۔

کابل کی موجودہ حالت کابل کے ۔۔ روزہ قیام کے زمانہ میں یہ بات صاف طور پر نظر آئی کہ کابل، ترقیات کے سلسلے میں بہت پیچھے ہے۔

یہاں کے عوام عسرت و تنگی میں ہیں۔ کابل کی سڑکیں جس قدر بھی ہیں ان میں دو ایک کے علاوہ سب ہی خراب ہیں۔ عوام کے اندر مذہبی جوش ضرور ہے مگر ملوکیت و شہنشاہیت میں جو کچھ ہوا کرتا ہے یہاں بھی اس کا رنگ نمایاں ہے۔

ہم نے کابل پہنچکر حسب ذیل بیان بغرض اشاعت دیا۔

تمام تعریفوں صفتوں کی مستحق وہ ذاتِ پاک ہے جس نے کائناتِ عالم کو پیدا فرمایا اور اپنی قدرت کاملہ سے ناموجود کو لفظ کُن فرما کر موجود فرمایا۔

وہ سب کا خالق و مالک وحدہٗ لاشریک ہے اپنی صفات میں منزہ۔ زمین و آسمان بحر و بر کا مالک ہے۔ اُس نے انسان کو اپنی نعمتوں۔ برکتوں۔ فضل و کمالات سے سرفراز فرمایا یہاں تک کہ اُسے مسجود ملائک بنا دیا۔

انسان کی ہدایت فوز و فلاح راہ حق دکھانے کے لئے خدائے قدوس کی طرف سے رسولان محترم تشریف لاتے رہے۔ ہمارا اُن سب پر سلام ہو۔

انبیائے ذوی الاحترام میں سب سے آخر میں خاتم الانبیاء سند الاصفیاء حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کائناتِ عالم کے معلم کامل بنا کر بھیجے گئے۔ آپ اپنے ساتھ ایک مکمل کتاب لائے جو انسانی زندگی کا بہترین نظام ہے اس کی ہدایت کسی خاص قوم و قبیلے یا کسی ایک زمانہ کے لئے مختص نہیں بلکہ ہر دور کے لئے ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق و عادات کریمانہ اور سیرت طیبہ سے صرف حجاز مقدس کے رہنے والوں کی نہیں بلکہ کائنات کی حالت بدل دی۔ وہ انسان جسے ہر شرف و عزت کا حامل بنایا گیا اس نے اپنے اعمال کو اس درجہ ذلیل و خوار کر لیا جس سے حیوانیت بھی شرماتی۔ جو انسان توحید کا علمبردار تھا وہی شرک و کفر میں آلودہ ہو گیا۔ جو خدا کے نائب کی حیثیت سے اخلاق و

شرافت کا مجسمہ تھا اس نے ہر قسم کی بد اخلاقیاں شروع کر دیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کے ہر حصہ میں قتل و غارت، شرک بت پرستی کا بازار گرم ہو گیا۔ ہر طرف بغض و عداوت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ دولتمند غریبوں کو کھا رہے تھے۔ ایسے بگڑے ہوئے ماحول میں حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے مکہ معظمہ کی سرزمین سے ہاشمیوں کے خاندان ریگستان عرب سے دنیا کو مخاطب فرمایا۔ دین حق کی دعوت دی۔ اگرچہ اہل عرب آپ کی جان کے دشمن تھے۔ قدم قدم پر سخت سے سخت مشکلات تھیں۔ گھر والے اپنے بیگانے سب ہی تباہی و بربادی پر کمربستہ تھے۔ مگر حضور پاک نے ان تکالیف کا خندہ پیشانی مقابلہ کرتے ہوئے عرب جیسے خطہ کی کایا پلٹ اصلاح فرما دی۔ جو لوگ آپس میں لڑائی کر خون کرنے کے عادی تھے ان میں اخوت باہمی کا ایسا جذبہ پیدا ہو گیا کہ اُن سے زیادہ اپنے بھائی کا کوئی اور محافظ نہ تھا۔ اسلامی دولت سے مالا مال ہو کر تمام امتیازات ختم ہو گئے جس طرح جسم کا کوئی ایک عضو کٹتا ہے تو سارا بدن متاثر ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی ایک گوشے کے مسلمانوں کو ادنیٰ سی تکلیف پہنچتی تو مسلمان بے چین ہو کر اس کی اعانت کرتے انما المؤمنون اخوۃ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کی مقدس تعلیم نے سب کو ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مجتمع کر دیا۔ اسلام نے یہاں اپنے متبعین کو توحید و رسالت، خشیت الٰہی زہد و تقویٰ، کسب حلال، صدق مقال کی نعمتوں سے مالا مال فرما دیا۔ وہیں اس نے یکجہتی اسلامی برادری اخوت و محبت پیدا کر دی۔ برادران گرامی! قرآن کریم نے پوری اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے اندر اسلامی برادری کی عظیم الشان تحریک پیدا فرما کر ہر ایک مسلمان پر لازم کیا کہ وہ اپنے بھائی کی ہر ممکن اعانت کرے [illegible] عالمگیر اخوت پر عمل رہا۔ بحر و بر، مشرق و مغرب، جنوب و شمال کے ہر گوشہ میں اسلام پھیل گیا۔ مسلمان اعمال خیر کی وجہ سے دنیا کے ہر حصے پر قابض ہو گئے اور نظام خلافت و حکومت محیط عالم میں جاری ہو گیا۔ جس وقت یہ رشتہ اخوت کمزور ہونا

Marfat.com

شروع ہوا۔ باہمی مناقشات بڑھنے لگے۔ مسلمانوں کی طاقت مضمحل ہوگئی دشمنان اسلام مسلمانوں کے اندر افتراق و انشقاق کی آگ بھڑکانے لگے۔ لیکن کچھ اللہ کے بندے ان بدحالیوں کے زمانہ میں بھی اخوت کے ٹوٹے ہوئے رشتے مضبوط کرنے کی فکر میں تھے۔

برادران عزیز! یہ شرف صرف افغانستان ہی کو حاصل ہے کہ حضرت جمال الدین افغانی نے عالمگیر اخوت کی تحریک شروع فرمائی اس وقت سے لے کر اب تک دنیا میں اخوت کی تحریکات کارفرما ہیں۔

مجاہدین افغانستان! ہندی مسلمان انگریزوں کے دور میں بھی افغانستان سے عمیق محبت رکھتے تھے۔ اور آج جبکہ ہندوستان تقسیم ہوگیا اور مملکت پاکستان عالم وجود میں آگئی یہاں کے کروڑہا مسلمان آپ کی عظمت و بہادری کا دم بھرتے ہیں۔ آپ کے ملک میں مجاہد۔ علماء۔ صوفیا۔ محدثین و فقہا پیدا ہوتے رہے ہیں۔ افغانستان میں ایک طرف تو خود مدارس دینیہ کی کثرت رہی دوسری طرف یہاں سے بکثرت طلبا ہندوستان جاتے رہے۔ ہمارے اور آپ کے علمی دینی روحانی حیثیت سے جو قدیم رشتے قائم ہیں۔ انہیں مضبوط و مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ فی زمانہ اعدائے دین اندرونی طور پر ہمیں اور آپ کو ایک دوسرے مختلف رکھنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ باہمی مذاکرات و مباحث کے ذریعہ غلط فہمیاں کو دور کیا جائے۔ پاکستان ہی وہ تنہا ملک ہے جو اسلامی ممالک کے ساتھ اخلاص کے ساتھ روابط قائم رکھنا چاہتا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے رشتے زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں آپ ہمارے مسائل سے عملاً دلچسپی لیں۔

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کا یہ وفد مسلمانان افغانستان کی دعوت پر آپکے ملک میں سے ہوتا ہوا روس جا رہا ہے۔ یہ جمعیت ۸ سال سے اخوت اسلامی کی تحریک پر عمل کر رہی ہے۔ حضرت مولانا نور المشائخ ملائے شور بازار صاحب بھی

Marfat.com

کراچی تشریف لاتے تو مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان حضرت کا استقبال کرتی۔ ہم آپ کے شہر میں حاضر ہو کر اپنے قلوب میں اخوت و محبت کا کافی جذبہ رکھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ پاکستان و افغانستان کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں [illegible] ہمارے ملک کے بعض حصے اغیار کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہاں کی [illegible] رائے چاہتی ہیں۔ مگر دعویدار حریت و آزادی انہیں جائز آزادی [illegible] ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ فتح پاکستان ہی کو ہوگی۔ ہمیں [illegible] افغانستان ہمارے ان مسائل میں دلچسپی لیں گے۔

شہر بلاشبہ خوبصورت ہے اور [illegible] کر کابل جدید ترقیات شروع کرے۔ مگر [illegible] ہے۔ یہی ایک سڑک ہے جس سے [illegible] نہیں کرائی گئی۔

خدا کرے کہ کابل اور پاکستان کے درمیان [illegible]

حضرت جمال الدین کا مزار

[illegible] افغانی کے مزار [illegible]

مزار شہر کے [illegible] ایک بڑے میدان میں واقع ہے [illegible] بڑا قبہ بنا رہی ہے۔ یہ قبہ چار بڑے ستونوں پر قائم کیا گیا ہے [illegible] نیچے کے حصے میں حضرت جمال الدین افغانی کی قبر ہے [illegible] کرنے والے زعیم کی قبر پر ایصال ثواب کیا۔

یہیں سے امراء و سلاطین کے قبرستان گئے۔ یہاں [illegible] جہاں ایک بہت بڑا گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ مصر کی طرح [illegible] کمرے تیار کیے گئے ہیں۔ تعمیر کا کام اس وقت [illegible]

وقت کافی ہو چکا تھا اس لئے قیام گاہ [illegible]

یہاں سے ہوٹل جا کر کھانا کھایا۔ قیام گاہ آ کر نماز عشاء [illegible]

Marfat.com

یہاں کے بڑے بڑے ہوٹل یورپین طرز پر ہیں جن میں یورپ کے لوازمات ہیں ہم نے کھانے پینے میں کافی احتیاط کی۔

خٹک صاحب سفیر پاکستان کی ضروری کام سے کابل سے پشاور روانہ ہوئے اُن کے ہمراہ کراچی کے لیے خط بھیج دیا تاکہ یہاں تک بخیریت پہنچنے کی خبر معلوم ہو جائے۔

کابل سے روانگی

۳۰ جون یوم اتوار کی صبح کو کابل سے تاشقند بذریعہ ہوائی جہاز جانا تھا اس لیے شب ہی میں سامان وغیرہ ٹھیک کر لیا گیا۔ صبح اول وقت ناشتہ کر کے ۷ بجے ہوٹل سے مطار کابل کے لیے روانہ ہو گئے۔ مطار شہر سے دور ہے۔ مطار آ گئے تمام سامان ٹھیک کرا یا گیا یہاں جناب مسٹر غیور صاحب فرسٹ سکریٹری سفارتخانہ۔ جناب سردار عبد الرّب نشتر کے فرزند مسٹر سلیم صاحب کے ہمراہ رخصت کرنے تشریف لائے سامان کی بوکنگ ہو گئی جہاز ٹھیک ۸ بجے صبح روانہ ہو گیا۔

شہر ترمذ پر جہاز کی آمد علمائے روس کا استقبال

۱½ گھنٹے کے اندر اندر جہاز شہر ترمذ پہنچا تو جہاں مولانا مخدوم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولانا عبد المجید ابن مولانا محمد یوسف صاحب، و مولانا سلطان طاہر و دیگر علمائے کرام نے استقبال کیا۔ ہوائی جہاز سے اُتر کر آرام گاہ میں لائے گئے جہاں علماء کی جانب سے دعوت ناشتہ تھی ۴۵ منٹ کے قریب جہاز یہاں ٹھہرا۔ اس عرصہ میں مولانا مخدوم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولانا عبد المجید صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔

ترمذی وہ مقام ہے جہاں مشہور محدث حضرت علامہ ترمذی پیدا ہوئے۔ یہ مقام ہمیشہ علم و فن کا مرکز رہا۔ اب بھی چند مدارس عربیہ موجود ہیں حضرات علمائے دین برابر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شہر کی کل آبادی ۷۰ ہزار ہے اور اکثریت غالب مسلمانوں کی ہے۔ ترمذ ازبکستان کا ایک حصہ ہے۔ وقت زائد نہ تھا۔ ورنہ ارادہ ہوا کہ ۷ میل جا کر حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر فاتحہ پڑھ آئیں ــــ شہر کافی بارونق ہے۔ ترمذ سے تاشقند تک ریلوے

Marfat.com

دفتر ادارۂ دینیہ طاشقند میں حضرت مولانا ضیا[illegible] صاحب صدر ادارہ دینیہ [illegible]

Marfat.com

لائن ہے۔ دو یوم میں تاشقند پہنچتی ہے۔ جگہ جگہ سرسبز پہاڑیاں ہیں۔ ہمارے ساتھ مولانا مخدوم اسمٰعیل صاحب و مولانا عبدالمجید صاحب تاشقند چل رہے ہیں۔ جہاز ایک گھنٹے کے بعد روانہ ہوا اور سمرقند پر سے پرواز کرکے سیدھا تاشقند ٹھہریگا۔

پونے دو گھنٹے میں ترمذ سے تاشقند کا راستہ طے کرکے ایک بجے تاشقند پہنچے گا۔ سفر کافی آرام و راحت سے گذر رہا ہے جہاز اگرچہ چھوٹا ہے مگر بہت آرام سے لیجا رہا ہے

تاشقند :- ۲۰ جون ٹھیک ایک بجے کے ہوائی جہاز تاشقند پر اترا۔ جہاں حضرت مولانا قاضی ضیاالدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے ۱۰ علماء و ائمہ مساجد کے ساتھ وفد کا استقبال فرمایا۔ استقبال اور گروپ کے بعد تاشقند ہوٹل لائے گئے۔ یہ ہوٹل ایک عالیشان ہوٹل ہے۔ پانچ درجات کی بلڈنگ ہے جس میں ہر قسم کے آرام ہیں تاشقند کی آبادی ۱ ملین ہے۔ یہاں ۳۰ مسجدیں ہیں جو سب کی سب آباد ہیں اور بارونق ہیں۔ ازبکی زبان بولتے ہیں۔ بوڑھوں میں نماز کی پابندی کا خاص طور پر شوق وجذبہ ہے البتہ نوجوانوں میں کم ہے مسلمان کافی خوشحال ہیں راستے صاف وستھرے ہیں مسلمان عورتوں میں پردہ تقریباً نہیں ہے۔

مدرسۂ محکمہ اور مسجد و دفتر ادارۂ دینیہ میں جلسہ

آج ادارۂ دینیہ کے مرکزی دفتر میں پہلا جلسہ ہے۔ ذرا سے آرام کے بعد ادارۂ دینیہ کے دفتر لے جائے گئے۔ دروازے پر جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ ادارۂ دینیہ ایک عظیم الشان مدرسہ کے قریب والے کمرے میں قائم ہے یہاں اعلیٰ پیمانہ پر دارالعلوم جاری ہے جس میں علوم عربیہ پڑھائے جاتے ہیں

Marfat.com

عام و خاص مسلمانوں سے ملاقاتیں مصافحے کرتے ہوئے ادارۂ دینیہ کے کمرے میں پہنچے۔ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے ابتداءً قائد وفد سے لے کر تمام ارکان وفد کا تعارف کرایا۔ اغراض و مقاصد بیان کئے۔ وفد کی طرف سے حسب ذیل جواب دیا گیا۔

سپاس نامہ بیادداشت

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے وفد کے یہ ارکان انتہائی خوشی اور مسرت دلی جذبات محبت کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نائب صدر ادارۂ دینیہ نے مسلمانان ازبکستان کی جانب سے ہمیں مدعو کر کے ایک دوسرے سے متعارف ہونے اور باہمی اخوت بڑھانے کا موقع عطا فرمایا۔

اخوانِ گرامی! دنیا اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کے قلوب میں دنیا کے مسلمانوں کی محبت کا جذبہ راسخ موجود ہے اور یہ تمام جذبات دین اسلام کے پیدا کردہ ہیں۔ یہی وہ دین ہے جس نے گورے، کالے کے امتیازات کو مٹا دیا، مشرق و مغرب، عرب و عجم دنیا کے مسلمانوں کے درمیان ایک مضبوط رشتۂ اتحاد قائم فرمایا۔ مسلمان خواہ کسی بھی ملک کا رہنے والا ہو وہ دوسرے مسلمانوں کا بھائی ہے۔ ہمارا رشتہ کمزور تو ہو سکتا ہے۔ لیکن منقطع نہیں ہو سکتا۔ ممالک اور سلطنتوں کے سیاسی نظریات رکھنے میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن اخوت اسلامی کی تڑپ ہر اسلامی دل میں موجود ہے۔ گذشتہ ایک صدی میں ہندوستان کے مسلمانوں نے صدہا مواقع پر اخوت کا ثبوت دیا۔ مملکتِ پاکستان اور ملتِ پاکستان

Marfat.com

کی یہ قائم شدہ پالیسی ہے کہ اقوام مشرق آزادی و فلاح کے ساتھ اپنی زندگی گذاریں ہمیں یقین ہے کہ سوویٹ روس اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان دونوں اقوام مشرق کی یکساں آزادی۔ فلاح و ترقی اور بقاء کے لیے باہمی متفقہ طریقے سے کوشش کریں گی۔

حضرات! پاکستان نے عالم وجود میں آنے کے بعد سے لے کر اب تک دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ روابط محبت قائم کرنے کی [illegible] صرف کر دیا۔

اخوانِ کرام! مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان [illegible] اسلامی کے ساتھ تعلقات مستحکم کرنے کی کوشش [illegible] حجاز مقدس۔ عراق۔ مشرقی افریقہ۔ [illegible] وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہے اور انھوں نے [illegible] انجام دیئے جس کے نتائج الحمد [illegible] ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ [illegible] حالات کا جائزہ لے۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب [illegible] ممالک میں علماء کا ایک وفد لے کر [illegible] کو مضبوط کر دیں۔ [illegible] ہماری دلی تمنا ہے کہ روس اور پاکستان کے مسلمانوں کے تعلقات [illegible] خوشگوار ہوں۔ دونوں ملکوں کے [illegible] دلچسپی لے کر اپنے مسائل کو باہمی [illegible] راہیں نکل سکتی ہیں۔

Marfat.com

برادرانِ گرامی! ہمارے ملک کو بنے ہوئے اگرچہ صرف نو۹ سال گذرے ہیں وہ مصائب و آلام کا شکار ہوکر بھی زندگی کے اکثر و بیشتر شعبہ جات میں ترقی کر رہا ہے۔ ہمارا ملک پاکستان صنعت و حرفت میں یوماً فیوماً آگے بڑھ رہا ہے۔

ہم آپ کے یہاں کی مصنوعات تعلیمی ثقافتی اور دیگر حالات کا معائنہ و مشاہدہ کرکے وطن واپس ہوکر اپنے لوگوں کو یہاں کی ترقیات سے باخبر کریں گے

حضراتِ محترم! ہمیں روانگی سے قبل فاضل جلیل مفتیٔ اعظم حضرت الیشان باباخاں کے حادثۂ انتقال کی خبر ملی جس سے جمعیۃ علمائے پاکستان کے حلقہ جات میں کافی حزن و ملال ہوا۔ جیسے ہی ہمارے پاس تار پہنچا ہم نے بہت سے عام جلسے نیز مجلس عاملہ میں تجاویز تعزیت منظور کی گئیں۔ اللہ تعالے مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اور ان کے صاحبزادے گرامی قدر جناب مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کو خدمات ملی و قومی میں کامیابیاں حاصل ہوں۔ ان کا وجود یقیناً آپ کے لیے باعث افتخار ہے۔ وہ ماشاء اللہ اپنے فرائض کافی دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ خدا ان کی نصرت و اعانت فرمائے۔

والسلام

ہمارے جواب کے بعد کئی علماء نے بھی تقریریں فرماتے ہوئے وفد کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آخر میں قائد وفد نے حضرت مولانا ضیاء الدین کی خدمت میں قرآن پاک کے چند نسخے جمعیۃ کا لٹریچر وغیرہ پیش کیا۔ دفتر مدرسہ کی برابر والی لائن میں آکر نماز مغرب ادا کی۔ یہاں مسلمان کافی تعداد میں موجود تھے۔

Marfat.com

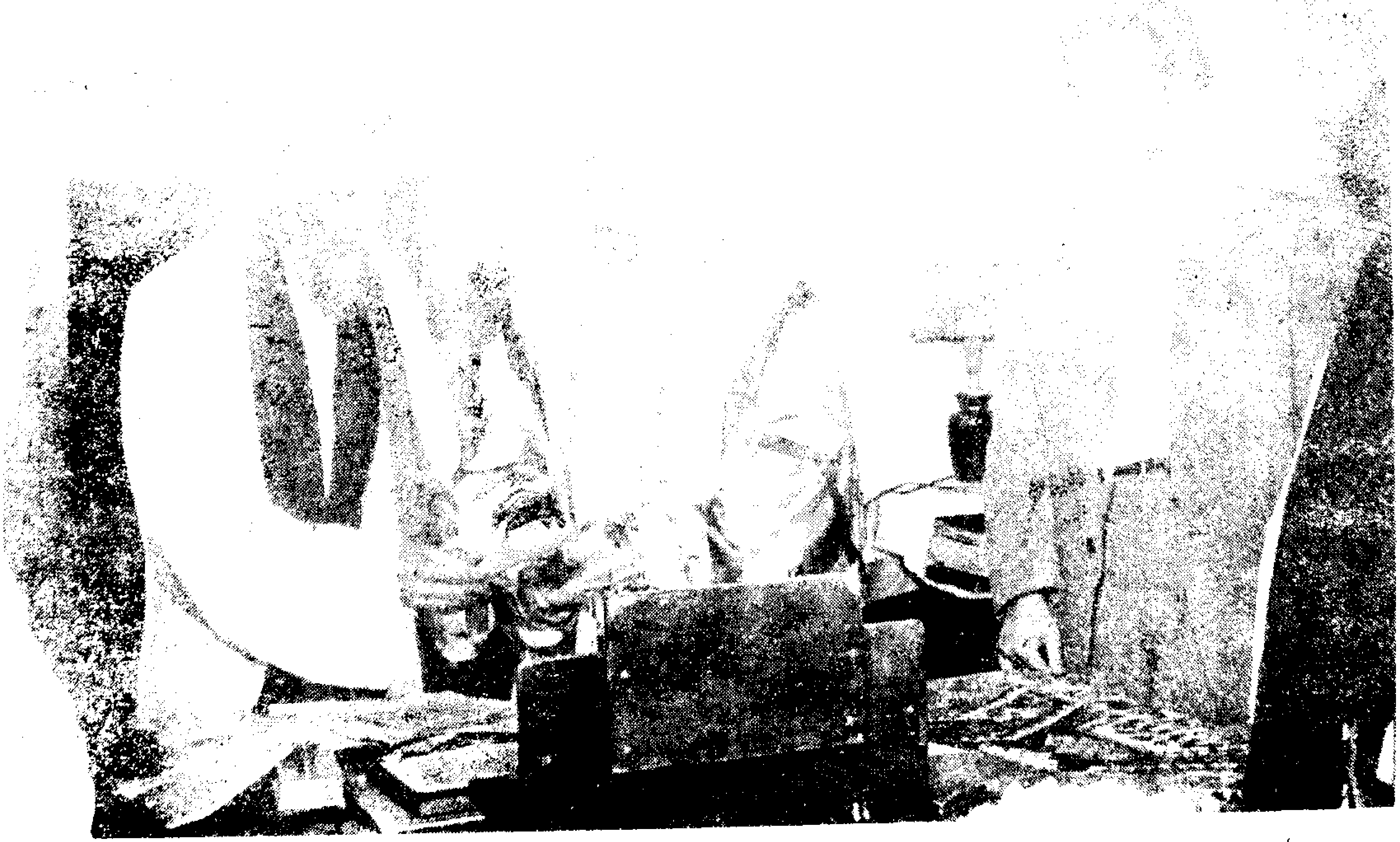

مجاهد ملت حضرت علامه بدایونی قائد وفد ... مولانا ضیاءالدین کو ...

Marfat.com

Marfat.com

بعد نماز مسلمانوں سے مصافحہ معانقہ کیا۔

مسجد سے فارغ ہو کر قاضی صاحب کے کمرے میں آ کر مختلف مسائل و موضوعات پر گفتگو رہی آج دن بھر مصروفیت کا رہا رات کو ہوٹل میں باطمینان آرام کیا۔

حضرت سید زین الدین صاحبزادہ خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مزار پر حاضری

یکم جولائی صبح معمولات و وظائف کے بعد حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت زین الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ بڑی پرکیف و پرسوز حاضری رہی۔ پاکستان اور تمام اعزہ و احباب کے لئے دعائیں کیں۔ جناب مولانا قاری شہاب الدین صاحب خطیب مسجد کی خدمت میں ایک قرآن شریف چند دوسرے تبرکات پیش کئے۔ یہاں کی حاضری میں روحانی فیض حاصل ہوا۔ یہاں بھی کافی مسلمانوں نے ہمارا پرجوش استقبال کیا۔ ان کے چہروں سے مسرت نمایاں ہو رہی تھی۔

آستانہ حضرت خواجہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ

۲ جولائی ۱۹۷۵ء کو عارف باللہ حضرت خواجہ محی الدین صاحب کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ دیر تک مزار شریف پر فاتحہ پڑھی گئی۔ بڑا پرکیف مزار ہے۔ خواجہ صاحب محترم نے ۹۴ سال کی عمر پائی۔ اپنا تمام وقت یادالٰہی میں صرف فرمایا۔ عرصہ دراز تک اپنے روحانی فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مستفید فرماتے رہے۔

یہاں کافی باغات و اراضیات ہیں جنھیں حکومت نے مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ باغات وغیرہ کی آمدنی کلیتہً مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے

حکومت کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی آستانہ اور مسجد کے انتظامات ادارہ دینیہ انجام دیتا ہے۔

علماء و مشائخ کا اجتماع فاتحہ کے بعد یہاں علماء و مشائخ کا اجتماع ہوا جس میں وفد کی طرف سے قائد وفد نے تفصیلی تقریر کی۔ میاں نبی جان صاحب نے تقریر کا مکمل ترجمہ پیش کیا۔

بعض دوسرے علمائے بھی تقریریں کیں اور وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس کا جواب وفد کی جانب سے دیا گیا۔ علماء و مشائخ سے فرداً فرداً طور پر مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

زاں بعد ناشتہ کی محفل دیر تک جاری رہی۔ علماء و مشائخ کو مسائل پاکستان سے باخبر کیا گیا۔ ہم نے پاکستان کی تعمیر کے حالات بیان کیے اور ان گرانقدر خدمات کا ذکر کیا جو پاکستان نے عالم وجود میں آنے سے لیکر اس وقت عالم اسلامی کیلئے انجام دی ہیں۔ آخر میں علماء و مشائخ سے اپیل کی گئی کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور کلام پاک و دیگر عبادات وغیرہ سے واقف کرنیکا خصوصی انتظام کریں۔ تاکہ موجودہ نسل اسلام پر قائم رہے۔ اس کا سب سے بہتر علاج یہی ہے کہ آپ کی مساجد میں شبینہ مدارس کھولے جائیں اور ان کے اندر قرآن کریم کی تعلیمات کا خصوصی انتظام کیا جائے۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے وفد کی ان تجاویز سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ان شاء اللہ مساجد میں مسلم بچوں کی تعلیم کا فوری انتظام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

136269

Marfat.com

باغات کا معائنہ | حضرت خواجہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ کے اجتماع سے فارغ ہو کر تاشقند کے خاص خاص باغات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے گورکی باغ دیکھا یہ باغ روس کے مشہور شاعر گورکی کے نام پر بنایا گیا ہے جو نہایت وسیع ترین باغ ہے۔ باغ میں ہر قسم کی صناعیوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ارکان وفد جیسے ہی باغ میں داخل ہوئے عوام کے ہجوم نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ وہ ارکان وفد سے ملے۔ ارکان وفد نے متانت و سنجیدگی کے ساتھ سب سے ملاقاتیں کیں۔ اور باغ کے خاص خاص حصوں کو دیکھا۔

یہاں سے فارغ ہو کر وفد ایک اور باغات دیکھے۔ روسی افراد ہر چیز میں [illegible] کرتے ہیں باغات بنانے میں انہوں نے محنت کی ہے اور اس قدر دلچسپیاں پیدا کر دی ہیں کہ دیکھنے والا جب تک پوری طرح نہ دیکھ لے واپس [illegible] چونکہ عورت و مرد دونوں یہاں کافی تعداد میں آزادانہ طور پر [illegible] اس لئے ارکان وفد باغ کے خاص خاص حصے دیکھ کر لوٹ آئے۔

مزار چوغان عطا علیہ الرحمۃ
۲ جولائی ۱۹۵۷ء

یہ مزار شریف ۵۰۰ سال قبل کا ہے [illegible] آثار قدیمہ کے تحت قائم ہے۔ چوغان عطا علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر ہیبت و جلال نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ یہاں بھی ارکان وفد نے فاتحہ پڑھی اور متولی صاحب کی خدمت میں قرآن کریم۔ عطر کی شیشیاں۔ آیۃ الکرسی کے قطعات پیش کئے۔

فاتحہ کے بعد یہاں کے آستانہ کی طرف سے چائے وغیرہ کی دعوت میں

Marfat.com

تقریباً ۱½ گھنٹے تک اکل وشرب کا سلسلہ جاری رہا۔ تاشقند وغیرہ کے مسلمان انتہائی متواضع ہیں۔ دعوتِ طعام ہو یا چائے پارٹی کم ازکم دو گھنٹے تک کھانے پینے کے سلسلے جاری رہتے ہیں۔ کھانے اسقدر افراط کے ساتھ میزوں پر لگائے ہیں کہ ہماری طرف کے کھانے والے نہ کھا سکتے ہیں۔ اور نہ ہاتھ ہی اٹھا سکتے ہیں یہاں کے عادات و معمولات کے مطابق اختتام تک اسکا ساتھ دینا پڑتا ہے۔ دعوت کے بعد علماء و مشائخ نے سپاسنامہ پیش کیا جس کا قائدِ وفد کی طرف سے مناسب و معقول جواب دیا گیا۔ پاکستان اور روسی مسلمانوں کی فوز و فلاح کی دعائیں کی گئیں۔

جدید مسجد کی تعمیر | مزار چوغان عطاء سے فارغ ہوکر ۲ میل دور قصبہ نوغیج میں ایک چھوٹی سی جدید مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ وہاں نماز ظہر پڑھنے کا پروگرام بنایا گیا۔

قصبے میں پہنچے تو یہاں بھی ۲۰۰ مسلمانوں نے جو بحیثیت کاشتکار وغیرہ آباد ہیں۔ ہمارا استقبال کیا۔

یہاں ایک مسجد جدید تعمیر ہو رہی ہے تقریباً اندرونی و بیرونی کام سب ختم ہو چکا ہے۔ تقریباً ۲۰۰ مسلمانوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے مسجد کو کافی حسین شکل و صورت میں بنایا جا رہا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کا اخلاق بھی نہایت وسیع ہے۔ بڑی محبت و اخلاق سے پیش آئے۔ نماز ظہر ادا کی۔ بعد نماز حسب معمول اجتماع شروع ہوا۔ یہاں کے امام صاحب کو وفد کی طرف سے کلام اللہ شریف کا ایک نسخہ، عطریات، آیۃ الکرسی کے

Marfat.com

موضع نوضع کی — جامع مسجد کا بیرونی منظر

قطعات وکتبات دیئے گئے۔ تقریریں ہوئیں تقریروں کے بعد ناشتہ کا آغاز ہوا۔

اس علاقہ بھر میں ہر جگہ کے پھل جیسے شہریں ہیں۔ آلوچہ۔ خربوزہ۔ تربوز۔ سیب۔ اس قدر لذیذ ہیں کہ کسی دوسرے مقام پر ایسے استعمال نہیں کئے گئے۔ قدرتی نہریں جاری ہیں۔ ایک گھنٹہ وقت صرف کرکے تاشقند واپس ہوئے۔

ادارہ دینیہ کا کتبخانہ
۳ جولائی ۶۵ء

یہاں سے سیدھے تاشقند آئے اور ادارہ دینیہ کے کتبخانہ کا معائنہ شروع کیا۔ لائبریری میں مختلف قسم کی عربی، فارسی، ازبکی زبان کی قدیم وجدید پانچ ہزار سے زیادہ کتابیں رکھی ہیں۔ قلمی قرآن پاک کے قدیم ترین نادر نسخے بھی دیکھے۔ فہرستیں تیار ہو رہی ہیں جن کی نگرانی مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب اس لائبریری کی از سر نو تنظیم میں مصروف ہیں۔ نئی الماریاں بنوائی جارہی ہیں۔ بہترین قسم کی کتابیں دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ لائبریری سے متصل ہی عربی علوم وفنون کا ایک بڑا مدرسہ بھی قائم ہے جس میں طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ ان دنوں تعطیل کے باعث طلباء موجود نہ تھے۔ کچھ طلباء سے ملاقات ہوئی اچھی استعداد پائی۔ بعض طلباء جامعہ ازہر شریف میں تعلیم کے لئے گئے ہوئے ہیں جو دو ایک دن میں ازہر سے فارغ ہوکر آنے والے ہیں۔

تقریباً دو گھنٹے تک لائبریری کے شعبہ جات دیکھے۔ کلام پاک کے قدیم ترین نسخوں کے فوٹو بھی لیئے گئے۔

کتب خانہ سے فارغ ہوکر دفتر ادارہ دینیہ میں علماء مشائخ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

حضرت خواجہ عبید اللہ الاحرار کے مزار شریف پر حاضری

حضرت خواجہ عبید اللہ الاحرار سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور ومعروف بزرگوں میں سے ہیں ۸۹۵ھ میں سمرقند تشریف لائے علم جاہ وطلب کیا اسی وجہ

Marfat.com

علمبردار خطاب پایا۔ علم فقہ کلام میں خاص ورک رکھتے تھے۔ ان کے مزار شریف پر حاضری دی یہاں سہروردی سلسلے کا رنگ نمایاں طور پر ظاہر ہو رہا تھا جبتک حاضری رہی بڑا لطف اور اطمینان دسکون حاصل ہوا۔ تمام کسل آستانہ شریف کی حاضری میں دور ہو گیا۔ منتظمین آستانہ شریف کی جانب سے بھی دعوت ہوئی۔ تقریریں وغیرہ ہوئیں۔ دیرتک آستانہ شریف کے مہمان خانہ میں آرام کیا۔ آرام کے بعد ہوٹل واپس آئے آج صبح سے رات کے ۹ بجے تک مسلسل کام کیا مگر طبیعت کو سکون وراحت ہی حاصل ہوئی۔

۳ جولائی

مزار حضرت امام القفال الشاشی پر حاضری

حضرت امام القفال الشاشی کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ یہاں بھی دیر تک قیام کیا۔ حضرت امام شاشی تبنے وقت کے ایک بڑے عالم مجتہد عابد وزاہد بزرگ تھے۔ آپ کے مزار شریف سے اب بھی علوم وفنون کی خوشبوئیں آتی ہیں بڑا پرکیف مزار ہے۔ یہاں کے متولی وامام صاحب کی خدمت میں تبرکات پیش کیے۔ پاکستان اور ازبکستان کی مسلمانوں کے لیئے دعائیں کی گئیں۔

قیام تاشقند میں بقیہ مساجد کا معائنہ

ہم نے قیام تاشقند کے زمانہ میں حسب ذیل مساجد دیکھیں۔

(۱) جامع طلا شیخ اس مسجد کے امام مولانا سیر خاں مخدوم ابن حسام ہیں اور خطیب مرزا قاری محمود ہیں یہ مسجد کافی وسیع اور آباد ہے۔

(۲) جامع خواجہ علمبردار میاں مولانا محی الدین خاں امام ہیں یہ مسجد کافی وسعت رکھتی ہے پنجوقتہ نمازیوں کی معقول تعداد ہوتی ہے۔

Marfat.com

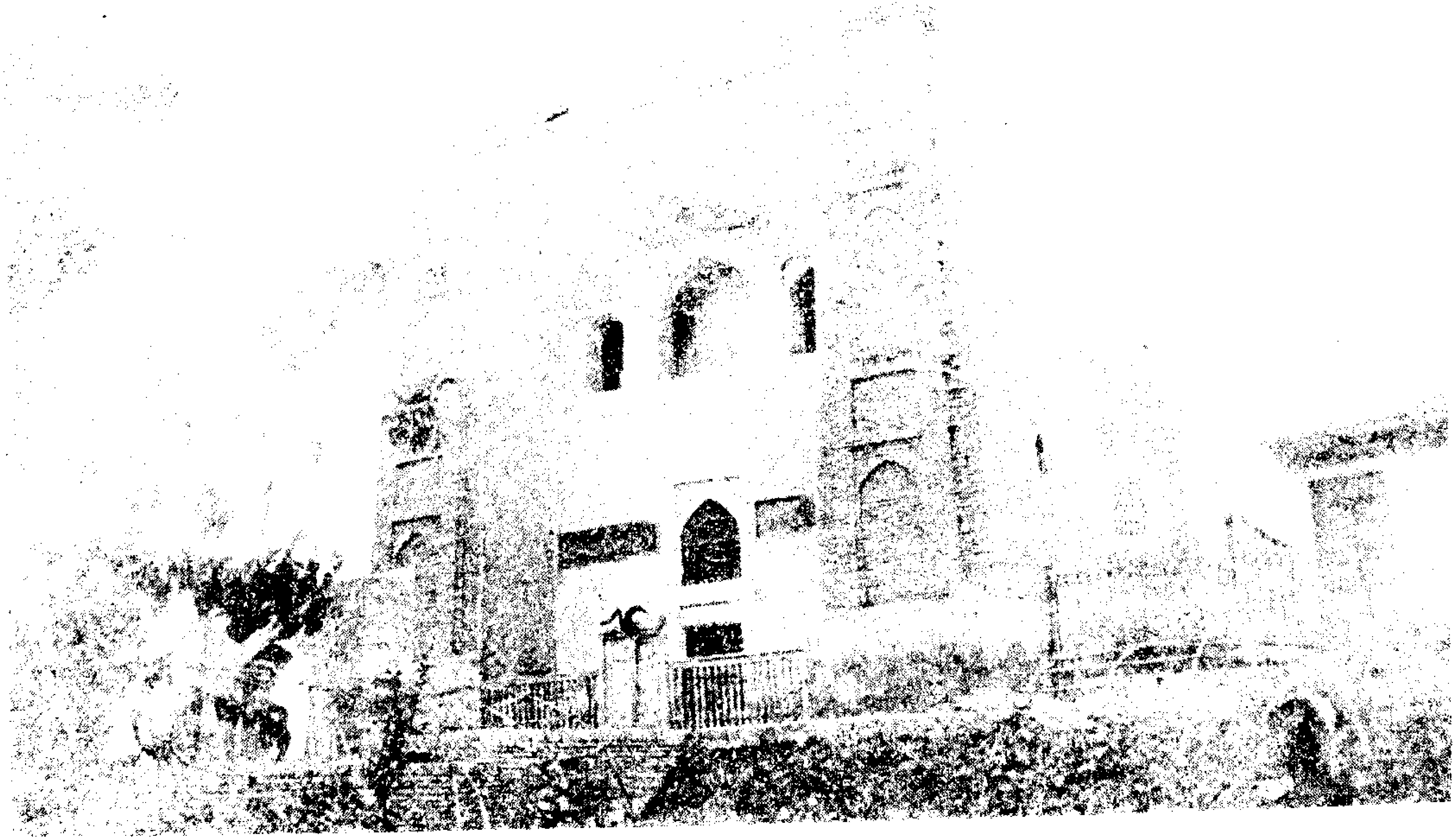

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

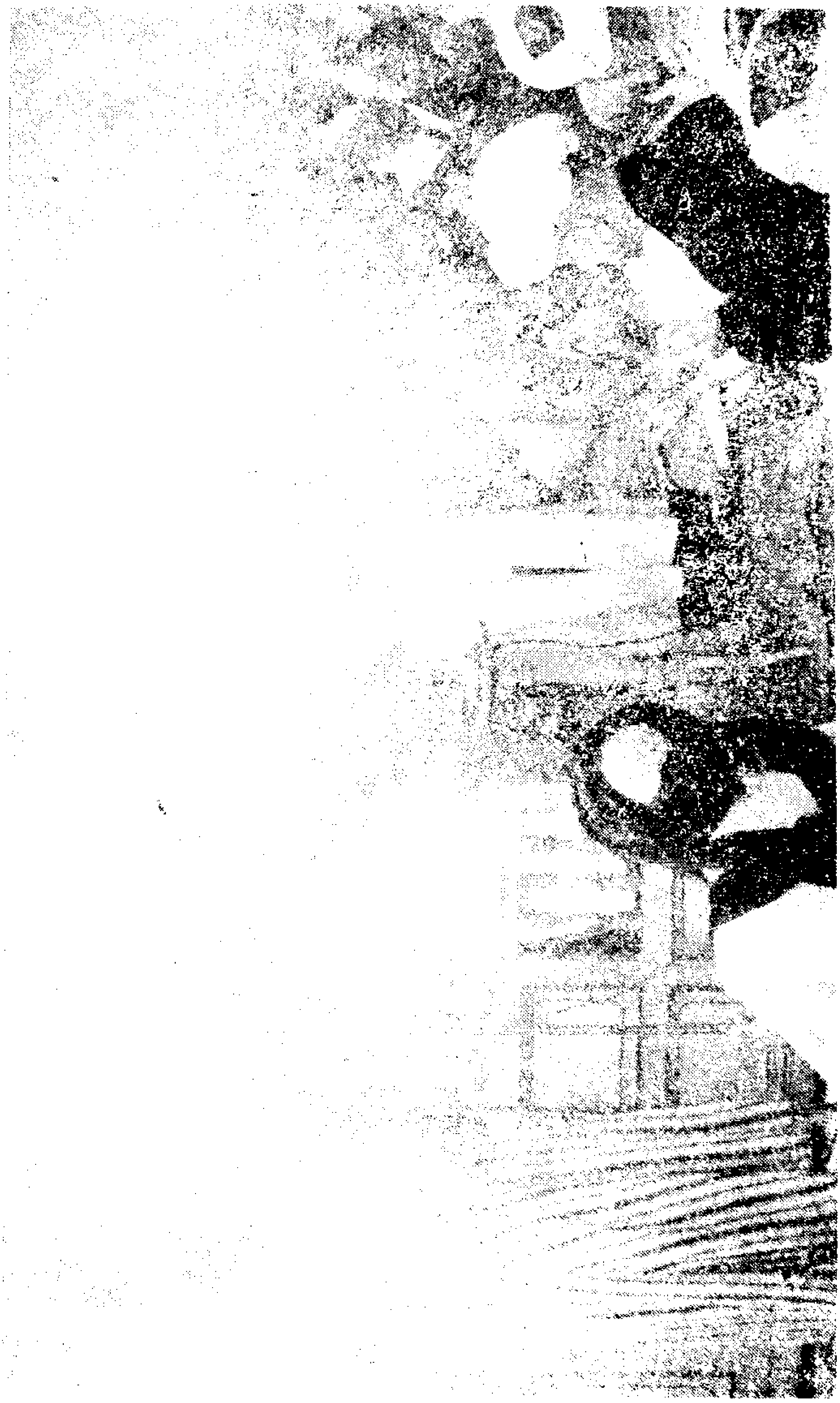

Marfat.com

(۳) جامع شیخ زین الدین یہ مسجد بھی بہت وسیع رقبہ میں ہے۔ مولانا قاری شہاب الدین مسجد کے خطیب و امام ہیں۔

(۴) جامع میرزا یوسف اس مسجد میں حضرت مولانا قاری محتاج الدین امام و خطیب ہیں۔

(۵) جامع الآن یہاں مخدوم صدرالدین ابن جلال الدین امام ہیں۔

(۶) جامع چغتائی چفر اس مسجد میں میاں عبدالجبار خان عبدالستار امام و خطیب ہیں۔

(۷) جامع محکمہ یہ جامع مسجد نہایت وسیع و شاندار ہے۔ جہاں عید و نماز جمعہ میں ۶۰ ہزار افراد بیک وقت ہم سے شریک نماز ہوتے ہوئے دیکھے یہاں نماز جمعہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے۔ اور نماز عید الاضحیٰ ہم نے پڑھائی۔ بے پناہ مجمع تھا۔ ہمارے اندازہ میں عید الاضحیٰ میں ۶۰ ہزار تک [illegible] اور نماز جمعہ میں ۲۵ ہزار سے زیادہ مجمع ہوا۔

اس مسجد کے امام حضرت احمد خواجہ الشیخ [illegible] قاری ہیں۔

(۸) جامع مسجد [illegible] یہ مسجد بھی [illegible] یہاں [illegible] نظام الدین شرح نمائی امام و خطیب ہیں۔

(۹) مسجد القفال الشاشی یہاں شیخ الاول [illegible] الدین مخدوم [illegible] ہیں۔

(۱۰) جامع مزار شیخ زین الدین۔ اس مسجد کے امام [illegible] ہیں۔

(۱۱) مسجد راکمنت محلہ ارک یہاں مولانا نظام الدین صاحب خطیب ہیں۔

Marfat.com

اکثر ارکانِ وفد نے اِن مساجد میں نمازیں معین اور غیر معین پروگرام پر جاکر ادا کیں۔ ہر مسجد میں کافی افراد کو وہاں پایا۔ امام و خطیب ماشاء اللہ اچھے لب و لہجہ کیساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ہر مسجد میں نماز کے بعد ہم لوگ پہلے امام و خطیب سے قرآنِ کریم سنتے پھر ارکان وفد میں مولانا شاہ احمد نورانی۔ عبدالوہاب صاحب قرآن کریم سناتے۔

مسجدوں کا انتظام الحمدللہ قابل قدر و استحسان ہے۔ ہر قاری خطبات عربی زبان میں ہی پڑھتا ہے البتہ جمعہ کے خطبے سے قبل پاکستان و ہندوستان کی طرح ایک گھنٹہ ازبکی زبان میں مسائل و احکام بیان کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ معلومات و احکام دین سے باخبر علماء ہیں۔ سب کے سب حنفی ہیں بعض بعض سے مختلف مسائل دینیہ و علمیہ پر گفتگوئیں ہوئیں ان مساجد میں ارکان وفد کے اعزاز میں بڑے بڑے جلسے ہوئے جہاں آزادی کے ساتھ وفد نے اظہار خیال کیا۔ اور علماء و خطباء کو پاکستان سے ہمدردیاں پیدا ہوئیں ہر جگہ پاکستان کی ترقی و کامیابی کی دعائیں کی گئیں۔

مساجد میں مسلمان پوری طرح آزاد ہیں۔ نماز روزے کا کافی شوق موجود ہے۔ ہر جگہ اس کا اظہار کیا گیا کہ ۰۰ سال کے بعد یہ پہلا موقعہ آیا ہے کہ مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان نے اپنا ایک موقر وفد یہاں بھیجکر پاکستان اور ازبکستان تاجکستان جیسے صوبجات کے مسلمانوں میں روابط دینی قائم کر دیئے۔ ہمارے قلوب پر ان علاقہ جات کے مسلمانوں کی محبت و عقیدت کا خاص اثر ہوا۔

الحمدللہ یہاں کے مسلمان ہمارے ہم عقیدہ ہیں اور معمولات کے لحاظ سے بڑے اچھے معمولات رکھتے ہیں۔ ہر مسجد میں نماز کے اختتام پر اوراد شریفہ پڑھے جاتے ہیں۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاں نام لیا جاتا ہے انکی

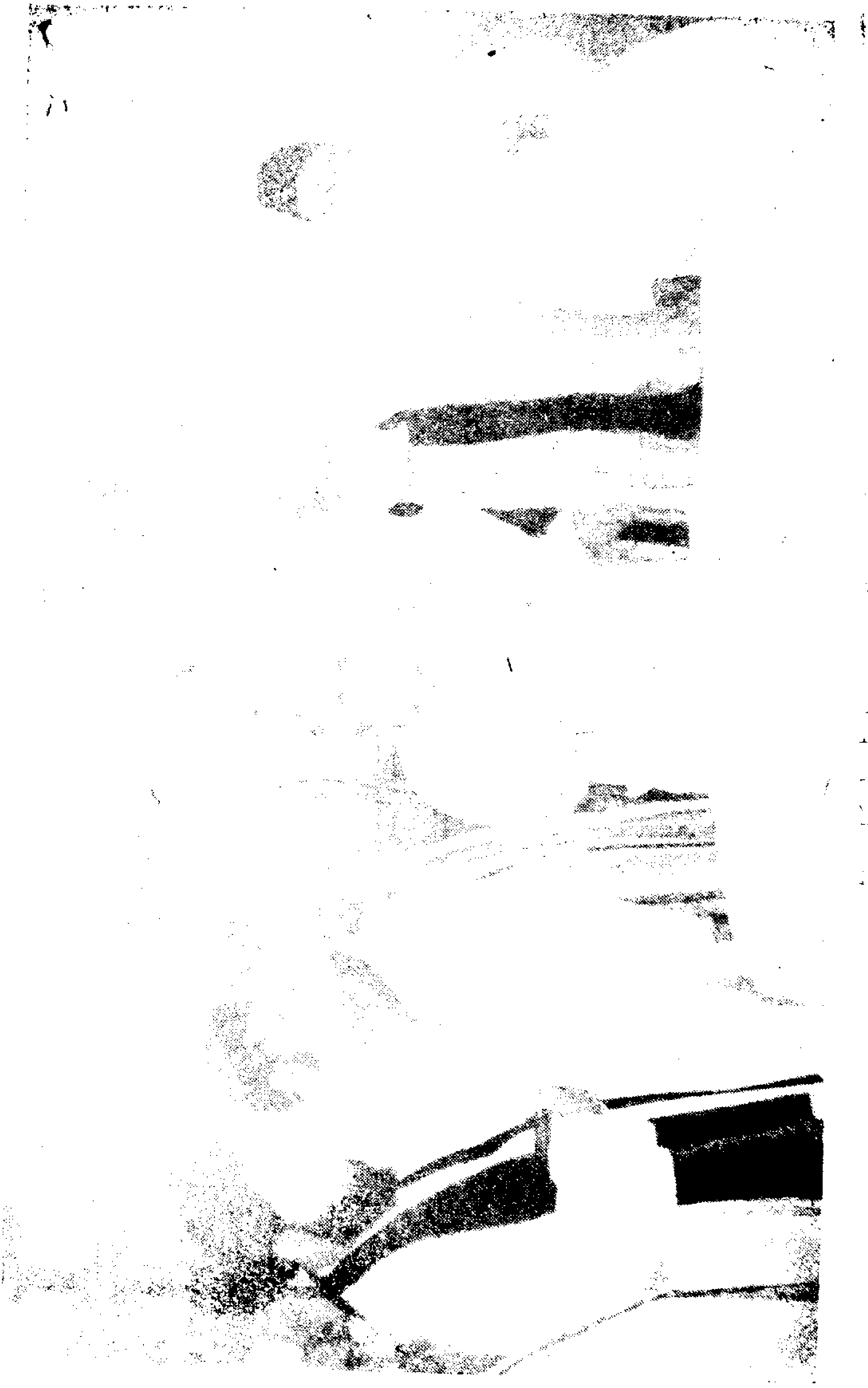

Marfat.com

Marfat.com

نگاہوں اور زبانوں سے حضور کی عظمت و توقیر کا اظہار ہوتا ہے۔

علماء مشائخ اور ادارہ دینیہ معراج نبوی۔ میلاد مصطفوی کے شاندار جلسے منعقد کرتے ہیں۔ خاص طور پر میلاد نبوی پر اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ ربیع الاول شریف کی محفلیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اسی طرح رجب شریف کے جلسے کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں بچے۔ جوان۔ بوڑھے کافی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔

۳ جولائی ۱۹۵۷ء
تاشقند طبی انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ

تاشقند کا یہ عظیم الشان طبی ادارہ [illegible] اس ادارہ کا بنیادی [illegible] ابتداء غیر مستقل ادارہ [illegible] ادارہ نے کافی ترقی کر لی تھی اس لئے یہ مستقل ہو گیا [illegible] طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں جن میں ۹۹ فیصدی مسلمان [illegible] انقلاب سے پہلے ازبکستان و قازقستان میں [illegible] نے زعماء و عمال کو مجبور کیا کہ ایک [illegible] یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے میں [illegible] اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ چھ ہزار طلبا تعلیم [illegible] داخل کئے ہیں۔ اس ادارے کی تمام [illegible] ہے۔ اعلیٰ درجات کے طلباء کو [illegible] قسم کے تدریس کی تکمیل کرانا ہے [illegible] لی جاتی۔ یہ ادارہ عام طور پر تمام [illegible] لیریا۔ چیچک۔ یرقان۔ دق [illegible] طلباء میں اکثریت ازبکستانی طلباء کی ہے جن سے [illegible]

۶ سال کا مقررہ کورس ہے۔ دانتوں کے علاج کے لئے تین سال رکھے گئے ہیں۔ دوا سازی کے کافی شعبہ جات ہیں۔ صبح ۹ سے ۴ بجے شام تک کام ہوتا ہے۔ کھانے کا انتظام طلبا، اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ ایک روپیہ چار آنے کی کس خرچ آتا ہے۔ ۶ سال کے کورس پورا کرنے کے بعد ڈاکٹری کی سند ملتی ہے۔

یہ ادارہ عام ڈاکٹروں کے علاوہ مختلف فنون کے ایکسپرٹ بھی تیار کرتا ہے اگر ایکسپرٹ ہونے کے بعد طلبا مزید ترقیات کرنا چاہیں تو انھیں اس کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

ایک ہزار پلنگ مریضوں کے علاج و معالجات کے لئے تیار ہیں۔

ہم نے اس ادارے کے اکثر و بیشتر شعبہ جات دیکھے۔ طریقہ تعلیم و تجربات کا بھی مشاہدہ کیا۔ بعض بعض طریقۂ علاج یقیناً ایسے تھے جنھیں دیکھ کر حیرت ہوئی۔ روسی ڈاکٹر اور فنی ماہرین دنیا کے طریقۂ علاج کو سامنے رکھ کر برابر تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے معالجات کو دنیا کے معالجات کے مقابلے میں بہتر سے بہتر بنائیں۔ دوا سازی۔ آپریشن وغیرہ کی مشینیں نہایت تیزی کے ساتھ تیار کی جا رہی ہیں۔ پلانے والی دواؤں کی خوراک کم سے کم رکھی گئی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ بوندیں۔ ایکسرے وغیرہ کی مشینوں میں بھی کافی تغیر کیا گیا ہے۔

اس ادارے میں ہمارا کافی وقت صرف ہوا۔ ہمارے قلوب پر ادارے کے منتظمین کی خوش نظمی طلباء کی سعی پیہم کا کافی اثر ہوا۔

بیماروں کے بعض بعض کمرے بھی ہم نے دیکھے۔ یہاں ہر مریض کو لیٹے لیٹے مشینوں کے ذریعے تمام سہولتیں مہیا ہیں۔

Marfat.com

طاشقند کی علی شیر نوائی لائبریری میں داخلہ

Marfat.com

علی شیر نوائی لائبریری کا معائنہ

طبی انسٹی ٹیوٹ کے بعد علی شیر نوائی لائبریری کا معائنہ کیا۔ یہاں تقریباً ۲۰ ہزار مجلدات مختلف علوم و فنون کی موجود ہیں۔ اگرچہ زیادہ تر کتابیں اُن کی زبان میں ہیں۔ عربی، فارسی کی قدیم ترین کتابیں بھی یہاں ہیں۔ لائبریری کے مہتمم اعلیٰ نے دیر تک لائبریری کی تاریخ سنائی۔ ارکان وفد نے مختلف قسم کے علمی سوالات کیے۔

علی شیر نوائی حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگرد تھے جن سے فارسی میں فانی اور ازبکستان میں نوائی تخلص تھا۔ یہ حضرت مولانا جامی سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ حافظ تیجانی جیسے شخص نے ان کا تذکرہ بڑے اچھے الفاظ میں کیا ہے انھوں نے اپنی عمر کا اکثر و بیشتر حصہ ازبکستانی زبان کی شاعری میں گذارا۔ فارسی زبان میں بھی علی شیر نوائی کا کلام ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

البتہ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح علی شیر نوائی کا کلام دنیا میں عام نہیں ہوا۔ کلام کی نوعیت کا تقاضا ہے کہ کلام مختلف ملکوں میں چھپے تاکہ دنیائے شاعری علی نوائی کے کلام سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ ہم نے لائبریری کے منتظم صاحب سے تحریک کی کہ ایسے جلیل القدر شاعر کے کلام فارسی سے دنیا کو باخبر کرنے کے لیے مختلف کتابیں قلمبند کی جائیں تو مناسب ہوگا۔

۴ جولائی ۱۹۵۷ء
ٹکسٹائل ملز کا معائنہ

آج ۴ جولائی کو تاشقند کے ایک بڑے ٹکسٹائل ملز کو دیکھنے گئے۔ پہلے ٹکسٹائل ملز کے منیجر صاحب کے کمرے میں مل کے قیام کی تاریخ اور اس کی ترقیاتی اسکیم کے حالات پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی یہ مل کافی بڑا۔ اپنی نوعیت کا اچھا اور بڑا مل ہے۔ اس مل میں سوتی کپڑا تیار ہوتا ہے اور کپڑے پر صدہا قسم کے رنگ کیے جاتے ہیں۔ ۲۰ ہزار مزدور اس مل میں کام کرتے ہیں جس میں مسلمان نصف

کی تعداد میں ہیں جو سات گھنٹے کام کرتے ہیں۔ ۱۲۰۰ ماسٹر کام سکھانے والے یہاں کام کرتے ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے ہیں۔ تقریباً دو گھنٹے مِل کا معائنہ کیا گیا۔

تاشقند کی تعلیمی حالت کا جائزہ

تاشقند و سمرقند وغیرہ کی آزاد ریاستیں زراعت و تعلیم پر اپنی اکثر و بیشتر توجہات مبذول کر رہی ہیں۔ عام طور پر تعلیم قطعاً فری ہے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ فری تعلیم پانے والوں کی تعداد ۱۳ لاکھ ہے۔ ۵۵۰۰ اسکول ہیں۔ ہائی اسکول ۱۰۵۰ ہیں۔ مڈل اسکول ۲۸۰۰ ہیں۔ باقی ابتدائی ۴ سالہ اسکول بکثرت ہیں۔ ان اسکولوں میں ۲۰۰ ، ٹیچرس پڑھاتے ہیں بعض سے زیادہ ایسے ہیں جو یونیورسٹی ختم کر کے اسکولوں میں تعلیم دینے کی مشق کرتے ہیں اور ٹریننگ پاتے ہیں۔

اسکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں کا نصاب مارکس کے نظریات کے تحت مرتب کیا گیا ہے جس میں مذہبی تعلیم کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مسلمان اور غیر مسلمان سب لامذہبیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہی وہ نقطۂ حقیقی ہے جس پر ہماری نظر بار اس دورے میں برابر پڑ رہی ہیں اس لئے ہم نے اپنی تقریروں، عام و خاص ملاقاتوں میں مسلمانوں کے زعماء پر زور دیا کہ وہ مساجد میں خاص طور پر دینی و مذہبی تعلیم دینے کے لئے شبینہ مدارس کا اجراء کریں۔ اپنے گھروں میں بچوں کیلئے قرآن کریم کی تعلیم کا اہتمام کریں اور ایک ایسا مختصر نصاب دینی تیار کریں جسے پڑھ کر طلباء کے ذہنوں میں مذہب بیٹھ جائے۔ اگرچہ گذشتہ ۴۰ سال میں اس طرف کے مسلمانوں نے شدید سے شدید مظالم اٹھا کر بھی دین سے اپنے رشتوں کو منقطع

Marfat.com

نہیں کیا اور اس وقت تک وہ الحمدللہ دین پر قائم ہیں۔ لیکن نئی نسل کے لئے اگر دینی تعلیم کا انتظام نہیں کیا گیا تو وہ قطعاً لامذہب ہو جائے گی۔ اس سلسلہ پر

۴ جولائی ۷۰ء کو ہم نے یہاں کے وزیر تعلیم سے ملکر مذاکرات کیے اور انہوں نے اتفاق کرلیا کہ اگر مسلمان اپنی مسجدوں میں دینی تعلیم کا انتظام کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ وہ منجانب حکومت مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لئے [illegible] قسم کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں تو یہاں کے رہنما کا عموماً اور [illegible] کے مسلمانوں کا ایک موثر و منظم ادارہ [illegible] مسلمانوں کی دینی تعلیم کا انتظام کرے [illegible] امداد عوام سے حسن [illegible] کے لئے تیار ہے [illegible] کے ذمہ دار افراد کا رویہ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے بارے میں [illegible] وقت رویہ مسلمانوں کے متعلق اچھا ہے [illegible] کرام اپنی تمام تر توجہات دینی تعلیم کے مسئلہ پر مبذول فرمائیں۔

"اگر یہاں کی ایجوکیشن میں ایک لاکھ ۲۲ ہزار افراد کام کر سکتے ہیں [illegible] کے وہ علماء جن میں الحمدللہ دین و مذہب محفوظ ہے [illegible] جماعت پورے جوش عمل کے ساتھ مساجد میں شبینہ مدارس کے اجراء کی طرف [illegible] توجہ کرے۔ اور ادارہ دینیہ اپنے بجٹ میں معتدبہ رقم مسلمانوں کی دینی تعلیم [illegible] کرنے کے لئے مخصوص کردے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا [illegible] اپنے ملک میں تعلیمی خدمت کے لئے بہترین خدمات انجام دے رہی ہے [illegible] کو محض ملازمتوں کی مشین نہیں بنا رہی ہے بلکہ یہاں کے نوجوانوں [illegible] صناع و کاریگر۔ پائلٹ، انجینئر، ڈاکٹر بنا رہی ہے۔ [illegible] کا انتظام نہ ہونا حد درجہ تکلیف کا باعث ہے۔

Marfat.com

طاشقند کا عظیم الشان جمعہ
۵ جولائی ۱۹۵۷ء

۴ جولائی کو علم ہو گیا تھا کہ ۵ تاریخ کا جمعہ ارکان وفد مسجد جامع مکتبہ طاشقند میں ادا کریں گے۔ ہماری طبیعت اس دن خراب تھی اس لئے تجویز ہوا کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب سلمہ الصدیقی نماز جمعہ پڑھائیں ہمیں بھی شوق تھا کہ جمعہ کے اجتماع میں دیکھیں کس قدر مجمع ہوتا ہے۔ مسجد جامع مکتبہ کے پاس ایک وسیع رقبہ زمین ہے یہیں نماز جمعہ کا اجتماع تھا کیونکہ مسجد کے اندرونی حصہ میں زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ آدمی آسکتے ہیں۔ نمازیوں کا ہجوم خطبہ سے کافی قبل آنا شروع ہو گیا۔ تقریباً ۲۵ ہزار کا مجمع شریک نماز ہوا جیسے ہی ارکان وفد کا اعلان ہوا مسلمانوں کے چہرے مسرت و خوشی سے کھل گئے محبت میں لپیٹے بھی نکلے جو کافی رو بھی رہے تھے۔ جمعہ سے پہلے مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے وفد کا تعارف کرایا اور ہم سے تقریر کی خواہش کی۔ طبیعت اگرچہ خراب تھی مگر ہمت باندھ کر مجمع کو خطاب کیا۔ اخوت باہمی روابط دینی کے استحکام پر تقریر ایسی ہوگئی کہ کافی سے زیادہ پسند کی گئی۔ زاں بعد مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے خطبہ پڑھا۔ جو اپنے انداز کا ایک بہترین جامع خطبہ تھا۔ نماز میں قرآت بھی بہت اچھی کی جس سے سارے نمازی بیحد محظوظ ہوئے۔

نماز کے بعد مجمع کا اصرار ہوا کہ دعائیہ تقریر بھی کی جائے۔ مجبور ہو کر ہم نے پھر تقریر کی۔ اس اجتماع جمعہ میں بوڑھوں کے علاوہ نوجوان بھی کافی تعداد میں آئے اور بعد نماز ہم سے اکثر کے ساتھ مذاکرات بھی ہوئے جنھیں دیکھ کر اور مل کر کافی طبیعت خوش ہوئی۔

ملاقات علی انور احمد بن ادغلے ایڈیٹر شعبۂ اردو ریڈیو طاشقند

جمعہ کے بعد جناب انور احمد بن ادغلے ایڈیٹر شعبۂ اردو ریڈیو طاشقند ملنے آگئے۔ ان کا اصرار ہوا کہ ہم طاشقند ریڈیو سے ایک تقریر نشر کریں چونکہ طبیعت خراب تھی اس لئے سمرقند سے واپسی کے بعد کا وعدہ کیا گیا۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

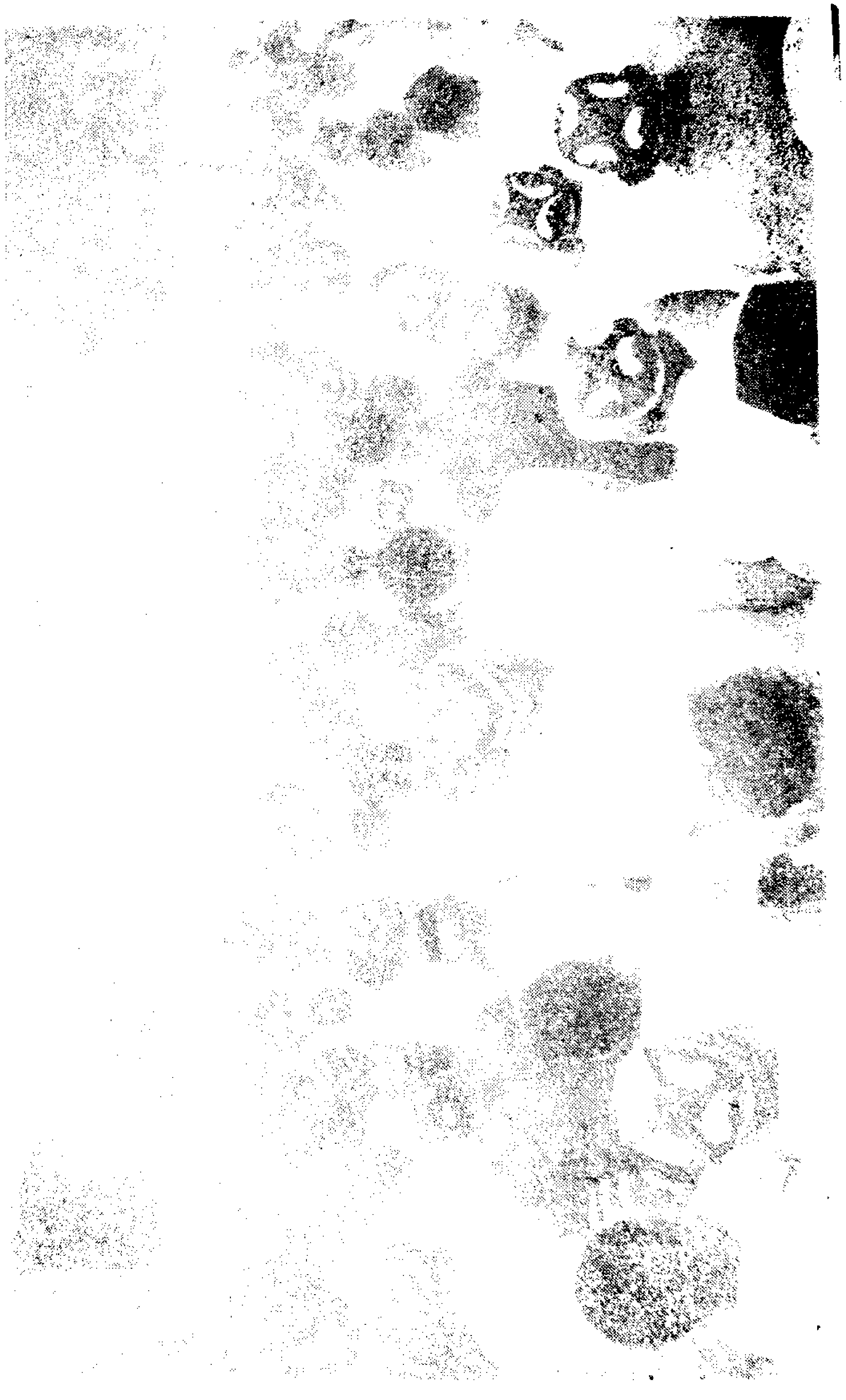

Marfat.com

Marfat.com

نمائش گاہ و عجائبات کا معائنہ ۵ جولائی کی شام کو تاشقند کی نمائش گاہ دیکھنے کا پروگرام تھا جہاں ہمیں سب سے زیادہ اشتیاق امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اُس قرآن شریف کا تھا جو بوقت شہادت آپ تلاوت فرما رہے تھے [illegible] خون کے قطرے گرے تھے اگرچہ مشہور ہے کہ یہ مصحف شریف سلطنت [illegible] کی تمام نمایاں خاص تاریخی اشیاء موجود ہیں [illegible] پہنچے جہاں منتظم اعلیٰ نے بڑے استقبال کیا نمائش گاہ کی [illegible] علیحدہ علیحدہ کمروں میں نادر نمونے [illegible] سالوں کی ہیں۔

ازبکستان میں قدیمی [illegible] ازبکستان کے تمدن کا [illegible] پہ ہیں [illegible] نقشے بھی [illegible] مصحف شریف کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے [illegible] پر جیسے ہی نظر پڑی اور خون مبارک کے قطرات کے نشانات [illegible] کتابوں کے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ یہ قرآن [illegible] آیا۔ لینن نے اپنے زمانہ میں اسے یہاں کے عجائب خانہ میں رکھوایا [illegible] خط کوفی کی قدامت پتہ دیتی ہے کہ ممکن ہے کہ یہ قرآن کریم سیدنا عثمان غنی [illegible] ہی کا ہو۔ یہاں سے دوسرے کمروں میں آ گئے جہاں لینن وغیرہ کے [illegible] ان کمروں [illegible] میں لینن کے داخلے اور قبضے کے اہم پہلو نمایاں کیے گئے ہیں [illegible] جنگ وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک [illegible] کا [illegible] ادا کیا۔ آج تقریباً پورا دن مصروفیت میں گذر گیا [illegible] جولائی سے [illegible] ہو گئی مگر کوئی کام معینہ پروگرام کا ہم نے ملتوی نہیں کیا۔ البتہ آنکھ کی تکلیف آج زیادہ بڑھ گئی [illegible]

Marfat.com

واپسی پر آنکھ کا ایک پرانا ڈاکٹر بلایا گیا۔ وہ اسی وقت اپنے ہمراہ ہسپتال لے گیا جہاں بعد معائنہ انہوں نے ہمارے کا آپریشن کر دیا اور کہا کہ اگر آپ ایک ہفتہ ٹھہر جاتے تو میں اس ہمارے کا مکمل علاج کر دیتا کہ یہ پھر دوبارہ عود نہ کرتا۔

رفقائے کار میں جناب راغب حسن صاحب تو کراچی ہی سے بیمار آئے ہیں ان کے بعد عبد الوہاب اور سید عبد المنعم عنبری صاحب بھی بیمار ہو گئے ہیں ہر روز دو وقت ہوٹل میں ڈاکٹر دیکھنے آتا ہے ہر ایک کی تیمارداری کی جا رہی ہے۔ تاشقند کے مسلمانوں کے اخلاص و محبت نے ہماری طبیعت میں کافی تاثرات پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن یہاں آ کر کراچی کی کوئی خبر نہیں ملی ہوٹل کے ... کا ریڈیو سیٹ بدلوایا تاکہ کراچی کی خبر سن سکیں مولانا جہانی صاحب کی جدوجہد کے بعد بمشکل آزاد کشمیر کا ریڈیو اسٹیشن ملا خبروں کا ٹائم نہ تھا چند مقالات سنے جو کافی دلچسپ تھے۔ واپسی پر بعد عشاء معلوم ہوا کہ صبح اول وقت سمرقند کا جہاز روانہ ہوگا اور ہوٹل سے سب سامان دفتر ادارہ دینیہ چلا جائے گا کیونکہ سمرقند سے واپسی میں قیام ادارہ دینیہ ہی میں رہے گا اس لئے بعجلت تمام سامان ٹھیک کرایا۔ تقریباً ۱۲ بجے آرام لیا ہم ۳ بجے اٹھ بیٹھے وضو کر کے فجر پڑھی۔ موٹر بس ہوٹل کے دروازے پر آ گئی ہے حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مع اپنے رفقاء کے تشریف لے آئے ہیں۔

روانگی برائے سمرقند

۲ جون ۱۹۵۷ء کو ٹھیک ۵ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر آدھ گھنٹے میں ہوائی اڈے پر آ گئے۔ جہاں ڈکوٹا جہاز ارکان وفد کے لئے تیار کھڑا تھا۔ تونسی صاحب محترم جناب مولانا ضیاء الدین صاحب، جناب مولانا مخدوم صاحب، فوٹوگرافر دو، نمائندگان پریس تقریباً کل ۲۱ افراد ہمارے ساتھ جہاز میں سوار ہوئے۔

تاشقند کے بعد سمرقند جیسے علمی و روحانی مقام پر جہاں وفد جا رہا ہے ہمیشہ علوم و فنون کا مرکز رہا حضرات فقہاء و محدثین کرام نے یہاں علوم دینیہ کی گرانقدر خدمات

Marfat.com

انجام دیں انہیں کی مساعی مبارکہ کا نتیجہ ہے کہ آج تک ان علاقوں میں مسلمان دنیا پر [illegible]
قائم ہیں اور اپنی روایات کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کے [illegible] جو [illegible]
ہے جیسے [illegible] مظالم و شدائد دور کر کے [illegible] و کفر کے [illegible]
عزش آئی —

جہاز نے پرواز شروع کی راستے میں مولانا قاضی [illegible]
پروگرام و حالات پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں آنکھ [illegible]
طرف بھی ہر طرف سبزہ لہرا رہا ہے کھیتوں کے [illegible]
کا منظر عجیب روح افزا ہے۔

سمرقند

ہمارا جہاز اپنے معینہ وقت پر [illegible]
مشائخ کی کافی [illegible]
پہنانے گئے۔ علما و مشائخ کے چہرے [illegible]
وقت اکثر بیشتر حضرات کی آنکھیں خوشی [illegible]
اشکبار تھیں تقریباً ۱۵ - ۲۰ منٹ [illegible]
یہ ہوٹل میٹروپول ہوٹل سے بڑا ہے جس کی عمارت [illegible]
علیحدہ کمروں میں ارکان وفد کے قیام کا انتظام تھا۔

سمرقند کے چپے چپے پر حضرات علما و [illegible]
حیات ظاہری کی طرح آج بھی مرجع خلائق بنی ہوئی ہیں [illegible]
جب تک حاضر ہونا ممکن نہیں حضرت سیدنا قثم ابن عباس [illegible]
حضرت فقیہ اعظم علامہ ابو اللیث سمرقندی [illegible]
خواجہ عبید اللہ احرار اور دیگر متقدمین کے مزارات [illegible]
طے ہوا کہ سب سے پہلے حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ البخاری [illegible] خواجہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے مزار شریف پر حاضری دیجائے یہ بزرگوار اپنے زمانہ کے اکابر اولیاء اللہ میں ہیں جنہوں نے اپنی نگاہوں سے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت فرمائی آپ اظہار رائے میں انتہائی بیباک تھے کلمۂ حق کے ظاہر کرنے سے آپکو کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی علمائے کرام نے بعض مسائل میں اختلاف رائے ہوا جسنے کافی شدت اختیار کرلی مگر آپ جو رائے قائم فرمائی تھی اس سے نہ ہٹے آپ حضرت حنیفہ ابن مسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمرقند تشریف لائے اپنے زمانہ قیام میں ایکطرف تو علوم وفنون کی گرانقدر خدمات انجام دیں دوسری جانب آپ کا قلب شریفہ استیصال کفر کی طرف مائل تھا چنانچہ آپنے جہاد شروع فرمایا اور کافی فتوحات حاصل کیں۔

ہوٹل سے ارکان وفد بذریعہ کار موٹروں میں روانہ ہوئے۔ قاضی صاحب نے تفصیل کے ساتھ حضرت کے حالات سنائے۔ آپکا مزار شریف ایک گنبد میں ہے جیسے ہی گنبد میں قدم رکھا قلوب کو سکون حاصل ہوا۔ کافی دیر تک فاتحہ پڑھی گئی یہاں پاکستان اور تمام اخوان واحباب کے لئے دعائیں کی گئیں حضرت مولانا مخدوم سید ناصر جلالی صاحب دہلوی، مولانا ضیاء القادری ان مزارات پر کافی یاد آرہے ہیں اُن کی طرف سے تمام آستانوں پر سلام پیش کئے۔

فاتحہ کے بعد آستانہ شریف کے صحن میں علماء ومشائخ کا اجتماع ہوا دیر تک بات چیت ہوئی۔ ہم نے یہاں کے امام صاحب کی خدمت میں پاکستان کے تحائف پیش کئے۔ علمائے وفد کے اعزاز میں دعوت عصرانہ پیش فرمائی۔

حضرت خواجہ عبداللہ درون کے مزار شریف کے سامنے ایک حوض پانی سے بھرا ہوا ہے جس کا پانی آنکھوں کے تمام امراض کے لئے مفید ہے حضرات اولیاء اللہ کی زندگیاں بھی کیا عجیب ہیں انہوں نے اپنی حیات مبارکہ کو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کے میدان میں اُتار اشدید سے شدید قربانیاں پیش کیں۔ اللہ تعالے کا انعام

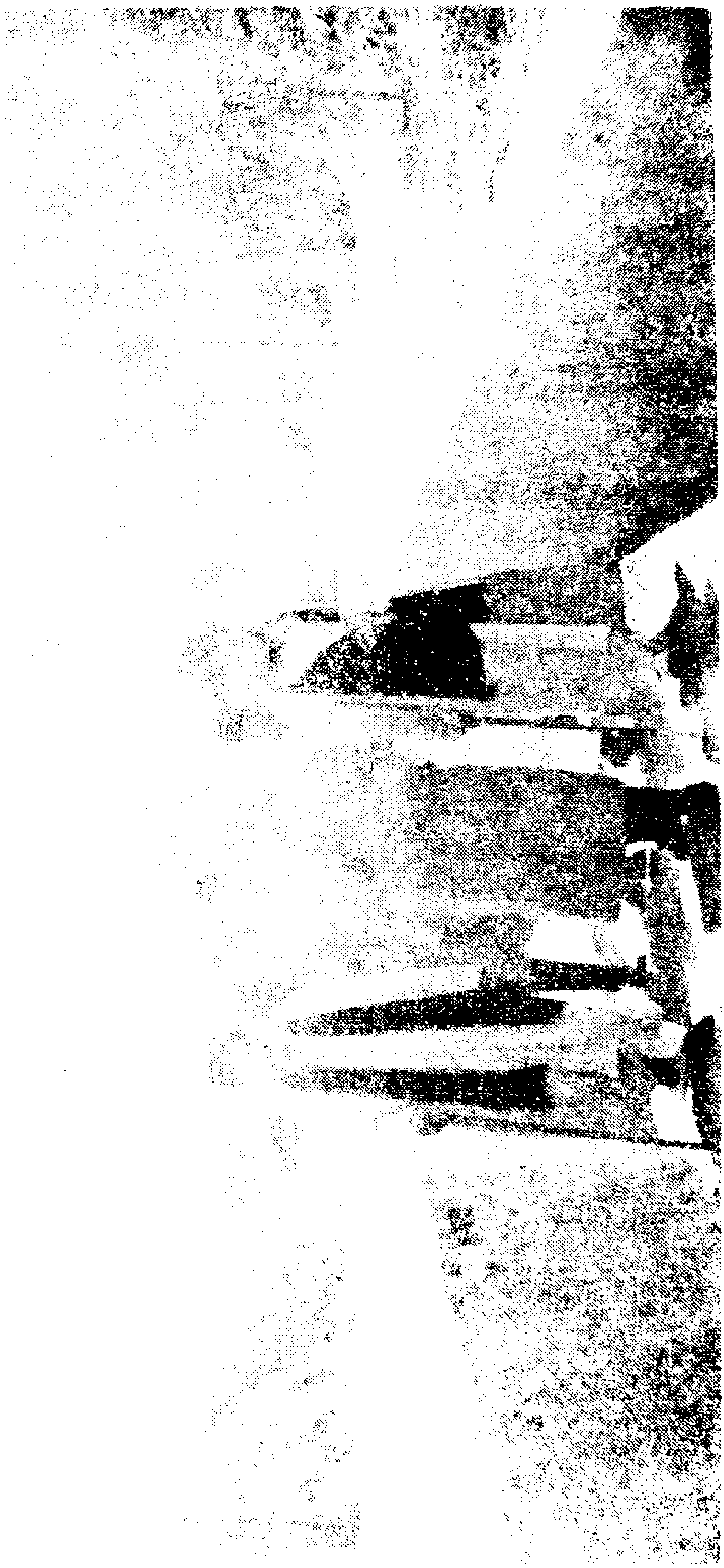

Marfat.com

Marfat.com

ہوا کہ وہ جس طرح اپنی حیاتِ ظاہری میں خلقِ خدا کی اعانت و دستگیری فرماتے تھے بعد وصال بھی ان کا روحانی نصرت جاری ہے۔

حضرت سیدنا قثم ابن عباسؓ کے مزار شریف پر حاضری

حضرت سیدنا قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور شہنشاہ کونین آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان اطہر کے برگزیدہ فرد ہیں آپ ۵۷ھ میں سمرقند تشریف لائے اور علوم ظاہری و باطنی کے خوب [illegible] فرمائے اور کافی عرصہ تک یہ سلسلے جاری رہے تا آنکہ جہاد [illegible] جماعت کے ساتھ اعدائے دین کے مقابلے کے لیے تیار ہو گئے [illegible] اور آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

ارکانِ وفد الحمدللہ صحیح العقیدہ ہیں حضرات اولیائے [illegible] سے محبت رکھتے ہیں اس لیے ان حاضر ہونے میں [illegible]

حضرت سیدنا قثم ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مزار شریف [illegible] واقع ہے اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آستانہ اقدس پر [illegible] گیا مزار شریف سے بارگاہ رسالت نبوی کی جلوہ ریزیاں نمایاں [illegible] کی بیوی اور دوسرے حضرات کی قبریں دیکھیں۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے مزار شریف پر حاضری

یہاں سے [illegible] حضرت [illegible] علیہ کے مزار [illegible] آپ [illegible] سے ہیں ہزار ہا مریدین آپ سے وابستہ تھے۔ آپ کے [illegible] دیر تک آپ کے آستانہ شریفہ پر [illegible] نورانی مبارک صاحب سلمہ نے مزار شریف پر [illegible]

خدمت میں کلام پاک آیۃ الکرسی و دیگر ہدایا پیش کئے گئے یہاں بھی ایک پر تکلف دعوت وفد کے اعزاز میں دی گئی ۔ یہاں سے سمرقند ہوٹل واپس ہوئے ۔ چونکہ آج کافی کام کرنا پڑا تھا اس لئے شب کو ہوٹل میں جلد سو گئے ۔ اور صبح سویرے اٹھ کر ناشتہ کیا ۔

مدرسہ بی بی خانم کا معائنہ

ہوٹل سے ناشتہ کے بعد ، جولائی کو تیمور لنگ کی بی بی خانم کے قائم کردہ مدرسہ شیرواد دیکھنے آ گئے ۔ یہ مدرسہ ۱۶۱۹ء میں ایک وسیع زمین پیمانہ پر بنایا گیا تھا جس میں ہزاروں طلباء کے رہنے اور تعلیم حاصل کرنے کے انتظامات تھے ابتداء میں مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ تھا مگر بعد میں مدرسہ کی بنیاد پڑ گئی اس مدرسہ کے عالیشان گنبد اور دیوار ہیں ۔ عبدالجبار ازبکی جو نقاش اور فنی تعمیر کے بہترین ماہر تھے ان کی زیر نگرانی مدرسہ بنایا گیا ۔ مدرسہ کے قریب میں مسجد بھی بنی ہوئی ہے ۔ محرابیں وغیرہ قدیم طرز کی ہیں ۔ مسجد کے اکثر و بیشتر حصے بند پڑے ہوئے ہیں ۔ سامنے ایک عظیم الشان دروازے پر دو شیروں کی تصویریں منقش ہیں ۔ جیسے ہی شیروں کی تصویر بنائی گئیں مسلمانوں کو شدید اختلاف ہوا ۔ اس مدرسہ کا نام شیرداد رکھدیا گیا ۔ ۱۲ سال کی مسلسل محنت کے بعد یہ مدرسہ تعمیر ہوا ۔

اس مدرسہ میں اپنے وقت کے بڑے بڑے علمائے فلکیات و فلسفہ درس دیتے رہے میرزا الوغ بیگ بھی مدرسہ میں درس دیتے تھے ۔

مدرسہ دیکھنے کے بعد تیمور لنگ ۔ شہزادہ محمد سلطان وغیرہ کی قبروں پر گئے ایک ایرانی النسل راہنما نے جو یہاں مامور ہیں سب کی تاریخیں بتائیں ۔

تیمور کی قبر پر سیاہ پتھر لگا ہوا ہے جس پر ۱۴۰۵ء کندہ ہے ان قبروں پر کوئی جاذبیت نہ تھی ۔ دنیا کی بے ثباتی نمایاں تھی اور دیکھنے والوں کو یہ درس مل رہا تھا کہ بڑے بڑے سلطان و شہنشاہ جن کے نام سے دنیا کانپا کرتی تھی

Marfat.com

سمر قند کے مشہور اور تاریخی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

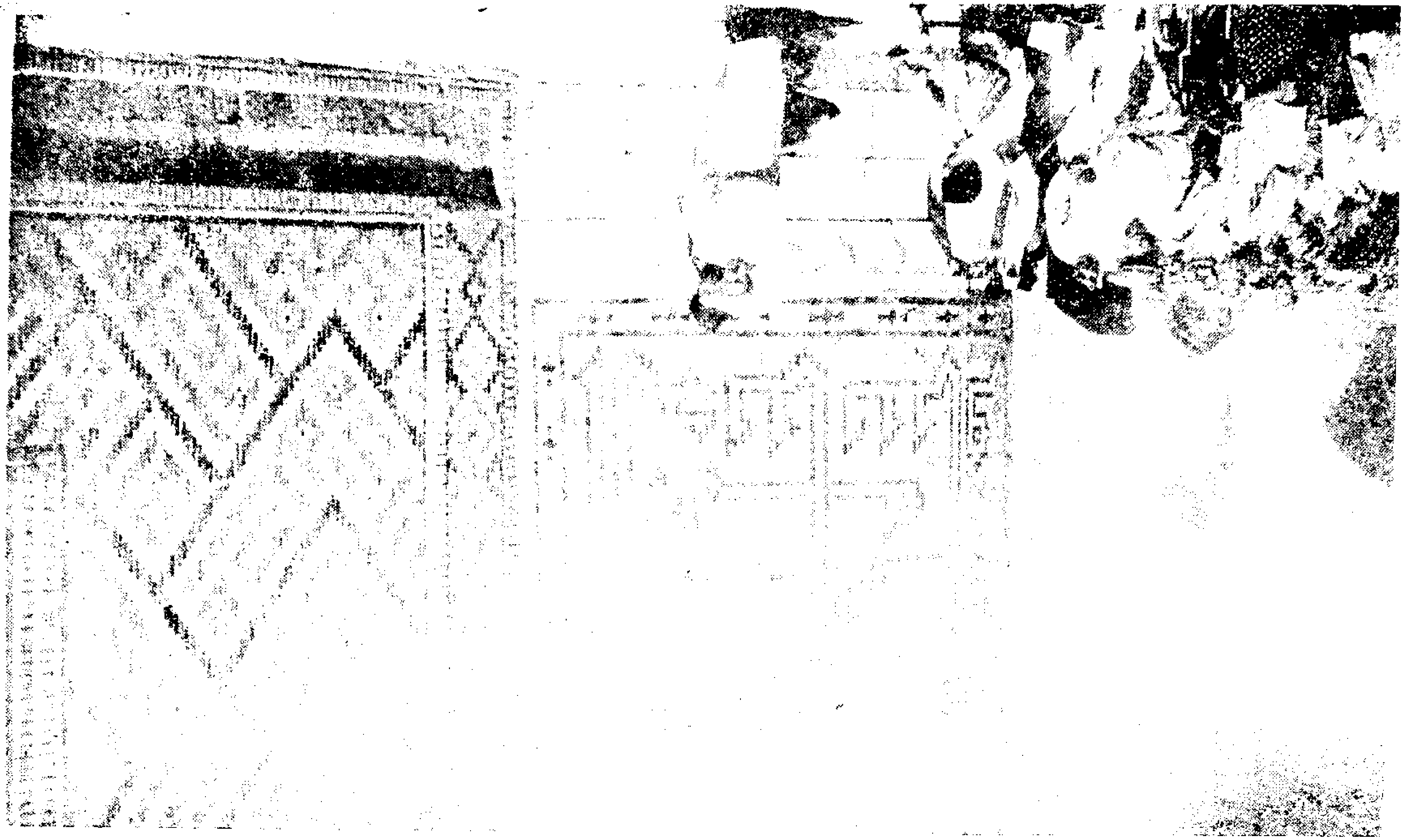

Marfat.com

Marfat.com

تاشقند کی جامع مسجد میں حضرت علامہ قاضی ضیاء الدین صاحب
عیدالضحیٰ سے قبل مجمع کو خطاب فرما رہے ہیں

Marfat.com

دامنِ قبر میں پڑے سو رہے ہیں۔ یہاں بھی کافی وقت صرف ہو گیا۔

سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضری

قصبہ خرتنگ میں جو سمرقند سے ۱۶ میل کی مسافت پر واقع ہے حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک واقع ہے۔ آج خرتنگ کا پروگرام طے ہوا ہے تیمور وغیرہ کی قبروں کو دیکھتے ہوئے سیدھے حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے راستہ کافی سے زیادہ خراب تھا اس لئے تقریباً پون گھنٹے میں آستانہ مبارک پہنچے تازہ وضو کر کے مزار شریف پر حاضری دی گئی۔ حضرات محدثین کرام میں حضرت امام بخاری کا مقام ہمارے یہاں سب سے اونچا ہے۔ کافی دیر تک مزار مبارک پر [illegible] رہے فاتحہ پڑھ کر باہر آئے تو آستانہ شریف کی طرف سے [illegible] دی۔ مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے ہمارا استقبال کرتے ہوئے ہم سے تقریر کی خواہش فرمائی۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف سامنے [illegible] تقریر ہو گئی جس میں ہمیں خود بھی اپنی جگہ کیف آیا اور سامعین بھی [illegible]

ہماری طرف سے ہمارے امام دستولی صاحب کی خدمت میں ہدایا پیش کئے [illegible] منتظمین کی جانب سے ارکان وفد کو ہدایا دیے گئے حضرت سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کے تبرکات ہمارے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت تھے۔

جلسے کے بعد سامنے کے بیت کمرے میں سب نے تھوڑی دیر آرام کیا [illegible]

سمرقند میں جگہ جگہ چھوٹی نہریں بہہ رہی ہیں۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کی نہر پر بیٹھ کر سب نے وضو کیا اور [illegible] کھیت اور باغات بھی ہیں جو مزار شریف کے حضرات کے لئے وقف ہیں۔

Marfat.com

حکومت نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی ہے بلکہ ان سب کو مزار شریف کی ضروریات کے لئے چھوڑ دیا ہے ۔ نماز ظہر پڑھ کر کھانا کھایا ۔ آج بھی پورا دسترخوان میوہ جات اور مختلف قسم کے کھانوں سے بھرا ہوا ہے یہاں کے میوے اپنی شیرینی اور خوش ذائقی میں بے مثال ہیں ۔ ہم سب کا ارادہ تھا کہ جلسے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ مزار شریف پر اور حاضر رہیں گے ۔ مگر جیسے ہی جلسہ ختم ہوا مطار کی اطلاع آگئی کہ جہاز ایک گھنٹہ قبل جائے گا آپ حضرات عجلت کرکے ۳ بجے تک پہنچ جائیں۔ اس لئے رخصتی فاتحہ بجید عجلت سے پڑھی گئی سیدنا بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عید الضحیٰ کے دن وصال فرمایا ۔ ارکان وفد جہاز کے وقت سے کچھ پہلے مطار آگئے ۔ جہاز ٹھیک ۴ بجے شام کو روانہ ہوکر ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر طاشقند پہنچ گیا مطار پر چند ذمہ دار حضرات و علما موجود تھے ۔ مطار سے سیدھے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ پر آئے ۔ راستے میں نورانی میاں کو بخار آگیا ۔ ادھر جناب سید عبد المنعم عددی صاحب بھی علیل ہو رہے ہیں وہ بڑے بد پرہیز واقع ہوئے ہیں ۔ شدید کھانسی میں ٹھنڈے میوے ان کے لئے نقصان دہ ہیں مگر وہ احتراز نہیں کرتے ۔ آج انہیں گھبراہٹ کا شدید دورہ ہو رہا ہے بار بار کہہ رہے ہیں مولانا! بدایونی ہمیں کراچی واپس کر دیجئے نہیں تو ہم مرجائیں گے ۔ یا خود اپنے آپ کو مار ڈالیں گے ۔ بہرحال آتے ہی ڈاکٹر کا انتظام کیا ۔ طبیعتیں تمام ارکان ہی کی خراب ہو رہی ہیں ۔ ہمیں بھی بخار و نزلہ کی تحریک کئی دن سے ستا رہی ہے سینے پر کھانسی کی زیادتی کے باعث خاصا ورم آگیا ہے ۔ نماز مغرب سے قبل دو ڈاکٹر آئے جنہوں نے انجکشن لگائے دوائیں دیں ۔ بعد مغرب دوسرا ڈاکٹر آیا اس نے ہمارے اور نورانی میاں کی پشت پر شیشے کے گلاس لگائے یہ روسی ڈاکٹروں نے یہ نئے قسم کا علاج نکالا ہے گلاس ۱۵ منٹ تک کافی تکلیف دیتے رہے۔

Marfat.com

تاشقند میں نماز عیدالضحیٰ سے قبل حضرت علامہ بدایونی کی تقریر

Marfat.com

Marfat.com

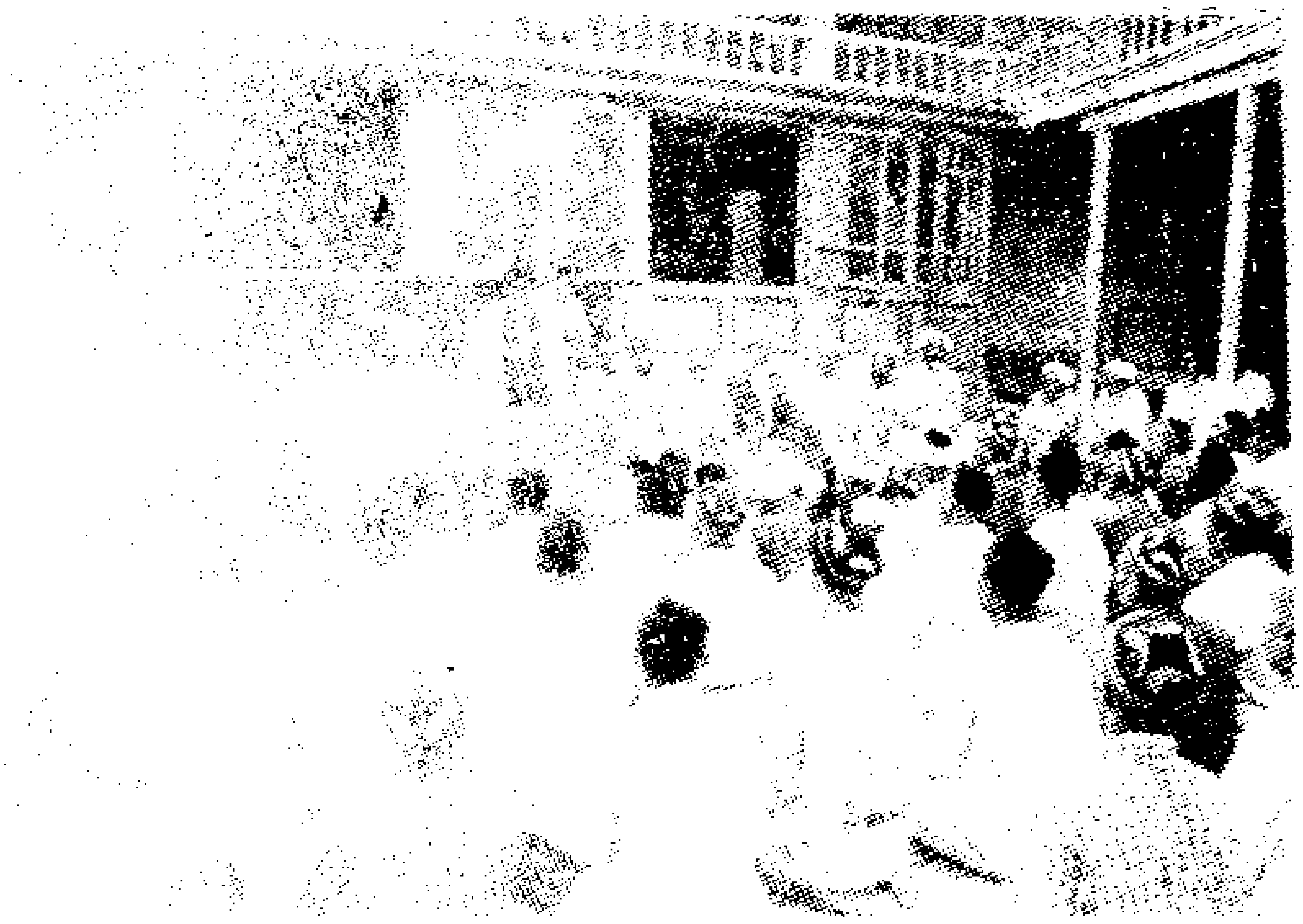

حضرت علامہ بدایونی کی نماز [illegible]
موقعہ پر دوسری تاریخی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

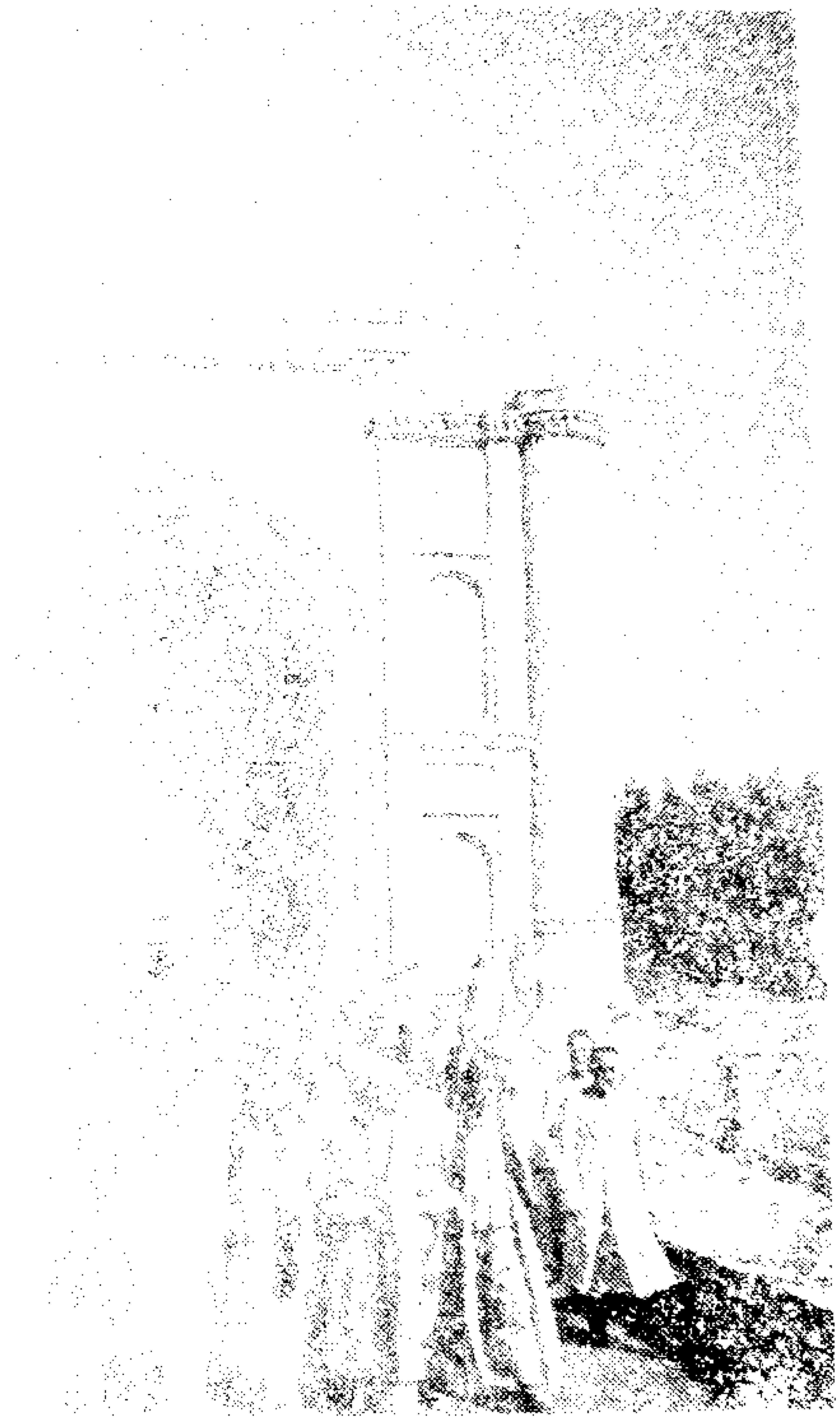

نماز عیدالضحیٰ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

مگر فاسد جراثیم اور درد وغیرہ کو کھینچ لیتے ہیں ایک گھنٹہ تک معالجات کا سلسلہ جاری رہا بعد عشا کھانا کھایا۔ کھانے میں طے پایا کل عید الضحیٰ کی تقریر تیار کر دی جائے تاکہ وہ ریڈیو سے نشر ہو سکے اور اخبارات بھی شائع کر سکیں۔ چنانچہ ۱۱ بجے شب سے لیکر ۲ بجے رات تک خطبہ تیار کیا۔ نیز نائب وزیر اعظم جناب میرزا محمود صاحب اور وزیر خارجہ عبد الغنی سلطان صاحب کی ملاقات کے لئے ضروری نوٹ تیار کئے اسی وقت خطبے کا ازبکی زبان میں نبی جان صاحب مترجم نے ترجمہ کر لیا۔

۸ جولائی نماز عید الضحیٰ

نماز فجر مدرسہ کی چھوٹی مسجد میں ادا کی۔ [illegible] وظائف سے فارغ ہو کر غسل کر کے [illegible] سات بجے سے قبل تیار ہو گئے۔ نورانی میاں صاحب کو رات بخار [illegible] میں جا کر مزاج پرسی کی۔ تمام صحن اور مدرسہ کی بڑی مسجد کا [illegible] ہو گیا ہے حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب عید کی نماز پڑھانے [illegible] تشریف لے آئے ارکان وفد کو ہمراہ لے کر مدرسہ کی [illegible] سامنے تھا سڑکیں لبریز ہو چکی تھیں [illegible] ایک حصے میں ہمارے لئے منبر بچھایا گیا ہے۔ اولاً حضرت مولانا [illegible] نے ہمارا تعارف کرایا۔ مجمع نے ہمارے کھڑے ہو [illegible] میں وفد کا استقبال کیا۔ ہم نے حمد و ثنا کے بعد [illegible] دوران تقریر میں ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے جاتے [illegible] ازبکستان کے مسلمانوں کا بہت جذبات محبت [illegible] ہیں۔ ہماری تقریر کے اختتام پر میاں نبی جان صاحب [illegible] کا ترجمہ سنایا جس کے ہر جملے پر حاضرین نے [illegible] مولانا ضیاء الدین صاحب نے ایک خاص انداز میں شکریہ ادا فرمایا [illegible]

Marfat.com

اندرونی حصے میں لائے گئے جہاں پہنچکر چند مسائل عید الضحیٰ بیان کئے گئے ہم نے نماز عید الضحیٰ پڑھاکر عربی خطبہ دیا۔

اختتام خطبہ پر مجمع کا ہر فرد مصافحہ ومعانقہ کے لئے مضطرب تھا مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب ہماری علالت وکمزوری کے باعث پریشان تھے مگر ہم نے عرض کر دیا کہ ان پرجوش بھائیوں کی محبت ومودت ہمیں عزیز تر ہے منبر پر بیٹھکر سب سے مصافحے ہوتے رہے۔ ایک گھنٹے میں بمشکل مسلمانان تاشقند سے ملاقاتیں ختم کر کے ناشتے کے کمرے میں داخل ہو کر ناشتہ کیا۔

وزراء سے ملاقاتیں آج نائب وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ سے اہم ملاقاتوں کے لئے جانا تھا اس لئے بعجلت تیاریاں کی گئیں۔ موٹروں میں ارکان وفد سوار ہو کر نائب وزیر اعظم کے مکان پر گئے۔ دروازے پر سکریٹری صاحبان موجود تھے۔ منزلیں طے کر کے بالائی حصے پر پہنچے۔ خود وزراء نے ہمارا استقبال کیا۔ سامنے کے رُخ پر نائب وزیر اعظم ان کی برابر وزیر خارجہ نائب وزیر اعظم کی برابر ہماری نشست اور اس کے بعد ارکان وفد علی الترتیب بٹھائے گئے۔ نائب وزیر اعظم نے قائد وفد سے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے عید کی مبارکباد دی پھر ازبکستان میں وفد کے ورود کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ممدوح نے اپنی بسیط تقریر میں ازبکستان کے ۴۰ سالہ حالات حکومت کی مسلسل کوششوں اور تحریکات کا خلاصہ پیش فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ آپ حضرات نے ہمارے ان حصوں میں جو کچھ ملاحظہ فرمایا اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

قائد وفد نے کہا مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کا یہ وفد حضرت مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کی دعوت پر ۳۰ جون کو تاشقند پہنچا اس وقت سے لے کر آج تک ہم نے تاشقند وسمرقند کی اکثر وبیشتر مساجد ومقابر کا معائنہ کیا۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پبلک جلسوں میں تقریریں کیں مسلمانوں سے آزادانہ طور پر ہماری ملاقاتیں ہوئیں۔ ہمیں انتہائی خوشی ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں اخوت اسلامی کا جذبہ ہے انھوں نے انتہائی محبت کے ساتھ ہماری تواضع کی ہم نے یہاں کے عام و خاص مسلمانوں کی زندگیوں کا پورے غور و فکر کے ساتھ معائنہ کیا۔ اس میں شک نہیں کہ تاشقند و سمرقند کے مسلمان عبادت اور فریضۂ نماز کی ادائیگی میں آزاد ہیں اور ان پر فریضۂ عبادت کی ادائیگی میں پابندیاں نہیں۔ ادارہ دینیہ مولانا قاضی ضیاءالدین صاحب کی قیادت میں قابل قدر کام کر رہا ہے۔ لیکن ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مسلمانوں کے لئے مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے آپ کے یہاں کی حکومت نے نصاب تعلیم میں مذہبیات کی تعلیم کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا بلکہ اس کی اساس و بنیاد مارکس کے لادینی نظریات پر رکھی گئی ہے جو ایک ایسی قوم جس کی دنیا و دین کا ہر ایک گوشہ مذہب سے وابستہ ہو اس کے دینی تعلیم سے محروم کر دینا اس کے حال و مستقبل کے لئے مضر ثابت ہوگا [illegible] میں غور کرنا چاہیے اگر یہاں کے مسلمان اپنی مساجد میں مدارس دینیہ قائم کریں تو آپ کو ان کی حمایت کرنی چاہیے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل دین اسلام سے وابستہ رہے۔

ہم نے اپنے دورے کے اندر اس بات کو [illegible] عوام کی خوشحالی اور ان کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے کی انتہائی کوشش [illegible] ہے لیکن دیہات و قصبات میں ہم جہاں گئے وہاں یہ بات [illegible] کہ جس طرح شہر میں رہنے والوں کے لئے بہترین [illegible] مکانات کا اہتمام ہے دیہات والوں کے نہ مکانات ہی اچھے [illegible] کی سڑکیں بہتر ہیں نہ صفائی کا کافی اہتمام ہے۔

نائب وزیرِ اعظم صاحب نے ہر دو سوالات پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہاں کا نصاب مارکس کے نظریات پر چل رہا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا احساس ہے۔ ہم اسے بخوشی پسند کریں گے کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں مدارس دینیہ کھولیں ہم ان کی مالی اعانت کرنے کیلئے تیار ہیں۔

۲۔ ہماری حکومت دیہاتی اشخاص کی زندگی کے معیار کو جس طرح بلند کرنے کی کوششیں کر رہی ہے اسی طرح وہ انہیں ہر قسم کا آرام پہنچانا چاہتی ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کے لئے بہترین مکانات بنانے۔ سڑکیں ٹھیک کرنے۔ پانی کے معقول انتظامات کی چند اسکیمیں زیرِ غور ہیں اُن پر جلد ہی عمل ہوگا۔ ان مسائل کے علاوہ اور بھی دوسرے مسائل پر مذاکرات رہے یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی وزرائے کرام نے وفد کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ اس قسم کے وفود سے روس اور پاکستان کے تعلقات و روابط مضبوط ہوں گے۔

مسئلہ کشمیر دورانِ گفتگو میں مسئلہ کشمیر بھی زیرِ بحث آگیا۔ وزراء نے فرمایا بلاشبہ ہم بہت مشتاق ہیں کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے۔ اس وقت آپ نے جو نظریات پیش کئے ہم متعلقہ ذمہ دار حکام اعلیٰ کی خدمت میں (جن کا ہماری مرکزی حکومت سے تعلق ہے) پیش کر دیں گے۔ بہتر ہوگا کہ فریقین آپس کی مفاہمت سے مسئلہ کا تصفیہ کر لیں۔

دورانِ بحث میں یہ مسئلہ بھی آگیا کہ جب ازبکستان و تاجکستان آزاد حکومتیں ہیں اور ان کے اندر وزیرِ خارجہ بھی مقرر ہے تو آپ پاکستان وغیرہ میں اپنے سفیر کیوں مقرر نہیں کرتے۔ وزیرِ خارجہ نے فرمایا کہ اگر آپ کی حکومت چاہتی ہے تو ہم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ قائد وفد نے کہا کہ آپ ماسکو میں سفیرِ پاکستان سے اس بارے میں گفتگو فرمائیں۔ کیونکہ ارکان وفد سفراء کے تقرر کا مسئلہ حکومت

Marfat.com

کی طرف سے پیش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ آپ کے مستقبل کے لئے اُسے مفید سمجھ رہے ہیں ہمیں کسی سیاسی مسئلہ میں ذاتی طور پر گارنٹی کرنے کا استحقاق نہیں ہاں ہم اپنی حکومت کو بوقت مراجعت سارے حالات کی خبر کریں گے۔

یہ ملاقات نہایت آزادی سے دوستانہ فضا میں ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی اور [illegible] و معانقے پر ختم ہوئی۔

ارکان وفد نے سمرقند میں حسب ذیل مساجد کا معائنہ کیا۔ [illegible] ادا کیں تقاریر کی گئیں۔

(۱) جامع مسجد خواجہ زردمراد یہاں حضرت مولانا [illegible]
(۲) " " خواجہ احرار ولی " مولانا قاری [illegible] سمرقندی۔
(۳) " " حضرت سیدنا امام بخاری " مولانا [illegible]
(۴) " " عبدی درون " مولانا [illegible]
(۵) " " عبدی بیرون " مولانا [illegible]
(۶) " " حضرت قثم ابن عباس " مولانا عبد [illegible]

یہ تمام مسجدیں آباد ہیں [illegible] کی اکثریت ہے وہی پنجوقتہ نمازوں میں [illegible] نظیف رہتی ہیں ادارہ دینیہ نے کافی اچھے انتظامات [illegible]

ارکان وفد سمرقند کے وزیر [illegible] بعد سیدھے اسٹالن آباد کے لئے ہوائی اڈے [illegible]

۹ جولائی ۱۹۵۷ء
اسٹالن آباد کا سفر

[illegible]

اسٹالن آباد پہنچ گیا۔ جہاں علما و مشائخ کی کثیر تعداد نے ہمارا استقبال کیا۔ مصافحے و معانقے ہوئے اسٹالن آباد کا پہلا نام دوشنبہ تھا۔ بعد میں اسٹالن کے نام پر اس کا نام تبدیل کیا گیا۔ پہلے یہ شہر امیر بخارا کے تابع تھا۔ یہ تاجکستان کا دارالخلافہ ہے اس صوبہ میں ۱۵ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ خاص شہر اسٹالن آباد کی آبادی ۲½ لاکھ ہے۔ شہر میں بڑی بڑی مسجدیں ہیں جن میں پنجوقتہ۔ جمعہ عیدین کی نماز یں ہوتی ہیں۔

دوسری مسجدیں اور مسجدیں بھی ہیں مطار سے سیدھے ہوٹل لائے گئے اگرچہ یہاں کا ہوٹل بمقابلہ طاشقند کے چھوٹا ہے مگر پھر بھی کافی آرام دہ ہے۔ ہاتھ دھو کر کھانا کھایا۔ نماز ظہر ادا کی۔ معلوم ہوا کہ آج شام کو ۷ بجے جامع مسجد چلنا ہے جہاں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد ایک پبلک میٹنگ کو خطاب کرنا ہے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے ہمراہ ½ ۶ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر جامع مسجد پہنچے۔ تقریباً دو صد علما و مشائخ نے وفد کا استقبال فرمایا اور انتہائی محبت و عقیدت کے ساتھ معانقہ ہوا۔

مسجد کے صحن میں مسلمانوں کی کافی تعداد مجتمع تھی۔ پہلے نماز مغرب ادا کی گئی۔ بعد ازاں تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد کا تعارف کرایا۔ حضرات علمائے نے عربی زبان میں متعدد سپاسنامے پیش فرمائے قائد وفد نے اخوت اسلامی پر ایک موثر تقریر کی۔ بنی جان صاحب نے تقریر کا ترجمہ کیا ترجمہ سننے کے بعد مجمع نے احسنت و مرحبا کا شور بلند کیا۔ علمائے کرام نے ابتداءً اس شہر کی تاریخی حالت اور علمائے کرام کی خدمات دینی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مسجد ۱۰۰ سال پہلے بنائی گئی تھی کچھ نئے حصے بعد میں تعمیر ہوئے۔

Marfat.com

اسٹالن آباد پر ہوائی جہاز سے اترتے ہوئے کا منظر

Marfat.com

علمائے کرام کی جانب سے وفد کے اعزاز میں دعوتِ چائے دی گئی۔

آج دوپہر سے کھانسی اور ضیق النفس کا شدید دورہ ہو رہا ہے مگر ایسی حالت میں کام پورے کرنا پڑے۔ ہوٹل آکر جب تکلیف میں زیادتی ہوئی تو ڈاکٹر بلایا گیا اس نے طاشقند کی طرح انجکشن وغیرہ لگائے۔ رات میں قدرے سکون رہا۔

استالن آباد کی تفریح گاہ

۱۰ جولائی کی صبح کو ناشتے کے بعد خاص خاص تفریح گاہیں، باغات، کتب خانہ کے معائنہ کا پروگرام تجویز تھا۔ اس لئے ارکان وفد سب سے پہلے ایک عام تفریح گاہ پر لائے گئے۔ یہاں تقریباً ایک میل لمبی جھیل ہے جس میں بہت سی لانچیں تفریح کرنے والوں کو سیر کرانی ہیں۔ ہمارے لئے ایک لانچ پہلے سے تجویز کی جا چکی تھی۔ بڑا پر لطف منظر تھا تمام ارکان وفد لانچ میں سوار ہو گئے اور جھیل کے متعدد چکر لگائے۔

استالن باغ

شہر والوں کے لئے ایک طویل و عریض باغ بنایا گیا ہے جو صرف تین سال میں تیار ہوا ہے۔

علامہ شیخ صدرالدین عینی کی [illegible]

علامہ شیخ صدرالدین عینی اپنے وقت کے بڑے فاضل اور جید عالم و محقق تھے تمام علوم کی تکمیل کی یہ اپنے زمانے کے چوٹی کے عالموں میں سے تھے علم ادب و شعر میں اچھی نظر رکھتے تھے آپ کا کلام سامعین کو محو استغراق کر دیتا [illegible] حیثیت کافی اونچی تھی یہاں پہنچ کر آپ کی [illegible] کا معائنہ کیا۔

کتب خانہ فردوسی کا معائنہ

استالن آباد میں کتب خانہ فردوسی کے نام سے ایک شاندار کتب خانہ قائم ہے جس میں اندازاً [illegible] ہزار

Marfat.com

کتابیں تھیں فی الوقت ۱ لاکھ سے زیادہ کتابیں موجود ہیں دو ہزار کے قریب مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ہے۔

مولانا جامی کے قلم کا ایک بڑا دیوان۔ یوسف زلیخا۔ مثنوی۔ فردوسی۔ مرزا عبد القادر بیدل۔ مجموعۂ اذکار عرفی شیرازی۔ علی شیر نوائی کے عقائد۔ قرآن کریم کے پرانے نسخہ جات موجود ہیں۔ کتبخانہ کے منیجر نے دیر تک مختلف کتابوں پر اپنا تبصرہ کیا ہم نے اُن سے کہا کہ آپ کو چاہیئے کہ اپنے یہاں کے ازبکی شعراء و علماء متقدمین کے حالات قلمبند کرائیں ان کے گرانقدر کلام کو منظرِ عام پر لائیں۔ کیونکہ علی شیر نوائی علامہ شیخ صدرالدین جیسے افراد کے حالات کا دنیا کو بہت کم علم ہے۔ اسی طرح نادر و نایاب قلمی نسخہ جات کو حالیہ زمانہ کے مطابق شائع کرنے کا انتظام کریں کتبخانوں میں ان نوادرات کا محض پڑے رہنا کچھ بے معنی سا ہے۔

منیجر صاحب کو کتبخانہ کے متعلق ہی علم تھا وہ ہمارے مشوروں کا کوئی معقول جواب نہ دے سکے تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم لوگ کتابخانے میں رہے۔ آخر میں مطالعہ کنندگان کے ہال کمرے کو دیکھا جہاں مطالعہ کرنے والوں کی ایک معقول تعداد موجود تھی۔ یہاں سے ابوالحسن رودکی کا باغ دیکھنے گئے۔

زراعتی فارم کا معائنہ

فردوسی کتبخانہ سے ارکان وفد زراعتی فارم دیکھنے آئے اس فارم کا نام لینن فارم ہے جو شہر سے کئی میل باہر واقع ہے۔ ایک چھوٹے سے دفتر میں لائے گئے جہاں کے منتظم اعلیٰ نے ہم سب کا دروازہ پر استقبال کیا فارم کے حالات بیان کرنا شروع کیے۔

یہ فارم ۱۹۳۰ء میں قائم ہوا اس وقت ۴۱۵ ہیکٹر آراضی سے کام شروع کیا گیا فی الوقت ۹۸۰۰ ہیکٹر آراضی اس فارم کے ماتحت ہے۔ پہلے ۱۵۴ خاندان اس فارم میں کام کرتے تھے اور اب ۱۲۷۰ خاندانوں کا تعلق ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

اس فارم میں ۱۲۰۷ ہیکٹر کپاس اور ۵۰۰ دوسری اشیاء جو مویشیوں کیلئے درکار ہوتی ہیں. تیار کیجاتی ہیں۔ ۱۰۰۱۰ ہیکٹر گندم اور دوسرا غلہ پیدا ہوتا ہے۔

بھیڑیں	۷۵۰۰
گائیں	۱۶۰۰
دودھ دینے والی گائیں	۳۱۵

ایک سال میں ہر ایک گائے ۱½ سو سیر دودھ عام طور پر دیتی تھی لیکن مشین کے ذریعہ ۱۰۵۰ سیر دودھ نکلتا ہے۔ اس فارم میں تمام کام مشینوں سے کیا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں سارے کام ہاتھوں سے کئے جاتے تھے لیکن اب تمام کام ہیڑے سے لیا جاتا ہے۔

کپاس کی تمام پیداوار حکومت لیتی ہے اور غلہ محنت کے مطابق کاشتکاروں کو دیا جاتا ہے۔ کپاس کے بالعوض حکومت روپیہ اور گندم کاشتکاروں کو دیتی ہے۔ یہ فارم زیادہ تر کپاس تیار کرتی ہے۔ یہاں کی ضرورتوں کے لئے غلہ [illegible] حکومت دوسرے صوبوں سے لیتی ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے یہ علاقہ [illegible] کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ خاص طور پر کپاس کی پیداوار کے لئے آب و ہوا [illegible] زمین سب سے زیادہ موافق ہیں۔

حکومت پانچ سالہ پلان تجویز کرنے والی ہے کہ یہاں اور کیا کیا [illegible] پیدا کیجا سکتی ہیں۔ حکومت نے ایک عام مجلس مقرر کر دی ہے جس [illegible] وغیرہ کے سارے مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ جب یہ مجلس [illegible] کرتی ہے تو پھر اسے عوام کے سامنے [illegible]

فارم میں مشینوں سے کام کرنے والوں [illegible] کام کرنے والوں [illegible]

زیادہ تنخواہ دیجاتی ہے۔ جو ماہ بماہ ادا کیجاتی ہے سال کے آخر میں کاشتکاروں کو بونس بھی دیا جاتا ہے۔ کاشتکاروں کے عام حالات اچھے ہیں۔ ان کا معیار زندگی اوسط درجہ کا قائم ہوگیا ہے لیکن کاشتکاروں کے مکانات اور گاؤں میں جانے آنے والی سڑکیں زیادہ تر خام ہیں۔

کاشتکاروں وغیرہ میں بھی امتیازات نظر آتے ہیں۔ حکومتِ روس نے اپنے نظام میں عملاً مساوات قائم نہیں کی بلکہ امتیازات اور فرقِ مراتب کو محنت کرنے والے کی محنت پر منحصر کیا ہے یعنی ایک شخص جس قدر محنت زائد کرے گا اتنا ہی اپنا حصہ حاصل کرے گا۔

ارکانِ وفد نے مختلف قسم کے سوالات مہتمم صاحب سے کیے بعد میں فارم سے متعلق کچھ شعبہ جات کا معائنہ بھی کیا بحالاتِ موجودہ اس علاقے میں ایسے ۹ فارم قائم ہیں۔

حضرت سیدنا یعقوب چرخی رح کے مزار شریف پر حاضری

فارم کا معائنہ کرنے کے بعد ارکان وفد حضرت سیدنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے آپ غزنین سے یہاں تشریف لائے رشد و ہدایت تبلیغ دین کا آغاز فرمایا تھوڑے ہی دنوں میں عام و خاص آپ کی طرف رجوع کرنے لگے آپ نے خلق خدا کی گرانقدر خدمات انجام دیں آپ کے در دولت پر جو آتا وہ مالا مال ہوکر واپس ہوتا دیر تک ارکان وفد مزار شریف پر حاضر رہے سب نے معمولات ادا کیے اس مزار شریف پر بڑا سکونِ قلب حاصل ہوا پاکستان و ہندوستان کے اعزہ و اخوان جس قدر یاد آئے سب کیلئے نام بنام دعائیں کیں۔

جلسہ فاتحہ اور ایصالِ ثواب کے بعد مسجد میں جلسہ عام ہوا جس میں مسلمانوں کی کافی تعداد شریک تھی۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام

Marfat.com

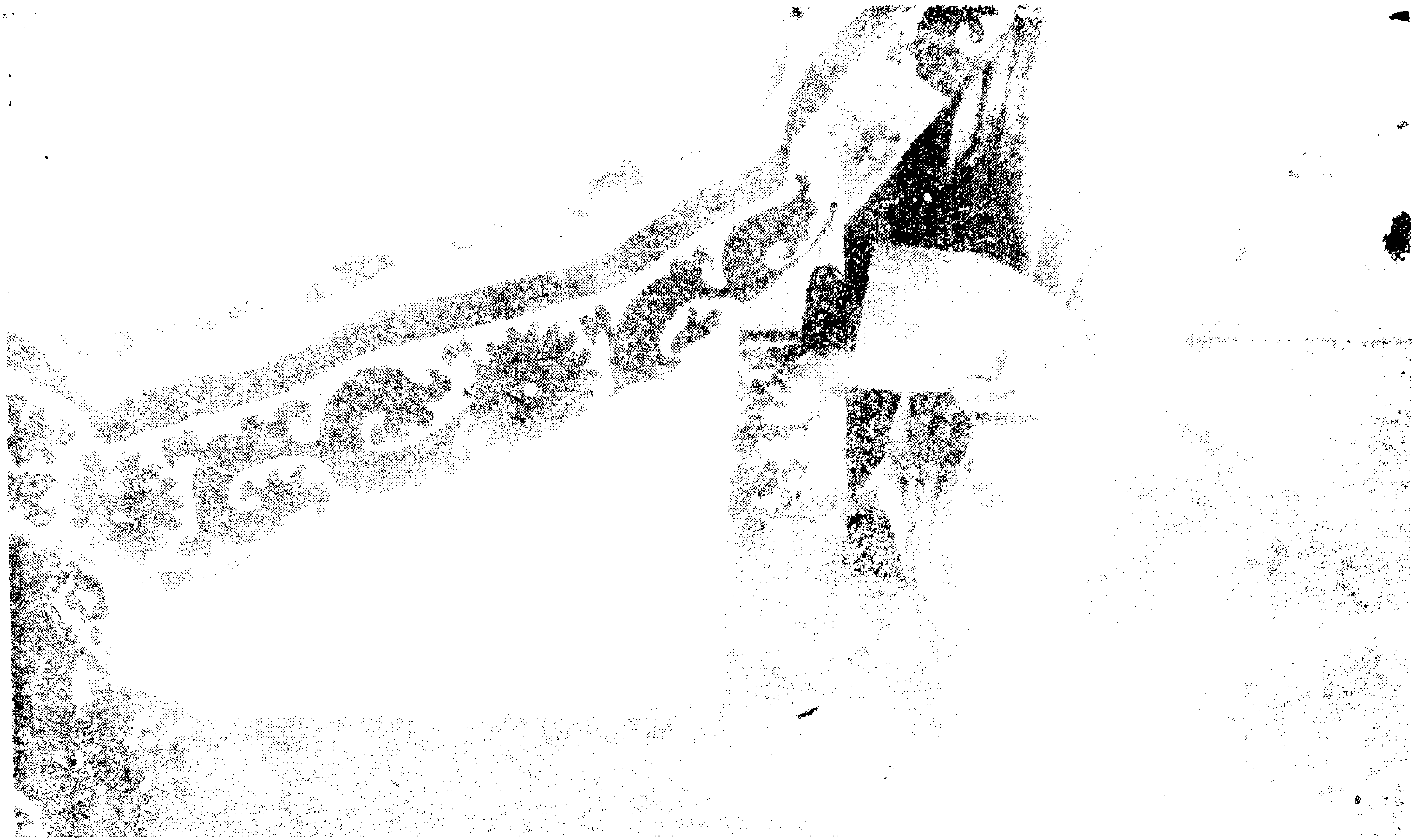

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نے ابتداءً مصافحے معانقے کیے۔ مولانا نورانی میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز کیا اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے ارکانِ وفد کا تعارف کرایا مولانا قاری حافظ دوران نے ارکان وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش فرمایا۔ قائد وفد نے ۲۵ منٹ تقریر کی از بکی زبان میں ترجمہ کیا گیا جس سے مجمع بہت محظوظ ہوا۔ آخر میں قائد وفد نے حضرت خطیب صاحب کی خدمت میں قرآن کریم اور دیگر تحائف پیش کیے۔ امام صاحب نے ارکان وفد اور پاکستان کے حق میں [illegible] دعائیں پیش فرمائیں۔ کلام پاک پر جلسہ برخواست ہوا عوام سے [illegible] ملاقات اور مصافحے ہوئے۔ ارکان وفد کو سارا مجمع اپنی [illegible] کر رہا تھا۔ قائد وفد نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

مسجد گولڈن کا معائنہ

حضرت سیدنا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] سے گولڈن مسجد کے معائنہ کے لیے [illegible]

یہاں ایک نئی مسجد اور [illegible] میں [illegible]

جمیل سے [illegible] مکمل ہوگئی [illegible] پلاسٹر باقی ہے تقریباً [illegible]

نماز پڑھ سکتے ہیں [illegible] صاحب [illegible]

ہم نے امام صاحب کو قرآن شریف [illegible] بھی [illegible]

مولانا ضیاء الدین صاحب نے تقریر فرمائی [illegible]

آباد میں مسجد کے ساتھ [illegible]

آج ہماری طبیعت [illegible] ہے کہ یہاں ہر جگہ [illegible]

معمولات و عادات اور محبت کی وجہ سے انکار کرنا [illegible]

کھانا پڑتا ہے اہلیان مسجد نے بھی جلسے کے بعد دعوت [illegible]

کے باعث ہم واپس ہونا چاہتے تھے۔ مگر قاضی صاحب نے فرمایا یہاں سے

Marfat.com

قصبے کے سردار جناب محی الدین ابن حسن صاحب نے اپنے مکان پر وفد کی دعوت کا اہتمام کرلیا ہے اور وہ حضرات بہت دیر سے ہمارے انتظار میں ہیں چار دناچار محی الدین ابن حسن صاحب کے یہاں وفد کے ارکان پہنچے ناشتہ کئے ہوئے چند منٹ گذرے تھے کہ دوسرا ناشتہ سامنے آگیا وہ تو کہئے کہ یہاں کا پانی اس قدر نفیس ہے کہ تمام غذائیں جلد ہضم ہوجاتی ہیں۔

پریس کے لئے بیان

آج پریس کے نمائندگان نے ہم سے انٹرویو لیا ہم نے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے مساجد کی جو کیفیت د[illegible] مسلمانوں کے جن حالات کا معائنہ کیا اس پر اپنے خیالات قلمبند کرادیئے اس بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ ان علاقہ جات کی مساجد میں عبادت و نماز کی کوئی روک ٹوک نہیں مسجدوں میں آزادی اور بہت اچھی حالت میں ہیں۔

وزیر اعظم جناب نذر شاہ صاحب سے ملاقات

آج کافی چکروں کے باعث طبیعتیں مضمحل تھیں لگر قاضی صاحب نے فرمایا وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کا وقت پارلیمنٹ ہاؤس میں پونے آٹھ بجے طے ہوچکا ہے باوجود انتہائی کسل کے پارلیمنٹ ہاؤس لائے گئے۔ موٹر کے اندر آتے آتے خاص خاص عنوانات کا خاکہ بنالیا گیا۔

پارلیمنٹ کے دروازہ پر وزیر اعظم کے سکریٹری صاحب استقبال کے موجود تھے اوپر کی عمارت میں لیجائے گئے۔ وزیر اعظم نے ملاقاتی کمرے کے در پر قائد وفد اور ارکان کا استقبال کیا۔ ارکان وفد اپنی اپنی معینہ سیٹوں پر بٹھا دیے گئے۔ وزیر اعظم نے قائد وفد سے سب کی مزاج پرسی کی اور وفد کی آمد کا شکر ادا کرنے کے بعد گذشتہ تین سال کی جدوجہد پر روشنی ڈالی حالات کا ایک جامع خ[illegible]

Marfat.com

پیش فرمایا۔

ہم نے ان کی تقریر کا ۸ منٹ میں مناسب جواب دیا اور رابطہ باہمی اخوت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کی حالیہ ترقیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے گذشتہ ۹ سال میں تجارتی و اقتصادی اعتبار سے الحمد للہ کافی ترقی کی ہے اور اس کا زندہ قوموں میں شمار ہو رہا ہے اگرچہ مسئلہ کشمیر نے پاکستان کی راہ میں بڑی دشواریاں پیدا کر دی ہیں مگر وہ الحمد للہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ [illegible] آپ حضرات کا اولین فریضہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اچھی طرح سمجھیں [illegible] کے اہم نکات وزیر اعظم صاحب کے ذہن نشین کئے [illegible] ہوئے۔ ہماری تقریر کے بعد جناب راغب احسن صاحب نے [illegible] نظریات پیش کئے۔ تقریباً یہ ملاقات ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔

آخر میں وزیر اعظم نے قائد وفد کی خدمات اور کوششوں کا شکریہ ادا [illegible] مصافحہ کیا۔

جامع مسجد شاہ منصور کا معائنہ

وزیر اعظم کی ملاقات کے بعد [illegible] مسجد شاہ منصور [illegible] جلسہ عام کی شرکت کے لئے لائے گئے۔

یہ مسجد ایک شاندار اور وسیع رقبہ [illegible] حسن و جمال قابل تعریف ہے۔ یہاں کئی ہزار نفوس کا جلسہ [illegible]

نماز کے بعد تلاوت کلام پاک سے جلسہ عام [illegible] ابن موسیٰ کب نے سپاسنامہ پیش فرمایا۔ اور ایک [illegible] نظم وفد کی تعریف میں پڑھی۔

حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب نے ارکان وفد کا تعارف کراتے ہوئے قائد وفد

سے تقریر کی خواہش ظاہر فرمائی۔ قائد وفد نے باوجود طبیعت کی خرابی کے نصف گھنٹے تک تقریر فرمائی جس میں اتحاد اسلامی، نماز کی پابندی، نوجوانوں کو تعلیم دین کے انتظام پر زور دیتے ہوئے اپیل کی کہ آپ حضرات ہر جگہ اپنی اپنی مسجدوں میں شبینہ مدارس جاری کریں تاکہ آپ کی نئی نسل دین سے وابستہ رہے ماں، باپ اپنی اولاد کو احکام دین سے باخبر کریں۔ اس جلسے میں پریس کے نمائندگان بھی شریک تھے۔ جلسے کے بعد دعوت طعام ہوئی اور ۱۱ بجے شب کے ارکان وفد واپس ہو سکے۔

اسٹالن آباد کی مساجد کا معائنہ

ارکان وفد نے حسب ذیل مساجد کا معائنہ کیا۔

(۱) جامع مسجد حضرت یعقوب کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام قاری دوران ابن عبداللہ جان و شیخ عثمان جان ملا ابن رحیم جان

(۲) جامع مسجد حاجی یعقوب — امام عبداللہ خان ابن نعمان خان امنگانی

(۳) جامع شاہ منصور — 〃 ملا عبدالرشید ابن موسیٰ بیگ لخوندی

(۴) جامع کوکلتاش — 〃 علی قاری ابن محمد جان اخوندی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ کا معائنہ اور ایک شاندار دعوت

ارجونکی کیا اور وقت ناشتہ سے فارغ ہو کر اسٹالن آباد کے قائد جناب مولانا عبدالرحیم صاحب کے مدرسہ کے معائنہ کے لئے گئے۔ مولانا ایک جامع عالم ہیں اور ماشاء اللہ تاجکستان کے صوبہ میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ عربی بولتے ہیں یہاں کی مسجد بھی شاہی وسیع ہے اور مدرسہ بھی اچھے پیمانہ پر چل رہا ہے۔ مسجد مدرسہ دیکھتے ہوئے آپ کے مکان پر لائے گئے جہاں تقریباً ۵ علماء مشائخ تشریف فرما تھے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نے قائد وفد اور ارکان وفد کی

Marfat.com

ان کوششوں کو جو وہ پاکستانی اور روس کے مسلمانوں کے مابین تعلقات کے
قیام کی فرما رہے ہیں خراج تحسین پیش کیا آخر میں فرمایا کہ ہماری حکومت امن عالم
چاہتی ہے اس کی آرزو یہی ہے کہ دنیا میں ہر جگہ امن قائم ہو۔

قائد وفد نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اور ایک ایسے
دین سے وابستہ ہیں جس سے بڑھ کر کوئی دوسرا مذہب امن سلامتی کی وہ تعلیم
پیش نہیں کرتا جو اس نے پیش کی ہے مملکت پاکستان کا قیام الحمدللہ پر امن کوششوں
سے عمل میں آیا پاکستان ابتداء سے لیکر اس وقت تک امن کا داعی ہے خدا کا شکر
ہے کہ ہماری حکومت کے طول و عرض میں جو اقلیتیں آباد ہیں ہمارا ملک ان کی
کامل طور پر حفاظت کر رہا ہے اور آئندہ بھی وہ اپنی اسی پالیسی پر گامزن
رہیگا۔ البتہ وہ حکومتیں جن کا نظام ہمارے مقابلے میں [illegible]
اور جن کا دنیا کے اندر بڑی قوموں میں شمار [illegible]
اپنے عمل و کردار سے پر امن رہیں [illegible]
دوسروں کو بھی زندہ رہنے دیں [illegible]
ملک حملہ آور ہو تو اسے ایسا کرنے سے [illegible]
میں اتحاد و اخوت کا پیغام لایا [illegible]
اب تک کام کرتے چلے آرہے ہیں جب [illegible]
یہی ایک اصول ہمارے پیش نظر رہے [illegible]
کو زیادہ سے زیادہ مضبوط فرمائے [illegible]
ہمارے نزدیک آپ کا سب سے بڑا فریضہ [illegible]
مساجد مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام کے احکام سے [illegible]

تقریباً تین گھنٹے تک یہ جلسہ جاری رہا۔

Marfat.com

آخر میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے قائد وفد اور ارکان وفد کی خدمت میں جُبّے وغیرہ پیش کئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

یہیں سے ارکان وفد ۶ بجے مطار واپس آگئے اور اسی وقت روانہ ہو کر شام ۵ بجے طاشقند پہنچ گئے اور مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ میں آکر قیام کیا نماز عصر مدرسہ کی مسجد میں ادا کی۔

۱۰ جولائی ۵۶ء
ادارۂ دینیہ کی طرف سے رخصتی پارٹی

آج ۱۰ جولائی ۵۶ء کو بعد مغرب ادارۂ دینیہ مدرسہ کی عمارت میں ایک شاندار رخصتی پارٹی کا انتظام کیا گیا مغرب کے بعد ۲۰۰ کے قریب علماء و مشائخ اس پارٹی کے لئے مدعو تھے تمام علماء و مشائخ اپنی اپنی نشستوں پر متمکن ہو گئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ نے قائد وفد کی ان تمام کوششوں پر جو آپ نے وفد کے قائد کی حیثیت سے طاشقند و سمرقند استالین آباد میں فرمائیں انپر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے نہ صرف ہمارے حالات کا معائنہ و مشاہدہ فرمایا بلکہ ہمارے اندر اسلامی روح بیدار کر دی۔ پاکستان کے مسائل سے ہمیں واقف کیا مسلمانان پاکستان سے ہمارے تعلقات کو مستحکم کر دیا۔ ہمارے ملک کے رہنے والوں کے قلوب میں آپ کی محبت و عظمت کا نقش قائم ہو گیا ہے آپ نے تحریک نماز، آبادی مساجد نوجوانوں کو اسلامی تعلیم دیئے جانے کے متعلق ہمیں مشورے ہی نہیں دیئے بلکہ اس بارے میں ہمارے وزراء کو متفق کر دیا یہ وہ جلی خدمات ہیں جن کو عرصہ دراز تک ہم یاد رکھیں گے ہم آپ کو آپکے رفقائے کار کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ وطن واپس جا کر ہم سب کی طرف سے سلام محبت پیش فرما دیں۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

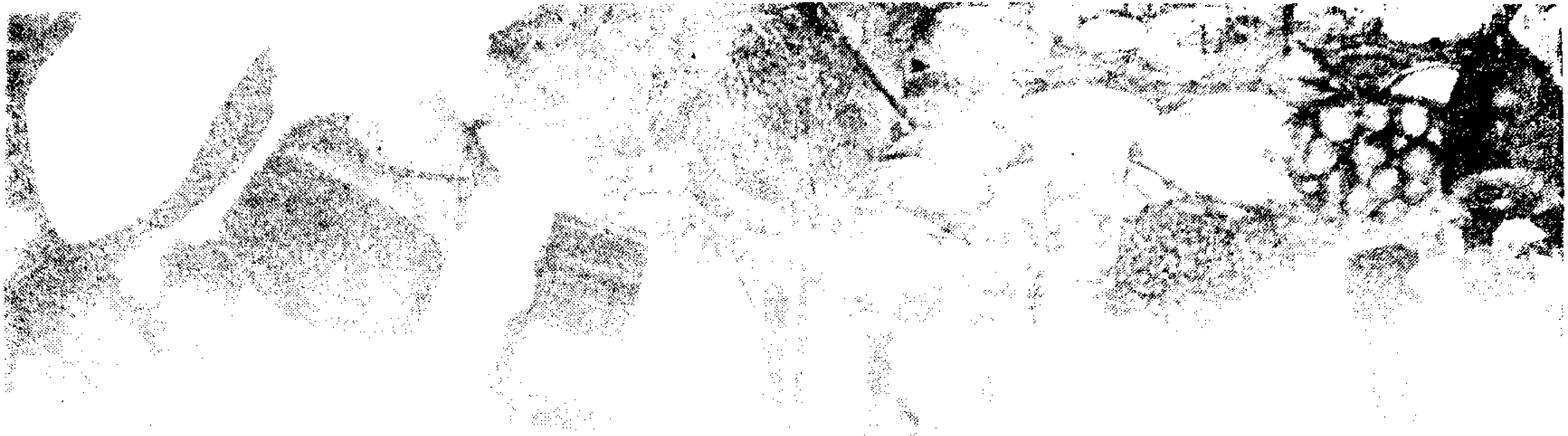

Marfat.com

Marfat.com

خدا کرے کہ مستقبل قریب میں پھر اور کوئی وقت آئے کہ آپ ہمارے علاقہ جات میں تشریف لاکر ہمیں اپنے خیالات و نصائح سے مستفید فرمائیں۔

قائدِ وفد کی جوابی تقریر

قائدِ وفد نے حسب ذیل تقریر کی۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

امابعد!

برادرانِ عزیز! حضرت علامہ قاضی ضیاء الدین صاحب ادارہ دینیہ نے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے وفد کے متعلق جو الفاظ فرمائے ہیں بحیثیت صدر جمعیۃ اور قائدِ وفد اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب حقیقتاً مستحقِ شکریہ ہیں کہ انہوں نے ہم کو مدعو کر کے عاشقند و سمرقند، استالن آباد اور روسی مسلمانوں سے ٹوٹے ہوئے تعلقاتِ اسلامی کو ازسرِ نو زندہ کیا۔ نیز پاکستان اور حکومتِ روسیہ بھی اپنی جگہ خراجِ تحسین کی مستحق ہیں کہ انہوں نے ہمارے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

ہم نے آپ کے علاقوں کے مسلمانوں میں الحمدللہ عبادت، و نماز کا حد سے زیادہ جوش پایا۔ آپ کی مسجدیں آباد ہیں جن میں بوڑھوں کی تعداد زائد ہوتی ہے۔ مگر نوجوان پنجوقتہ نمازوں میں کم نظر آتے ہیں جیسا کہ متعدد جلسوں میں عرض کر چکا ہوں کہ ادارہ دینیہ اپنی تمام تر کوششیں شبینہ مدارس کھولنے پر صرف کرے۔ اس صورت میں جبکہ وزیر تعلیم نے بھی ہماری تحریک کو منظور فرما لیا ہے تو آپ پوری محنت کے ساتھ شبینہ مدارس کی تحریک پر عمل فرمائیے تاکہ آپ کی نسل دینیات سے باخبر ہو کر اسلام پر قائم رہے۔

ہم اس امر سے بیحد خوش ہیں کہ یہاں کے مسلمانوں میں نیز حکومت روسیہ

کے عمال اور ذمہ دار افراد کے قلوب میں پاکستان سے محبت و مودت کا جذبہ موجود ہے۔ میری اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ پاکستان اور مسلمانان روس کے روابط زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں۔ آپ حضرات نے وفد کا ہر جگہ جس گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا اور جس پرتکلف طریقے سے ہماری میزبانی فرمائی ہم عرصہ تک اس کی یاد اپنے دلوں میں باقی رکھیں گے۔ اور پاکستان پہنچکر آپ کے یہاں کے حالات کو تفصیل سے بیان کریں گے۔

مجھے مسرت ہے کہ بخارا اور طاشقند میں عربی دار العلوم موجود ہیں لیکن ضرورت اس کی ہے کہ آپ کے علاقوں میں ہر جگہ علوم عربیہ کی درسگاہیں کھولی جائیں۔ میری رائے ہے کہ اس قسم کے وفود کا تبادلہ دونوں ملکوں کے رشتوں کو مضبوط کردے گا۔ آئندہ اگر ایسے وفود آتے رہے تو ان کے نتائج شاندار برآمد ہوں گے۔ خدا ہماری اور آپ کی دوستی کو اور زیادہ مستحکم فرمائے۔

جناب راغب احسن صاحب نے بھی اس جلسے سے خطاب کیا۔ حالات بیان کرنے کے بعد افسوس ہے کہ وہ اپنے مطلب سے ہٹ گئے اور تقریر طویل ہونے کے ساتھ ساتھ تعقل و تدبر سے یکسر خالی تھی وہ محرر ہیں مگر مقرر نہیں۔

زاں بعد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارۂ دینیہ کیجانب سے ایک پرتکلف دعوت دی گئی۔ آخر میں ارکان وفد کو جبّے وغیرہ پہنائے گئے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اختتام پر تاشقندی علماء سے معانقہ و مصافحہ ہوا۔ یہ آخری جلسہ ایک تاریخی قسم کا جلسہ تھا۔

طاشقند ریڈیو سے قائد وفد کی تقریر

طاشقند ریڈیو کا کئی روز سے اصرار تھا کہ ہم مراجعت سے قبل اپنا ایک بیان ریڈیو سے نشر کریں۔ چنانچہ ہم نے ۱۰ جولائی کو حسب ذیل بیان نشر کیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرانِ گرامی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں سب سے پہلے صمیم قلب کے ساتھ اپنی اور ارکانِ وفد کی جانب سے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے وفد کو مدعو کیا تاکہ ایک کو دوسرے سے تعارف اور باہمی اخوت و محبت میں زیادتی ہو۔

حضرات! دنیا اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے کہ پاکستانی [illegible] کے دلوں میں دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ محبت کا ایک جذبہ پایا جاتا ہے [illegible] جو اسلامی احکام و فرامین کا نتیجہ ہے اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے [illegible] کالے، امیر و غریب، آقا و محکوم، تاجدار و غلام کے باہمی امتیازات ختم کیے [illegible] نیز دنیا کے مسلمانوں کو اخوت کی ایک لڑی میں منسلک کر دیا [illegible] کمزور تو ہو سکتا ہے مگر منقطع نہیں ہو سکتا۔

ہم نے ۳۰ جون سے اس وقت تک تاشقند و سمرقند [illegible] بکثرت مسجدوں خانقاہوں کو دیکھا۔ عوام کے ساتھ نماز پڑھی [illegible] میں ایک ساتھ بیٹھے اُٹھے۔ انہیں آزادی کے ساتھ [illegible] کا پیام دیا۔ ہم نے یہاں کے مسلمانوں میں اسلامی جذبہ پایا [illegible] دیکھا۔ ہمیں اب تک یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم پاکستانی بھائیوں سے [illegible] یا سمرقند و تاشقند کے مسلمانوں سے [illegible] مسلمان کافی تعداد میں جمع ہوتے ہیں [illegible] میں بعض بعض جگہ دینی مدرسے [illegible] مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت [illegible]

Marfat.com

میری دلی دعا ہے کہ یہ ادارہ مسلمانوں کی تادیر خدمات انجام دے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل علمی، فنی، صنعتی، حرفتی علوم کے ساتھ مذہب کی نعمتِ عظیمہ سے مالا مال ہو۔

حضرات! اگرچہ ہمارے ملک پاکستان کو بنے ہوئے صرف نو سال ہوئے ہیں مگر وہ زندگی کے تمام شعبوں میں مسلسل ترقی کرتا جا رہا ہے اس کی صنعت و حرفت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اس کی بعض مصنوعات ایسی ہیں جو دنیا کے ہر حصے میں پہنچ رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ پاکستان و روس کے مابین تجارتی تعلقات قائم ہوں تاکہ دونوں ملک باہمی تعاون کے ساتھ ساتھ ترقی کر سکیں۔

برادرانِ عزیز! ہم مساجد و مقابر خانقاہوں کے معائنہ کی وجہ سے آپ یہاں کے کارخانوں کا زیادہ حد تک معائنہ نہ کر سکے لیکن جس قدر بھی ہم دیکھ سکے یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ کا ملک تجارتی و صنعتی اعتبار سے بیش از بیش کام کر رہا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ آپ کا ملک امن و سکون کے ساتھ اپنا کام کرتا رہے تاکہ زیادہ ترقی کر سکے۔ ہم آج ہی اسٹالن آباد سے واپس آئے اور کل صبح ماسکو جا رہے ہیں میں آخر میں ریڈیو کے ذریعے تمام باشندگان کو پیامِ محبت پیش کرتا ہوں اور عید الضحٰی کی مبارکباد دیتا ہوں۔

طاشقند سے ماسکو واپسی

آج کے جلسہ کے بعد ہم سب کو ۲ بجے شب ماسکو جانا ہے اس لئے تمام ارکان اپنے اپنے کمروں میں سامان ٹھیک کیا۔ طاشقند سے ماسکو کا راستہ عام ہوائی جہازوں سے ۱۳ گھنٹے کا ہے مگر ہمیں وہ جیٹ طیارہ جس میں دو ہزار میل فی گھنٹہ ۸ سو میل کی مسافت طے کر کے صرف ۴ گھنٹے میں ماسکو پہنچا دے گا۔ چنانچہ شب کے سب سامان موٹر میں رکھ دیا گیا۔ ہم لوگ پونے دو بجے ادارہ دینیہ سے روانہ ہو کر ۲ بجے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔ ۴۰-۳۰ علماء و مطاء

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کرنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب، مخدوم صاحب بخاری ہمراہ جا رہے ہیں۔ علمائے کرام سے بغلگیر ہو کر ہوائی جہاز میں سوار ہوگئے۔ ۲ بجے یہ جہاز تاشقند سے روانہ ہو کر ۱/۲ ۹ بجے صبح ۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء کو ماسکو ایرپورٹ پہنچ گیا۔

ماسکو ایرپورٹ پر استقبال

۱۱ جولائی ۶۵ء

دروازہ کھلتے ہی ہم لوگ نیچے اُترے تو صدر ادارہ دینیہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب و حضرت مولانا محمد صادق صاحب و دیگر علماء، اور محکمہ تشریفات و استقبال کے چند ذمہ دار محترم افراد نے ہمارا استقبال کیا۔ اترتے ہی معلوم ہوا کہ ایرپورٹ پر منجانب ادارہ دینیہ [illegible] دیا جائے گا۔ حضرت مفتی صاحب ماسکو و خطیب صاحب تقریر فرمائیں گے ہمیں جوابی تقریر کرنا ہے اگرچہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری تھی لیکن پروگرام کے مطابق چلنا ضروری ہے۔

پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب نے بعد ازاں مولانا محمد صادق صاحب نے تقریریں فرمائیں جس میں جمعیۃ علمائے پاکستان کو مبارکباد دی گئی کہ آپ نے اپنا وفد روسی علاقہ جات میں بھیج کر مسلمانوں کے روابط دینی کو مضبوط کرنے کی اعلیٰ [illegible] تحریک شروع کی ہے جس کا ہم استقبال کرتے ہیں ہم سب کی خواہش ہے کہ پاکستانی اور روسی مسلمانوں کے مابین دینی رشتہ مضبوط ہونا چاہئے۔

قائد وفد نے ان تقریروں کا مختصر جواب دیا۔ یہ تقریریں [illegible] نشر کی گئیں۔ مطار سے شہر ماسکو تقریباً [illegible] استالن ہوٹل لائے گئے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر [illegible] کمرے ملے اپنے کمروں میں آرام کرکے کھانا کھایا۔ ظہر [illegible]

Marfat.com

ماسکو | ماسکو روس کا مرکزی دارالخلافہ اور یورپین علاقہ ہے۔ ہم نے جس قدر کام کیا وہ مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ تھا۔ ماسکو میں کل ۳½ ہزار مسلمان آباد ہیں صرف ایک مسجد ہے۔ طاشقند وسمرقند، اسٹالن آباد میں مسلمان اکثریت میں ہیں اس لئے ان کا اسلامی تمدن اور مذہبی ثقافت وغیرہ سب زندہ ہیں۔ ماسکو روس کا مرکزی مقام ہے جہاں سے بالشویزم، سوشلزم، کمیونزم کی تحریکات چلیں یہیں سے بیٹھ کر پورے ملک پر روس حکومت کر رہا ہے۔ روسی حکومت نے مارکس و لینن کے نظریات پر سارا نظام بنا رکھا اور اسی پر وہ اپنے ملک کو عرصہ سے چلا رہی ہے ہمیں ان کے اکثر و بیشتر نظریات سے اختلافات رہے ہیں۔ خاص طور پر خدا اور مذہب سے انکار ان تمام امور کے باوجود یہ ماننا پڑتا ہے کہ گزشتہ بیس سال میں روسی زعماء کی سیاسیات اور نظریات میں بین فرق ہوتا جا رہا ہے لینن و اسٹالن نے اپنے زمانہ میں یقیناً مسلمانوں پر شدید مظالم کئے لیکن وہ دور گذر گیا فی الوقت روس مسلمانوں کے قلوب کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے اس لئے اس نے مسلم ریاستوں میں خاص طور پر مسلمانوں کی تہذیب و کلچر عبادات و فرائض کی ادائیگی میں آزادی دے رکھی ہے۔ ماسکو و لینن گراڈ میں بھی جو مسجدیں کھلی ہوئی ہیں ان میں نماز و عبادت کا فریضہ ادا کیا جاتا

یہاں عیسائیوں کے چرچ کافی تھے جو تقریباً سب کے سب حکومت نے آثار قدیمہ کے تحت لے رکھے ہیں۔ چند چرچوں میں عیسائی اپنی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن ماسکو جیسے شہر اور یورپین علاقے میں ہمیں کافی احتیاط سے کام کرنا پڑے گا۔

ہم اس علاقے میں یہ توقع کیوں کریں کہ یہاں مسلمانوں کو اتنی آزادی ہو جیسے کہ طاشقند و سمرقند میں حاصل ہے۔ پھر بھی یہاں کے حالات سابق کے مقا

Marfat.com

یں کافی بدل گئے ہیں۔ یہاں صرف ایک مسجد ہے جس میں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ ہم نے ماسکو اور لینن گراڈ میں کام کرنے کا ایک خاص پروگرام مرتب کر لیا ہے جس کے ماتحت کام کریں گے۔ شہر ماسکو ایک وسیع و عریض شہر ہے سڑکیں کافی بڑی اور صاف ہیں۔ ٹیکسیاں۔ موٹریں۔ بسیں، ٹرامیں چلتی ہیں جن کا نظام بہت اچھا ہے۔ یہاں کی تاریخی چیزیں کافی دیکھنا ہیں وقت اگرچہ کم ہے پھر بھی جو کچھ دیکھ سکیں گے دیکھیں گے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات

ہم نے ماسکو آتے ہی جناب [illegible] سفیر پاکستان کو فون کر دیا تھا کہ ہم [illegible] شام کو [illegible] چنانچہ قبل عصر ملاقات کے لئے سفیر [illegible] پہنچے [illegible] والے کمرے میں آ گئے ہم نے پوری تفصیل کے ساتھ [illegible] خلاصہ بیان کیا وفد کے [illegible] مقامات پر جو خاص طریقہ کار [illegible] بھی زیادہ احتیاط سے کام کرنا پڑے گا [illegible] فرق ہے۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ [illegible] بعد سفارت خانہ کی جانب سے وفد کے [illegible] قبولیت کا اظہار کیا۔

قبل مغرب ہوٹل واپس آ گئے نماز [illegible] دیکھنے گئے۔

ماسکو کی زیر زمین ریلوے لائن

[illegible] صاحب و حضرت مخدوم صاحب و جناب [illegible] الدین صاحب [illegible]

Marfat.com

پلیٹ فارم پر آگئے یہ ریلوے لائن تقریباً ۲۵ میل کی ہے پہلا پلیٹ فارم کافی خوبصورت ہے۔ تھوڑا راستہ طے کرکے برقی زینے میں داخل ہو گئے۔ یہ برقی زینہ تقریباً ۲۰۰ گز لمبا ہے جو اوپر سے ریلوے لائن کے پلیٹ فارم تک مسافروں کو لاتا لیجاتا ہے۔ تقریباً ۵ منٹ میں ہم لوگ اس زینے سے نیچے آگئے۔ ریل کا پلیٹ فارم انتہائی حسین ہے جس کا نام فرزند ہے پلیٹ فارموں کی کافی تزیین کی گئی ہے۔

چند منٹ میں ریل آگئی جس کی گاڑیاں بہت خوبصورت ہیں اس ٹرین کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ کے قریب ہے۔ ہر پلیٹ فارم دوسرے سے مختلف حیثیت کا بنایا گیا ہے۔ تین اسٹیشنوں کا سفر کیا۔ وقت کی کمی کے باعث بقیہ اسٹیشن چھوڑ دیئے اور سیدھے ہوٹل واپس آئے۔ عشاء پڑھکر کھانا کھا کر آرام کیا۔

وزیر دینیات سے ملاقات آج ۱۲ر جولائی کو وزیر دینیات سے ملاقات طے ہو چکی تھی بمعیت حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب مولانا محمد صالح صاحب وحضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ارکان وفد کو لے کر وزیر دینیات کے بنگلے پر پہنچے جہاں خود وزیر صاحب نے دروازہ پر وفد کا استقبال کیا ہم سے مخاطب ہو کر خیریت مزاج دریافت کی اور ماسکو میں وفد کی آمد پر مبارکباد دی پھر مشاہداتِ سفر پر گفتگو ہوئی کافی دیر تک بہت سے مسائل زیر بحث آئے ملاقات دوستی ومحبت کی فضا میں اچھی رہی۔

ہم نے اپنی تقریر میں کہا کہ آپ کی وزارت کے احکام کی بنا پر تاشقند سمرقند، اسٹالن آباد میں ادارۂ دینیہ مساجد مقابر، مزارات اولیاء اللہ کے انتظامات اچھی طرح کر رہی ہے۔ ان حلقوں اور علاقوں کے مسلمان خوشحال ومطمئن ہیں مذہبی عبادات میں انہیں مساجد کے اندر آزادی ہے۔ شادی بیاہ کی رسوم میں بھی مسلمان الحمدللہ اپنے مذہبی احکام کے مطابق آزاد ہیں البتہ

جناب مسٹر بدزین وزیر [illegible]
بدایونی [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

ارکان وفد [illegible]

Marfat.com

مسلمان نوجوان مذہبی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اچھی حالت میں نہیں ہیں اس لئے تاشقند وغیرہ کے وزرائے تعلیم وغیرہ سے اس چیز کو منظور کرا لیا ہے کہ مسجدوں میں دینی تعلیم کا انتظام مسلمان جاری کریں تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

ہم ان علاقوں کے مسلمانوں کی مہمان نوازیوں اور اخلاص و محبت کا حال دیکھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ہماری دعا ہے کہ پاکستان اور روس کے علاقہ جات کے مسلمانوں کے تعلقات زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں اور [illegible] کے ساتھ اپنے مذہبی معمولات ادا کرتے رہیں۔

ہمیں معلوم ہوا کہ شہر ماسکو کی مسلم آبادی [illegible] لئے صرف ایک مسجد ہے اور اس میں صرف جمعہ ہوتا ہے [illegible] کم از کم دو اور مسجدیں ہونی چاہئیں تا کہ مسلمان اپنے [illegible] فریضہ عبادت ادا کر سکیں۔ نیز اس جامع مسجد میں پنجوقتہ نمازوں کی [illegible] چاہیئے۔ ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ [illegible] مسلمانوں کو فریضۂ حج اور حاضری حرمین الشریفین کی اجازت [illegible] ہر سال ایک اہم فریضہ پورا کر سکیں۔ وفد نے [illegible] الحمدللہ مسلمانوں نے اس تحریک کا کافی خیر مقدم کیا۔ ہماری دعا ہے [illegible] کے تعلقات خوشگوار رہوں۔

وزیر ادارہ دینیہ نے ترجمان کے ذریعہ ہماری تمام باتوں کا جواب دیا [illegible] پر غور و فکر کا وعدہ کیا آخر میں فرمایا شہر ماسکو کے تاریخی مقامات [illegible] نیز لینن گراڈ کی تاریخی مسجد کا معائنہ کریں نماز جمعہ [illegible] تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔

ماسکو یونیورسٹی | ہمیں اور ہمارے ارکان کو ماسکو یونیورسٹی دیکھنے کا کافی شوق تھا۔

چنانچہ تمام ارکان ماسکو یونیورسٹی دیکھنے گئے۔ یہ یونیورسٹی نہ صرف روسی یونین میں بلکہ دنیا بھر میں ایک بہترین علمی کارنامہ ہے۔ جس کی عمارت ۳۴ درجوں کی ہے یونیورسٹی کا ایریا ۳۲۰ ایکڑ ہے۔ یونیورسٹی میں ۲۳ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ۱۴ ہزار طالب علم بیک وقت دار الاقامہ میں رہتے ہیں۔ اعلیٰ ریسرچ کرنے والے ۷ طالب علم ہیں سائنس کی اعلیٰ تحقیقات کرنے والے ۱۸ سو طلبا ہیں۔ ہندوستان سے ۵ طالب علم لسانیات کی تعلیم پاتے ہیں نیپال سے ۲ طالب علم۔ چین سے ۵۰۰ انڈونیشیا سے ۱۰۔ مصر سے ۱۳ طلبا۔

یونیورسٹی میں اس قسم کے ۳ شعبے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک انسٹی ٹیوٹ بھی ہے۔ ۱۰ شعبے اس بلڈنگ میں ہیں۔ ۶ پرانی عمارتوں میں ہیں۔

سائنس، جغرافیہ، دینیات، کیمیا، علم اشیاء، فلسفہ، لسانیات، قانون حساب۔ اردو کی تعلیم کا بھی انتظام ہے جس کا اس سال سے آغاز ہوا ہے چار مسلمان پروفیسر اردو پڑھاتے ہیں مشرقی علوم میں ہر ایک علم کی زبان پڑھائی جاتی ہے تاریخ اقتصادیات زبان عربی کے بھی جدا جدا شعبے جاری ہیں۔ ۴۰ طالب علم عربی پڑھتے ہیں۔ فارسی کے ۲۰ طلبا۔ اسی طرح ازبکی ترکستانی زبانیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

سوویٹ یونین کی ۴۹ قومیں اس یونیورسٹی میں تعلیم پاتی ہیں اس یونیورسٹی میں نصف مرد اور نصف عورتیں پڑھتی ہیں معلمین میں ۴۰ فیصدی عورتیں ہیں۔ ۵۰۰ پروفیسر اور ۲½ ہزار دوسرے معلمین کام کرتے ہیں۔

یونیورسٹی کی اگرچہ تعطیل تھی مگر مسماۃ کزینہ اور ان کی دوسری اور سہیلی نے یونیورسٹی کے تمام حصے دکھائے اور ضروری معلومات ہمیں بتائیں۔ ۳۲ درجوں پر لفٹ کے ذریعہ چڑھ کر ہر ایک کمرے، عمارات لڑکوں کے رہنے پڑھنے کے لئے

Marfat.com

ماسکو کی جامع مسجد

Marfat.com

جامع مسجد ماسکو کا اندرونی منظر

Marfat.com

کے کمرے وغیرہ دیکھے ایک کمرے میں شہاب ثاقب کا کچھ حصہ دیکھا جو شرق اقصیٰ میں ٹوٹ کر گرا تھا۔ اس شہاب ثاقب کے ٹکڑے کا وزن ۵۰ سیر ہے اس قسم کے صدہا پتھر دوسرے کمروں میں دیکھے۔ ہر ایک کمرے میں دو لڑکے بڑے اطمینان سے رہتے ہیں کمرے نہایت صاف شفاف ہیں۔ تقریباً ۲ گھنٹے میں یونیورسٹی کے اکثر و بیشتر حصے کا معائنہ کیا گیا۔ نیچے والی سڑک کے سامنے بکثرت عمارتیں یونیورسٹی کے شعبہ جات کی بنی ہوئی ہیں۔ جہاں طلبا اپنی معلومات و تحقیقات میں اضافہ کرتے ہیں۔

۱۳ر جولائی ۷۰ء
خطیب صاحب کی طرف سے دعوت

حضرت مولانا محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد ماسکو نے اعلیٰ پیمانہ پر وفد کو دعوتِ طعام دی۔ آغاز سے قبل خطیب صاحب نے تقریر فرمائی ہم سے اس کا ترجمہ کیا ہمارے بعد تازستان کے قاضی تازون علی صاحب نے تقریر فرمائی جس میں انہوں نے فرمایا میں اپنے صوبہ تازستان کے مسلمانوں کی جانب سے وفد کا خیر مقدم کرتا ہوں ہمارے لیے یہ امر انتہائی مسرت کا ہے کہ پاکستانی علماء کے وفد سے ہمیں شرف نیاز حاصل ہوا ہماری خواہش تو یہ تھی کہ وفد ہمارے یہاں بھی جا کر ہمارے مسلمانوں سے ملتا۔ خدا وہ وقت لائے کہ وفد آئندہ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ کے بعد مفتی تازکستان نے تقریر فرمائی ان تقریروں میں پاکستانی اور روسی مسلمانوں کے درمیان روابط باہمی پر زور دیا گیا۔

قائد وفد نے آخر میں پھر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دنیا کے مسلمانوں سے اپنے تعلقات مستحکم کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے وہ روس کے مسلمانوں سے بھی اپنے تعلقات مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ سیاسی نظریات میں اختلافات ہونے کے باوجود اسلامی رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔

Marfat.com

آج کی تقریروں میں کئی جگہ امن کا تذکرہ کیا گیا پاکستان کی تاریخ سے باخبر افراد اچھی طرح یہ بات جانتے ہیں کہ پاکستان بغیر لڑائی اور فساد کے بنا پاکستان الحمدللہ اسلام کا حامل ہے۔ قرآن کریم اور اسلام سے بہتر امن کا اور کوئی حقیقی داعی نہیں ہو سکتا پاکستان نہ کسی ملک کی تباہی چاہتا ہے نہ وہ کسی پر دست ظلم دراز کرنے کی فکر میں ہے اس کا یہ قطعی خیال ہے کہ ہر آزاد قوم کی آزادی باقی رہے آجکل بڑی قومیں چھوٹی قوموں کو ختم کرنے کے درپے ہیں پاکستان اس پالیسی کو کسی وقت بھی صحیح نہیں سمجھتا۔ ہر آزاد قوم کی آزادی باقی رہے اور وہ دوسروں کی آزادی کے باقی رکھنے کی کوشش کرے۔

میں ماسکو کے حضرت خطیب صاحب کی ضیافت و مہمانداری کا خاص طور پہ شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے دوگونہ مسرت اس کی ہے کہ اس جلسے میں تاتاری احباب واخوان بھی ہمارے ساتھ ہیں اور ہم اُن کے خیالات سے بھی مستفید ہوئے خدا انہیں دولت اسلام سے مالامال رکھے اور مسلمان تاتار بھی اپنی قدیم مذہبی روایات کو باقی رکھیں یہ نمایندگان ہماری طرف سے برادران تاتار کو سلام محبت پہنچادیں افسوس کہ ہمارے پاس اب وقت نہیں رہا ورنہ ہم ان کے یہاں بھی حاضر ہوتے

لینن فارم کا معائنہ
۱۴ جولائی ۱۹۵۶ء

یہ فارم ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء کو لینن کی یاد میں قائم ہوا اس فارم میں ۲۰۲ خاندان رہتے ہیں جن میں ۲۴۰ عورتیں اور باقی ۱۶۰ امرد ہیں۔ اس فارم کو منجانب حکومت ۷۰۰ ہیکٹر زمین دی گئی ہے۔ اس زمین پر حسب ذیل اشیاء تیار ہوتی ہیں۔

آلو	۱۲۰ ہیکٹر
سبزیاں	۱۰۰ ہیکٹر
پھل اور باغ	125 ہیکٹر

مویشیوں کے لئے گھاس	۱۲۵	ہیکٹر
گھانس سال بھر کے لئے	۱۰۰	ہیکٹر
مکئی	۵۰	ہیکٹر
راستے باغات عمارتوں کے لئے	۸۰	"
گائیں	۱۲۰۰	
سور	۴۰۰	
مرغیاں	۴۰۰۰	
گھوڑے	۸۰	
ٹرک	۱۵	

ٹریکٹرس علیحدہ ہیں جو مرکز دیتا ہے یہ سامان مرکزی حکومت [illegible] معاہدہ دیتی ہے۔ معینہ پروگرام پر اگر سب کام ہو جائیں تو کاشتکاروں کو [illegible] دیا جاتا ہے اس فارم میں ایک کلب۔ ایک سنیما ہے [illegible] ہوتے ہیں ایک لائبریری بھی ہے جس میں دس ہزار کتابیں [illegible] زراعت سے متعلق ہیں۔ فارم میں ہر کام کرنے والے کو اخبار اور [illegible]

ہر ایک شخص کو کام اس کی صلاحیت پر دیا جاتا ہے کاموں کی تقسیم [illegible] کرتا ہے۔ اس فارم میں ہر رہنے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ حسب ذیل چیزوں [illegible] کر سکتا ہے ایک مکان جس میں ۳، ۴ افراد رہ سکتے ہیں۔ ہر ایک مکان میں ۴ [illegible] ہوتے ہیں ہر ایک گھر کے سامنے ۳ ہزار مربع گز زمین باغ کے لئے [illegible]

ایک گائے دودھ دینے والی اور دو گائیں کے بچے جب تک دودھ دینے کے قابل نہ ہو جائیں یہ تمام اشیاء کاشتکار کی ملکیت ہوتی ہیں

ہر ایک کام کرنے والے کاشتکار کو ۱۰ بھیڑیں دیجاتی اور شہد کی مکھیوں کے

Marfat.com

بکس دیئے جاتے ہیں ایک اسکول فارم کے ساتھ ہے جہاں کاشتکاروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ اس فارم میں ۵ ڈاکٹر بھی کام کرتے ہیں اس کارخانے میں عام طور پر سب عیسائی مذہب رکھنے والے ہیں جو ہر اتوار کو چرچ جاتے ہیں۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد صرف بوڑھے لوگوں کی ہے نوجوان بہت کم جاتے ہیں۔

فارم سنٹر کے لئے بھی غلہ رکھتا ہے۔ ہر ایک کاشتکار کو اس کی محنت کے عوض روپیہ اور اشیاء دی جاتی ہیں۔ باقی اشیاء حکومت کی تحویل میں چلی جاتی ہیں۔ تقریباً تہائی حصہ حکومت کو مل جاتا ہے۔ باقی پیداوار حکومت روپیہ دیکر خریدتی ہے۔ مثلاً اگر ایک سال میں آمدنی تین ملین ہو تو اس میں سے ۸ فیصد حکومت کو کرایہ دیا جاتا ہے اور ۸ فیصد کے حساب سے مویشی۔ مکانات، سامان کی حفاظت کے سلسلے میں ٹیکس لیا جاتا ہے۔

ماسکو عجائب خانہ ۱۵ر جولائی کو ارکان وفد ماسکو کا عجائب خانہ دیکھنے گئے یہ عجائب خانہ اٹھارویں صدی میں تعمیر کیا گیا۔

اس عجائب خانہ میں روسی بادشاہوں کے عجائبات ہیں سولہویں اور سترہویں صدی کی اعلیٰ قسم کی گھڑیاں شاہانہ لباس اور بیش قیمت تلواریں۔ نیزے، خنجر وغیرہ اس عجائب خانے میں موجود ہیں۔ حقیقتاً یہ عجائب خانہ زار روس اور دیگر شاہان روس کے چپے چپے کے قدیم ترین اشیاء و سامان کا نادر مجموعہ ہے۔ چونکہ انقلاب کے بعد چرچ بند کر دیئے گئے اس لیئے اُن کا سارا سامان عجائب خانہ میں لاکر اچھی ترتیب کے ساتھ محفوظ کر دیا گیا۔

اعلیٰ قسم کے سارے جواہرات شیشے کی الماریوں میں علیحدہ علیحدہ رکھ دیئے گئے ہیں جن کو شاہانِ روس استعمال کیا کرتے تھے۔ ۳ گھنٹے تک اس عجائب خانہ کو دیکھ کر واپس ہوئے۔

Marfat.com

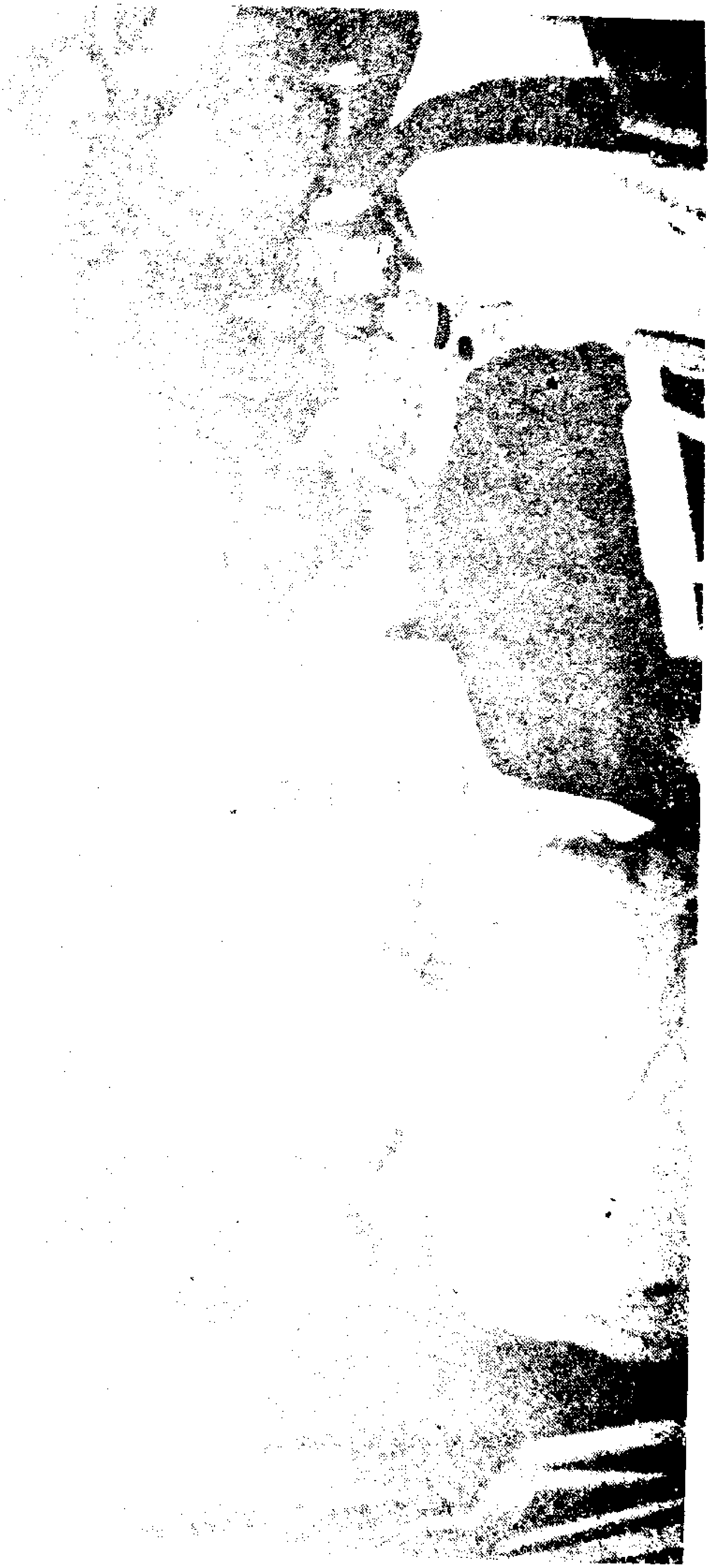

دعوت منجانب وزیر ادارہ دینیہ

عجائب خانہ دیکھنے کے بعد ارکان وفد ادارہ دینیہ کی طرف سے وفد کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں شریک ہوئے اس دعوت میں وزارت دینیہ کے اکثر و بیشتر عمال۔ علماء۔ پاکستان کے سفیر پریس رپورٹرس موجود تھے۔ حضرت مولانا مفتی اعظم مولانا محمد شاکر صاحب نے اپنی تقریر سے آغاز فرمایا جس میں ادارہ دینیہ کی وزارت کی طرف سے گرانقدر خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ متعدد تقریروں میں ظاہر کیا گیا کہ حکومت روس امن کی خواہاں ہے۔ ان تقریروں کے بعد قائد وفد نے اُن سب کا جواب دیتے ہوئے وزیر ادارہ دینیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہمارے دل آپ حضرات کی شاندار مہمان نوازیوں محبت کے جذبات سے متاثر ہیں۔ ہم آپ کے دار الخلافہ میں ان دنوں مقیم ہیں جو اپنی شہرت وسعت کے لحاظ سے ایک بہترین شہر ہے آپ کا ملک اپنی ترقیات و مصنوعات کے لحاظ سے دنیا کی سلطنتوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے ہمیں خوشی ہے کہ آپ کے قلوب میں پاکستان کی محبت موجود ہے اور آپ پاکستان کی دوستی کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔

وفد کے ارکان آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کے قلوب بھی آپ کے یہاں کی ترقیات سے بیحد متاثر ہیں اور وہ بھی روابط باہمی کے مؤید ہیں۔ مقام مسرت ہے کہ آج کی دعوت میں جناب مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان بھی تشریف رکھتے ہیں جو پورے تدبر کے ساتھ پاکستان اور روس کے تعلقات باہمی اتحاد کے قیام میں ساعی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ روابط زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں۔ آخر میں جام صحت تجویز ہوا۔

روانگی برائے لینن گراڈ:۔ اب تک ہر جگہ کا سفر ہوائی جہازوں سے ہوا۔

Marfat.com

طبیعت گھبرا گئی تھی اس لیئے طے پایا کہ لینن گراڈ کا سفر ٹرین سے کیا جائے اس لیئے ۱۶ جولائی ۷۵ء کو ماسکو ریلوے اسٹیشن آ گئے یہاں کی ریلوے گاڑیاں اندر سے خوبصورت ہیں باہر کا رنگ کچھ زیادہ بہتر نہیں - اندر فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں ضرورت کا سب سامان ترتیب سے جا ہوا ہے - ریڈیو سیٹ بھی لگے ہیں -

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب ہمارے ساتھ لینن گراڈ تشریف لانے والے تھے مگر ماسکو ٹھہر گئے - کیونکہ آج شہنشاہ افغانستان ماسکو پہنچ رہے ہیں - لیکن قاضی صاحب ہمیں ، اگلی شام کو لینن گراڈ میں طیارے سے پہنچ کر جا ملیں گے - ہمارے ہمراہ مفتی اعظم ماسکو لینن گراڈ جا رہے ہیں - دن میں کافی کام تھا اس لیئے نماز عشاء پڑھتے ہی اپنے اپنے ڈبوں میں سب نے آرام شروع کر دیا - ٹرین کافی تیز رفتاری سے چلی جا رہی ہے - کھانسی کی شدت کے باعث رات کو نیند بہت کم آئی -

لینن گراڈ پر میل ٹرین ۹ بجکر ۵ ۳ منٹ پر پہنچی - اسٹیشن بیحد خوبصورت بنایا گیا ہے - ہمارے ساتھ ۱۵ افراد شامل ہیں اسٹیشن پر حضرت الحاج مولانا عبدالباری صاحب خطیب جامع مسجد اور دیگر علماء نے ہمارا استقبال کیا - شہر خوبصورت ہے شہر کی کل آبادی ۳۰ لاکھ ہے جس میں ۳۰ ہزار مسلمان ہیں - اسٹیشن سے ہوٹل لائے گئے - منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کیا ناشتے کے بعد خاص خاص باغات کے معائنہ کے لیئے نکل گئے -

لینن گراڈ کا باغ :- اٹھارویں صدی کے شروع میں شہر پیٹربرگ کے آس پاس روسی بادشاہوں کے محل اور باغات بنانا شروع کیے گئے ہیں ۱۷۰۳ء میں پیٹر اول نے اس شہر کی بنیاد رکھی - تعمیری کام اٹھارہویں صدی میں شروع کیا گیا سب سے پہلے باغ بنایا گیا یہ باغ بحر بالٹک کے کنارے واقع ہے - اور راستہ میں بحر منجمد بھی بہہ رہا ہے - جہاں جگہ جگہ سونے کے بت لگے ہوئے ہیں - اس باغ میں دوسری عالمگیر لڑائی سے

Marfat.com

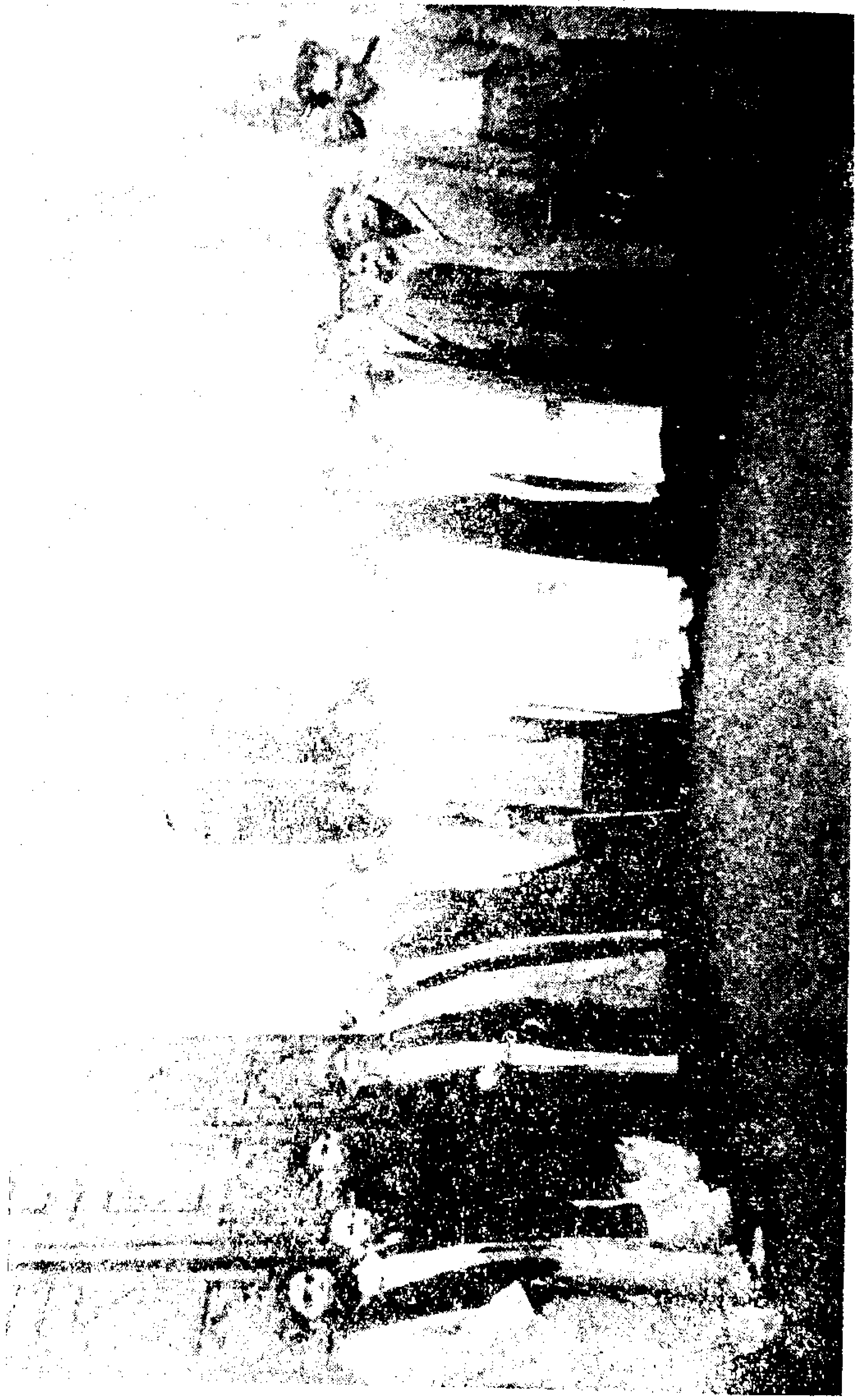

Marfat.com

پہلے ۸۸ فوارے قائم تھے ہٹلر کے سپاہیوں اور فوج نے سامنے کے بحری راستے سے اپنی فوجیں اتاریں اور شہر پہ زبردست حملہ کیا ۲ سال تک ہٹلر کے سپاہیوں نے قبضہ رکھا اس زمانہ میں اس باغ کے سارے جواہرات نکال لئے گئے تھے۔ از سرنو انھیں ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ ۱۲۹ فوارے اس وقت لگے ہوئے ہیں ان فواروں کا نام ثانی رُس ہے۔ شہر روم میں بھی اس قسم کے فوارے موجود ہیں۔

یہ باغ اپنی صنعت کے لحاظ سے محیر العقول یادگار ہے۔ ہر فوارے میں سے پانی نکلتا ہے سڑک سے اُترتے ہی نیچے کی سطح میں چھوٹی چھوٹی نہریں بنا دی گئی ہیں۔ ہر طرف سونے کے بُت لگے ہوئے ہیں۔ صحن میں جگہ جگہ فوارے چل رہے ہیں۔

پیٹر اول جہاں اپنے خاص خاص احباب اور مہمانوں کو لے کر بیٹھتا تھا وہاں مصنوعی درخت لگے ہوئے ہیں۔ ہر درخت میں پانی کا کنکشن قائم ہے جب وہاں بیٹھ جائے زمین اور درختوں سے پانی اُبلنے لگتا ہے یہیں پہ پیٹر اول کا بُت لگا ہوا ہے اس سے آگے پیٹر کی آرام گاہ ہے جہاں صدہا فوارے بہہ رہے ہیں۔ باغ میں صناعوں نے اپنا نام کاریگریاں ختم کردی ہیں اس مجازی حسن میں فنا کا سامان موجود ہے۔ نہ پیٹر اول باقی رہا نہ دوسرے پیٹروں کا نشان باقی ہے۔ بحر بالٹک کے کنارے پیٹر اول کا مکان بنا ہوا ہے۔ یہیں پیٹر اول یعنی پہلا زار) بیٹھکر دل بہلایا کرتا تھا۔ محل اور باغ کا رقبہ ۱۰۲ ہیکٹر ہے۔ ۲۴۰ فوارے محل کے نیچے بہتے ہیں۔ شرقی و غربی دونوں حصوں میں فوارے لگے ہوئے ہیں جن کا پانی سمندر میں جا کر گرتا ہے۔ چھٹی کے دن لینن گراد سے ۱۰ ہزار اشخاص اس باغ کی سیر کو چھوٹے جہاز میں چل کر آتے ہیں۔

سنہ ۱۷۱۴ء میں موسم سرما کے محل کی تعمیر ہوئی۔ زار اول کے زمانہ میں یہ محل چھوٹا تھا۔ بعد میں اسے بڑھایا گیا۔ اب حکومت روسیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس محل کو از سرنو بنایا گیا۔ اس محل و باغ کے دیکھنے میں کافی وقت صرف ہوگیا۔ سب تھک گئے تھے اس لئے واپسی

Marfat.com

ہوئی شام کے وقت شہر کا حصہ دیکھا۔ یہ شہر کافی سے زیادہ خوبصورت ہے سمندر سے چھوٹی چھوٹی نہریں شہر کے ہر حصّے میں نکالی گئی ہیں۔ شہر کے خاص خاص حصے دیکھ کر لینن گراڈ کا اسٹیڈیم دیکھنے گئے۔

لینن گراڈ کا اسٹیڈیم

یہ اسٹیڈیم تعمیری نقطۂ نظر سے بہترین صناعیوں کا نمونہ ہے۔ زمین سے ایک ہزار فٹ بلندی پہاڑ سے بنایا گیا ہے۔ جہاں سے سمندر اور شہر لینن گراڈ کا تمام حصہ نظر آتا ہے یہ اسٹیڈیم کافی بڑا ہے جس میں ایک لاکھ دس ہزار اشخاص کھیل دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں نماز عصر پڑھی۔ واپسی میں سمندر کے اُس حصّے پر آئے جہاں اُنیسویں صدی روسی جہاز اور ا دیکھا۔ آج تقریباً ۳۰ میل کا سفر جہاز سے کیا گیا اس وقت کئی ہزار مرد و عورت سمندر کے کنارے برہنہ ہو کر نہا رہے ہیں اور اپنی بے حیائی کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ واپسی پر مغرب پڑھ کر کھانا کھایا۔ کافی تھک گئے تھے اس لیے آرام کیا

ڈبل روٹی کے کارخانہ کا معائنہ

آج ۱۸ر جولائی ۵۷ء کو لینن گراڈ کی ڈبل روٹی کے کارخانہ کا معائنہ کیا۔ یہ فیکٹری کافی بڑی ہے۔ رات کو سات گھنٹے اس کے اندر کام ہوتا ہے اور دن میں ۸ گھنٹے۔ ۳۰۰ مزدور تمام شفٹوں میں کام کرتے ہیں۔ ایک مزدور کو کم از کم ۵۰۰ روبل تنخواہ ملتی ہے مزدوروں کو فیکٹری میں ہر قسم کی سہولتیں دی جاتی ہیں تعلیم و علاج مفت ہوتا تعطیل کے زمانہ میں مزدوروں کی ضروریات فیکٹری کی طرف سے پوری کی جاتی ہیں کافی دیر تک معائنہ کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر دریائے نیوا پر آئے۔ جہاز میں سوار ہو کر سمندر دیکھا۔ آج تقریباً سمندر کے معائنہ میں نصف دن پورا گذر گیا۔ واپس میں ہوٹل آ کر کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر قدرے آرام کیا۔

لینن گراڈ کی تاریخی مسجد میں نماز جمعہ

آج ۱۹ر جولائی کو ناشتہ کے بعد سب

Marfat.com

Marfat.com

لینن گراڈ کی تاریخی جامع مسجد میں خطیب [illegible]
جواب دے رہے ہیں

Marfat.com

پہلے یہاں کا عظیم الشان پریس دیکھا پریس اپنی کارکردگی اور مشینوں کے لحاظ سے بہترین پریس ہے۔ کافی حصے میں پریس کے مختلف شعبہ جات ہیں۔ ۱۲ بجے تک ان کا معائنہ کر کے سیدھے جامع مسجد آئے یہ جامع مسجد روس کی مسجدوں میں سب سے زیادہ بڑی اور حسین و جمیل مسجد ہے میر بخارا کی تحریک پر اسٹالن کے زمانہ میں بنائی گئی تھی۔ مسجد کا طرز تعمیر ملتان کی قدیم عمارتوں اور جامع مسجد شمسی بدایوں سے ملتا جلتا ہے ہزاروں مسلمانوں کے نماز کی گنجائش ہے۔ بڑی عالی شان عمارت ہے اوپر کے حصے میں عورتوں کے لئے شہ نشین بنی ہوئی ہیں جن میں پردے کے لئے خوبصورت جالیاں ہیں ان میں عورتیں آکر نماز پڑھتی ہیں۔ جامع مسجد میں عورتوں اور مردوں کا کافی انتظام اور پورا پورا اسلامی جوش موجود تھا الحاج مولانا عبد الباری ایک نیاز خطیب ہیں جو یہاں بہت اچھا کام کرتے ہیں کافی سمجھدار ہوشیار ہیں۔ زبان میں اچھی طرح باتیں کر لیتے ہیں جب مجمع کثیر تعداد میں جمع ہو گیا تو مولانا عبد الباری صاحب نے وفد کا اچھے الفاظ میں تعارف کرایا ان کی تقریر کے بعد حضرت مولانا مفتی [illegible] صاحب مفتی اسکول نے [illegible] دین کے قیام پر مفصل تقریر فرمائی [illegible] لی گئی۔ مجمع اچھے قسم کا تھا تقریر کا عنوان مجمع کی مناسبت سے بہتر [illegible] تقریر کو بہت اچھا سمجھا گیا۔ ہماری طرف سے خطیب صاحب کی [illegible] درست [illegible] پیش کئے گئے حاضرین کافی متاثر ہوئے۔ خطیب صاحب [illegible] پڑھا۔ آخر میں مولانا شاہ نورانی میاں صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔

خطیب صاحب کے یہاں عظیم الشان دعوت

۴ بجے شام کو خطیب صاحب کے [illegible] ایک شاندار دعوت وفد کے اعزاز [illegible] دی گئی جس میں کافی حضرات نے شرکت فرمائی۔

وفد کو ایک سپاسنامہ بزبان عربی دیا گیا قائد وفد نے [illegible] فلسفہ نماز کے عنوان پر تقریر کی۔ قائد وفد کی تقریر کا [illegible]

Marfat.com

بعد بے خود ہو رہا تھا۔ قائد وفد نے تمامی علمائے کرام و شرکائے جلسہ کے ہاتھوں میں ا
عمامہ دیگر پاکستان دوستی اور دین وایمان پر قائم رہنے کی بیعت لی خطیب صاحب
مختلف ہدایا ارکانِ وفد کی خدمت میں پیش فرمائے ۷½ بجے شام کو ہوٹل واپس ہوئے
نماز مغرب ہوٹل میں پڑھکر سیدھے اسٹیشن آ گئے۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب
جمعہ کی صبح کو ہی تشریف لے آئے۔

ماسکو کو واپسی:- اسٹیشن پر کافی اجتماع نے وفد کو الوداع کہا۔ شب کو لینن گراڈ
سے ۹ بجے روانہ ہو کر ہفتہ ۲۰ جولائی کی صبح کو ماسکو پہنچ گئے۔ غسل وغیرہ کیا۔ معلوم ہوا
کہ آج ماسکو پریس دیکھنا ہے۔ گاڑیاں آگئیں۔ ماسکو پریس دیکھنے چلے گئے۔ یہ پریس
طباعت کا پورا محلہ معلوم ہوتا ہے۔ پریس کی ایک طویل عمارت ہے۔ صدہا درجات
ہیں اعلیٰ قسم کی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ کاغذ کاٹنا۔ طباعت کرنا۔ جلد سازی کرنا
وغیرہ کے بیسیوں شعبے کھلے ہوئے ہیں۔ پریس میں عورتیں اور مرد دونوں کام کرتے
ہیں بعض بعض دفاتر میں عورتوں کی اکثریت ہے یہ پریس کئی لاکھ کتابیں ہر سال
طبع کرتا ہے۔

حضرت مفتی اعظم ماسکو کی طرف سے دعوت

آج ۲۰ جولائی کو حضرت مفتی اعظم کی جانب سے ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں ارکان وفد کے ساتھ حضرت
مولانا اسمٰعیل ابن علی شستری امام وخطیب قزنگ سیبریا۔ تاتارستان جمہوریہ۔

(۲) اور مولانا قاضی محمد غضبانی نائب مفتی ادارۂ دینیہ وخطیب مسجد۔

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد شاکر جلال الدین مفتی تاتارستان و مفتی ماسکو۔

(۴) مولانا محمد قمر الدین صالحین خطیب مسجد ماسکو۔

(۵) مولانا مفتی قاضی محمد قربانو مفتی داغستان۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

(۶) شیخ الاسلام شیخ محمد کلیم زادہ۔

اس دعوت میں کافی دیر تک مختلف مسائل پر مذاکرات ہوتے رہے۔ کئی گھنٹے دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔

ماسکو ایگزیبیشن
۲۱ جولائی ۱۹۵۷ء

پچھلے ہفتہ ہماری طبیعت کافی خراب تھی۔ ڈاکٹر کی ممانعت کی وجہ سے ہم ارکان وفد کے ساتھ نمائش دیکھنے نہ جا سکے یہ نمائش گاہ دنیا کی بہترین نمائش گاہوں میں سے ہے۔ مملکت روسیہ ۱۶ ریاستوں پر مشتمل ہے ہر ریاست کے نام پر جدا جدا عمارتیں بنائی گئی ہیں۔ ہر بلڈنگ میں اُس ریاست کے اندر جو اشیاء پیدا ہوتی ہیں اُن سب کے نمونے علیحدہ علیحدہ دکھائے گئے ہیں۔ یہ عمارتیں عرصہ سے بنائی جا رہی تھیں گزشتہ چار سال پہلے تکمیل پذیر ہو سکیں۔ آخری حصے میں ہوائی جہاز سے لے کر مشینوں وغیرہ کے تمام اشیاء موٹر سائیکلیں ٹرک اور دوسری تمام مصنوعات یکجا کئے گئے ہیں۔ ہمارے پاس وقت تھوڑا تھا پھر بھی ۲ گھنٹے صرف کئے اور صرف ۲-۳ حصے دیکھ سکے۔ ورنہ کم از کم تین دن میں ۱۶ صوبجات کے کمروں کا تفصیلی معائنہ ہو سکتا تھا۔

روسی جمہوریتیں

روس میں حسب ذیل جمہوریتیں ہیں۔

(۱) جمہوریہ رشیا

(۲) اوکرائن	(۸) آذربائیجان
(۳) روسیہ ابیض	(۹) آرمینیا
(۴) اسٹونیا	(۱۰) قازستان
(۵) لیتوا	(۱۱) ازبکستان
(۶) لتوینیا	(۱۲) ترکستان
(۷) گرجستان	(۱۳) تاجکستان

Marfat.com

(۱۴) ترکمانستان

(۱۵) غالی دادیہ

(۱۶) جمہوریہ مختاریہ

حضرت مفتی کبیر مولانا محمد شاکر صاحب کی طرف سے جلسہ اور ہدایا

شکو بعد نماز عشا حضرت مفتی کبیر مولانا شاکر صاحب نے اپنے کمرے میں ایک مختصر جلسہ ترتیب دیا جہاں تقاملہ منفد اور دیگر ارکان کو ہدایا پیش کیے گئے۔ ہدایا میں کلام پاک۔ فوٹو کیمرہ وغیرہ تھے اس جلسے میں ہم نے ابتداً مفتی صاحب اور خطیب صاحب کی مہمان نوازیوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کی کہ ہمارے اور آپ کے روابط قائم رہیں ہم نے مفتی صاحب سے عرض کیا کہ تاشقند، سمرقند، استالین آباد میں مسلمانوں کو مساجد و عبادت میں جو آزادی ہے ماسکو و لینن گراڈ میں وہ نہیں ہے عام طور پر پورے روس میں روسی نظریات کام کر رہے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس کا تمام پریس حکومت کے ہاتھ میں ہے عوام کا اپنا کوئی ایسا ادارہ نہیں جہاں وہ آزادی کے ساتھ مسائل پر بحث کر سکیں حکومت نے تمام شعبہ جات حیات کو اپنے تسلط میں کر رکھا ہے۔ مارکس و لینن کے نظریات پر عمل ہو رہا ہے مذہب کا نصاب تعلیم میں کوئی مقام نہیں ان سارے حالات میں مسلمانوں کی زندگی اور ان کا مستقبل صرف اس صورت میں درست ہو سکتا ہے کہ وہ عبادات کی طرف دھیان کریں اور آپ حضرات سب مل کر مسجدوں میں دینی تعلیم کا اجراء کریں۔ جیسا کہ ہم نے تاشقند وغیرہ میں تجویز منظور کرائی آپ حضرات بھی ماسکو اور دوسرے علاقہ جات میں مساجد میں اندر شبینہ مدارس کھولیں جہاں مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جائے ماسکو کے وزراء سے ہماری ملاقاتیں نہ ہو سکیں ورنہ ہم خود اس تحریک کو شروع کرتے اب آپ حضرات مناسب کوششیں کر کے ماسکو اور دوسرے علاقہ جات کی مساجد میں دینی تعلیم

Marfat.com

کا انتظام کریں ہم آپ کے ملک سے اب رخصت ہو رہے ہیں آپ سب کی محبت کا نقش اپنے دل پر لے کر جا رہے ہیں -

ماسکو سے مراجعت

آج روس کے علاقہ جات میں ہمارے وفد کا ۲۳ دن کا پروگرام ختم ہو گیا - اب ہم لوگوں کو ۲۳ جولائی کی صبح ۹ بجے تک ہوٹل سے مطار روانہ ہونا ہے شب میں تمام سامان ٹھیک کرا دیا گیا تاکہ نماز فجر کے بعد سارا سامان ٹرک میں مطار چلا جائے - سامان کی درستی کے بعد حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب سے رخصتی ملاقات میں بعض تعمیری امور پہ باتیں ہوئیں ہم نے ان سے بھی عرض کر دیا کہ آپ کے علاقے کے مسلمانوں کی مذہبی حالت بلاشبہ بہت اچھی ہے اور وہاں مسلمان عبادات میں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں لیکن روس کے یورپین علاقہ کے مسلمان بے حس و حرکت ہیں اور راہ دینیہ کی تنظیم انتہائی [illegible] ہے ضرورت ہے کہ ماسکو اور دوسرے علاقہ جات میں بھی مساجد کے اندر دینی درسگاہیں کھولی جائیں تاکہ مسلمان قرآن کریم اور مذہبی تعلیمات سے باخبر ہو سکیں -

ہمیں اس کا بھی کافی اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ کے ملک میں زندگی کے تمام شعبوں کو حکومت نے اپنے اثر میں لے رکھے ہیں - اخبارات و رسائل کا شعبہ دراصل عوام کا حق ہے اور دنیا کے جمہوریت میں عوام اُس کے ذریعہ اپنے خیالات آزادی کے ساتھ پیش کیا کرتے ہیں کوئی ایک اخبار مسلمانوں کا اپنا ہونا چاہیئے خواہ وہ تبلیغی اور مذہبی قسم ہی کا کیوں نہ ہو اگر آپ تاشقند سے ایک تبلیغی و مذہبی قسم کے اخبار نکالنے کا انتظام کریں اور حکومت سے منظوری حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں [illegible] کہ یہ ایک بڑی خدمت ہوگی -

میں جیسا کہ تاشقند میں کہہ چکا ہوں قرآن [illegible] بڑا اچھا کام ہوا لیکن ضرورت ہے کہ ازبکی زبان میں قرآن [illegible]

ہونا چاہیئے۔

محترم قاضی صاحب کافی سمجھدار اور باخبر عالم ہیں حکومت اور عوام پر انکے اثرات اچھے ہیں ہمیں امید ہے کہ وہ طاشقند میں ہمارے جانے کے بعد سب سے پہلے مساجد میں تبلیغی مدارس کی تحریک شروع کریں گے۔

دورۂ روس پر ہمارا آخری نوٹ

ہم نے طاشقند و سمرقند استالن آباد، ماسکو لینن گراڈ میں اپنی آنکھوں سے جو حالات دیکھے وہ بلا کم وکاست درج کر دیئے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ روسی علاقہ جات میں نظریاتی اعتبار سے کمیونزم جاری ہے اور کمیونزم ہی کی اساس و بنیاد پر یہ ملک چل رہا ہے لیکن روسی مدبرین اب اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ مذہب سے شبانہ روز جنگ کرنا مذہب کو کچلنا کسی طرح مناسب نہیں ہے چنانچہ گذشتہ ۲۰ سال سے انہوں نے تشدد کی پالیسی ترک کر دی ہے اور نماز و عبادات میں مداخلت نہیں کی جاتی۔ ہو سکتا ہے کہ طاشقند و سمرقند استالن آباد، ماسکو لینن گراڈ کے علاوہ دوسرے مقامات پر کہیں کہیں وہ نرمیاں جو طاشقند وغیرہ میں ہیں موجود نہ ہوں مگر جہاں تک ہم نے تاتار وغیرہ کے افراد سے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ ان کے یہاں کی مساجد کے اندر عبادات و اذکار نماز وغیرہ کی ادائیگی میں حکومت کوئی مداخلت نہیں کرتی۔

اب رہی یہ بحث کہ ملک پر کمیونزم مسلط ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ انقلاب روس کمیونزم اور اس کے عقائد اساس ہی پر کیا گیا۔ جس کے بہت سے عقائد و اصولوں سے ہمیں دینی طور پر اختلاف ہے۔ لیکن بعض وہ طریقے جو عوام کی خوشحالی و فلاح کے لئے اس ملک میں جاری ہیں ہم انکی تحسین کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اگر روس مذہب کی مخالفت ترک کر کے مذہب کو اپنے نظام حیات میں داخل کرلے

تو اس کے یہاں کی بہت سی چیزیں اسلام سے قریب ہو سکتی ہیں۔ روس کے مسلمان نوادرِ یہاں کے عمال و ذمہ دار افراد کے اخلاق اچھے ہیں۔

جس طرح تاشقند و سمرقند، استالن آباد میں مسلمان تمام کارخانوں، سینما کو، فیکٹریوں وغیرہ میں بکثرت شامل ہیں اسی طرح ماسکو وغیرہ میں بھی مسلمانوں کو ایک اعلیٰ مقام ملنا چاہیئے۔

ہمیں علم ہے کہ روسی حکومت مسلمانوں کی دل دہی کر رہی ہے لیکن ماسکو وغیرہ میں مسلمانوں کو عام طور پر وہ رعایتیں جو تاشقند وغیرہ میں حاصل ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مدبرین روس ہماری مخلصانہ تجویز پر جلد غور کریں گے۔ ہم نے اس پروپگنڈہ کا کوئی وجود نہیں پایا کہ روس کی ساری مسجدیں مقفل ہیں۔ تاشقند وغیرہ کے علاقہ جات میں ہم نے جو کچھ دیکھا اس کے بعد یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ تمام مسجدیں بند پڑی ہوئی ہیں۔ ہاں اتنا صحیح ہے کہ بعض بعض مساجد ماسکو میں ابھی بند ہیں۔ ہم نے ان کے کھولے جانے اور مسلمانوں کی تحویل میں دیئے جانے کی تحریک کی ہے۔ جن علاقہ جات میں ہم گئے وہاں کے مسلمانوں کے اندر دین و مذہب کا مستحکم جذبہ موجود ہے اور وہ احکام و معمولات اسلام پر قائم ہیں۔

مزارات اولیاء اللہ اچھی حالت میں ہیں البتہ حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے اوپر ایک اچھا گنبد ہونا چاہیئے جو چھوٹا سا ہے نیز اس کی از سر نو مرمت ہونی چاہیئے۔

یہاں کے مسلمان دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی کرے اور ان کی اور مسلمانوں کی دوستی میں اضافہ ہو اس طرح عمال و ذمہ دار حضرات پاکستان سے دوستی و محبت بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہم نے الحمدللہ شروع سے آخر تک پاکستان کی افادیت مقدم رکھی۔ ہر جگہ پاکستان کے اہم مسائل ذمہ دار حضرات کے

Marfat.com

اُتار دیئے اور ماسکو کے سفارت خانہ پاکستان کے سفیر محترم کو اچھی طرح باخبر کر دیا اب ہماری حقیر کوششوں سے فائدہ اٹھانا ماسکو کے سفارت خانے اور ہماری حکومت کے ارباب اقتدار کا ہے۔

ماسکو سے روانگی کا منظر تمام ارکان وفد کا سامان شب ہی میں ٹھیک ہو چکا تھا آج ۲۳ر جولائی کی صبح کو سویرے سب لوگ ہوٹل سے روانہ ہو گئے اور ایرپورٹ جہاز کی روانگی سے ۱½ گھنٹے قبل پہنچ گئے کیونکہ ارکان وفد کے ٹکٹ مختلف راستوں سے بننے کا کام ۲۱ر جولائی کو مکمل نہ ہو سکا تھا۔ ایرپورٹ پر الوداع کہنے کے لئے کافی مجمع موجود تھا جناب مسٹر اختر حسین صاحب سفیر پاکستان بھی مع اپنے عملہ کے موجود تھے۔

دیر تک دفتر میں ٹکٹوں کا کام ہوتا رہا۔ سامان ماسکو سے انگلینڈ تک بک کیا گیا اور انگلینڈ سے کراچی تک بک کئے جانے کی بات طے پایا کہ انگلینڈ کا سفارت خانہ اس کی تکمیل کرا دے گا۔

ایرپورٹ پر رخصتی تقریر جہاز میں بیٹھنے سے قبل ریڈیو سے نشر کرنے کے لئے تقریریں کی گئیں پہلے حضرت مولانا مفتی محمد شفا کر صاحب پھر خطیب صاحب نے الوداعی تقریریں فرمائیں ہم نے ان تقریروں کا جواب دیا آخر میں حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے درد محبت میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔

سب سے معانقوں کے بعد ارکان وفد جہاز میں آ کر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے باہر تمام احباب رومال ہلاتے رہے۔ قاضی ضیاء الدین صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ۱۱ بجے ہوائی جہاز نے پرواز کی اور پورے دو گھنٹے کے اندر روسی علاقے کے حلیف اسٹیشن ریگا پر اُترکر ۴۵ منٹ کے قریب ٹھہرا اس عرصہ میں ارکان وفد نے

جہاز کے ہوٹل میں کھانے سے فراغت کی۔

کھانے کے بعد ہی ہمارا جہاز روانہ ہوا اور حکومت ڈنمارک کے ہوائی اڈے پر جس کا نام کوپن ہیگن ہے اُترا۔ ایرپورٹ کا محل وقوع بہت زیادہ دلچسپ ہے ہوائی اڈے سے ملا ہوا بحر شمالی بہہ رہا ہے یہاں اُتر کر نماز ظہر ادا کی یہاں روسی سفارتخانہ کے ایک نوجوان خیریت دریافت کرنے آئے۔

ماسکو والا جہاز یہیں تک آتا ہے یہاں سے برٹش یورپین ایرویز کے بڑے جہاز سے پرواز کر کے لندن ۷ بجے شام تک پہنچ جائیں گے۔ ماسکو سے ہمارے ساتھ جناب [illegible] الدین صاحب بھی چل رہے ہیں ان کا تبادلہ ماسکو سے برن سوئزرلینڈ میں کیا گیا ہے یہ بھی یہیں اُتر پڑے انہیں دوسرا جہاز برن لیجائے گا۔ بڑی محبت کے نوجوان ہیں راستہ بھر کافی دلچسپ باتیں کرتے رہے۔

کوپن ہیگن سے جہاز نے پرواز کی اور ٹھیک ۷ بجے شام لندن پہنچ گیا۔

لندن

لندن ایرپورٹ ایک خوبصورت وحسین ایرپورٹ ہے جہاز سے اتر کر بس میں سوار ہو کر ایرروم پر لائے گئے زیادہ سے زیادہ ۱۰ منٹ میں سامان ہمیں دیدیا گیا جب باہر آئے تو جناب اکرام اللہ خان صاحب سفیر پاکستان کی طرف سے گاڑی آئی ہوئی موجود تھی سب سے پہلے سیٹوں اور سامان کا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تمام انتظامات دو ایک دن میں ہوں گے۔

جناب سر عبدالکریم کی رائے کے مطابق طے پایا کہ بجائے کسی بڑے ہوٹل میں ٹھہرنے کے ۱۵ چیشیم پیلیس میں قیام کیا جائے گورنمنٹ پاکستان نے یہاں کی درخواست ایک ہوسٹل تعمیر کرایا ہے جس میں صرف دس روپیہ فی شخص کرایہ لیا جاتا ہے نیچے والے حصے میں مسلمانوں کے کھانے کا خصوصی اہتمام ہے مسٹر افتخار علی صاحب کے سوا بقیہ تمام ارکان اسی عمارت میں آکر ٹھہرے بڑے سکون کا علاقہ ہے پاکستان ہوسٹل کے

کمرے صاف و شفاف ہیں ایک کمرے میں دو آدمیوں کے قیام کا انتظام ہے غسل خانے پاخانے بھی برابر ہی بنے ہوئے ہیں۔

جیلانی میاں نورانی میاں میرے ہمراہ ٹھہرے اور دوسرے کمروں میں دیگر افراد نے قیام کیا۔ عزیزی ربانی میاں سلمہ فرزند حضرت علامہ مولانا شاہ عبد العلیم صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ لندن ایرپورٹ پر آ کر مل گئے تھے وہ بھی ہماری واپسی تک ہمارے ہی ساتھ ٹھہرینگے سامان وغیرہ علیحدہ کیے نماز مغرب کا وقت آگیا۔ نماز مغرب ادا کی۔ رشید میاں سلمہ کو برن سوئزرلینڈ ٹیلیفون کیا۔ یہاں کے فون اور محکمہ ڈاک کا بہترین انتظام ہے معمولی کال ملائی گئی جو منٹ کے اندر مل گئی۔ رشید میاں سے باتیں ہوگئیں اطمینان ہوگیا۔ یہاں ہوٹل میں ۹ بجے کھانا ختم ہو جاتا ہے ایک سلہٹی مسلمان کے ہوٹل میں جا کر کھانا کھایا۔ کھانے میں گوشت نہیں منگایا گیا۔ ذبیحہ کا انتظام صرف پاکستان ہوٹل میں جناب ملک محمود صاحب نے کر رکھا ہے۔ بقیہ ہوٹلوں میں کوئی انتظام نہیں۔ ۱۱ بجے کے بعد ہوٹل سے واپس آ کر نماز عشاء پڑھ کر آرام کیا آج سارا بدن چور چور ہو رہا ہے جلدی سو گئے۔

لندن کے مشاغل

۲۳ جولائی کو ناشتہ پاکستانی ہوٹل کے حصے میں ہی کیا صبح سویرے سفارتخانہ روس کو فون کیا اسی وقت پہنچ گئے سفارتخانہ کے لوگوں سے سامان کے سلسلے میں باتیں کیں ان کے پاس ماسکو سے تار پہنچ چکا ہے انہوں نے ایکسس سامان کے انتظام کا وعدہ کیا۔ آپ اطمینان رکھیں ہم سب کچھ مکمل کر دیں گے۔ اس کے باوجود سیٹوں کے تمام انتظامات جیلانی میاں اور ربانی میاں سلمہ نے دن بھر کی پریشانی و جانفشانی کے بعد کرنا چاہے مگر مکمل نہ ہوسکے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات

آج مسٹر اکرام اللہ خاں سفیر پاکستان سے سفارتخانہ پاکستان میں بہت تفصیلی ملاقات ہوئی دورے کے سارے حالات

پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ دوسرے مسائل بھی زیر بحث آ گئے۔ دو گھنٹے کے قریب ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ ۵ بجے شام کو طیب حسین صاحب سے مل کر واپس ہوئے

ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام

[illegible] محمود صاحب [illegible] پاکستان [illegible] ایک جرمنی خاتون جو عرصے سے اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں وہ [illegible] اسلام قبول کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں وہ تشریف لے آئیں۔ ربانی میاں [illegible] اسلام کے بنیادی عقائد [illegible] سمجھایا [illegible] اسلام قبول کیا [illegible] ملک محمود صاحب [illegible] انگلینڈ [illegible] تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آئی ہوئی ہیں۔

شہر لندن کی سیر

[illegible] شہر [illegible] لندن کی [illegible] نظر آتی [illegible] عمارتیں سیاہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو گئی ہیں پھر بھی [illegible] عمارتیں دیکھنے کے قابل ہیں [illegible] سب سے پہلے قصر بکنگھم جا کر دیکھا [illegible] یہ سارے کا سارا قصر سیاہی کی وجہ سے [illegible] قصر بکنگھم کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس دیکھا [illegible]

یہاں کا مشہور پارک جہاں عموماً [illegible] پارک کا میدان فحاشی بے حیائی، عریانی، زناکاری کا سب سے بڑا اڈہ ہے۔ جہاں [illegible] وحشیانہ [illegible] زناکاری ہوتی ہے [illegible] صاحب کے ہاں واپس چلے۔ قیام گاہ لوٹ آئے [illegible]

قیام لندن
۲۴ جولائی

آج بھی جیلانی میاں ربانی میاں [illegible] ہوئے۔ شام کو [illegible] بجے چور چور ہو کر مسجدوں کے انتظامات مکمل کر کے واپس آئے معلوم

Marfat.com

ہوا کہ ہماری سیٹیں ۲۵ جولائی کی شام کو تجویز ہو گئی ہیں۔

پریسیڈنٹ یوتھ لیگ سے ملاقات آج شام کو مسٹر ایم اے علوی پریسیڈنٹ آنریبل سوسائٹی مسلم یوتھ لیگ ملنے تشریف لائے یہ صاحب بڑے دیندار صاحب اللحیہ نوجوان ہیں بیرسٹری کا کورس مکمل کرنے کراچی سے آئے ہیں۔ اس جماعت کا مقصد خلافت ربانی کا احیاء ہے۔ کافی دیر تک مسائل پر تبادلۂ خیالات رہا۔ مصر تھے کہ ہم ان کی سوسائٹی میں تقریر کریں مگر ہمارے پاس وقت نہ تھا ۲۵ کی شام کو ہمیں لندن سے سوئزرلینڈ کے لئے روانہ ہونا ہے۔

۲۵ جولائی ۶۵ء آج صبح سب سے پہلا کام یہ کیا کہ رشید میاں سلمہ کو اپنی روانگی اور جنیوا پہنچنے کا وقت تحریر کر کے انہیں مطار پر بلایا کیونکہ ہمیں خیال تھا کہ اسی وقت یا چند گھنٹے کے بعد جہاز آگے جانے کے لئے مل جائے گا۔

تار کے بعد سیدھے کھانے کے کمرے میں آکر کھانا کھایا۔ وہاں جناب عبداللطیف اور جناب شیخ صاحب سے تعارف ہوا۔ دونوں سے دورہ طاشقند پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دورے کے فوٹو انہیں پسند آئے اخبارات میں اشاعت کے لئے ۱۶ فوٹو تین ہفتے کے وعدے پر لیے۔ اخبارات میں اشاعت کے بعد ہی فوٹو واپس بھیجدیں گے۔ اوپر آکر ظہر کی نماز پڑھی اتنے میں شفاعت اللہ قادری بدایونی جو بیرسٹری کا کورس پورا کر رہے ہیں اور ایک قادری اسٹور کھول رکھا ہے ملاقات کے لئے آگئے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ ایرپورٹ کا وقت گذرنے لگا تھا اس لئے بعجلت ٹیکسی کر کے لندن ایرپورٹ پہنچے۔ وقت بہت ہی کم تھا ہمارا انتظار کیا جا رہا تھا۔ جلدی جلدی سامان وغیرہ کی رسید لی اور ٹکٹ کا اطمینان بخش انتظام کرایا جیلانی میاں، ربانی میاں ہماری روانگی تک نہ پہنچ سکے۔ سوئیز ایرویز کمپنی کا جہاز جس میں ۴۵ سیٹیں تھیں ہمیں لے کر روانہ ہوا اور ۲۲۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر طے کرنے لگا۔

راستہ ہی میں چائے پی ٹھیک پونے سات بجے جنیوا ایرپورٹ آگیا۔

جنیوا | جنیوا کا ایرپورٹ بہت حسین ایرپورٹ ہے۔ دنیائے یورپ میں جنیوا جنت کہا جاتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جنیوا اپنی خوبصورتی میں بے مثل جگہ ہے۔ یہیں آغا خان رہتے تھے۔

ایرپورٹ پر باہر آتے ہی جناب سلطان حیدر رضا حبیب ڈائرکٹر منیجر پاکستان انٹرنیشنل ایرویز مل گئے جن کو رشید میاں نے ہمارے لئے مامور کیا تھا ان سے معلوم ہوا کہ رشید میاں کی طبیعت ۲ دن سے خراب ہوگئی ہے اس لئے وہ نہیں آئے اور یہ پیام دیا ہے کہ آپ ابھی ۸ بجے والی ٹرین سے روانہ ہوکر ۱۰ بجے تک برن پہنچ جائیں۔ میل ٹرین درمیان میں صرف ایک جگہ ٹھہر کر برن آتا رہی گی میں اسٹیشن پر ملوں گا۔

راجہ غضنفر علیخاں صاحب بھی جنیوا آئے ہوئے تھے اور کل پاکستان واپس جا رہے ہیں ان کا بھی اصرار تھا کہ ہم ان سے ملتے ہوئے جائیں مگر دوسری ٹرین برن بہت دیر سے وقت پہنچتی تھی اس لئے معذرت خواہی کے بعد سیدھے اسٹیشن آ کر برن کا ٹکٹ لیا ٹرین تیار تھی آکر سوار ہوگئے ٹرین جا رہی ہے ہر جگہ ٹرین چیڑ کے درخت لگے ہوئے ہیں پُرپیچ راستہ ہے۔ جنیوا کی چلی ہوئی گاڑی لوزان اسٹیشن پر ٹھہری یہ وہی مقام ہے جہاں لوزان کانفرنس ہوئی تھی اور جہاں عصمت انونو ترکی کے راہنما شریک ہوئے تھے۔ نماز مغرب تیز رفتاری کے باعث بمشکل پڑھی جا سکی۔ لوزان سے چل کر ٹرین ٹھیک ۹ ½ بجے برن پہنچ گئی رشید میاں معہ بچوں کے اسٹیشن آگئے اسٹیشن سے سیدھے رشید میاں کے مکان پر ۵ منٹ میں ٹیکسی سے آگئے یہ مکان فلیٹ ہے مگر بہت صاف ستھرے کمرے ہیں۔ ایک کمرے میں نورانی میاں اور میں نے قیام کیا اندر فریدی بیگم سلمہا انتظار میں تھیں ان سے جا کر ملا۔ کئی سال کے بعد دیکھا۔ طبیعت پر کافی اثر ہوا۔ رشید میاں میرے بھانجے اور فریدی بیگم

Marfat.com

میری بھتیجی ہے رشید میاں برن کے سفارتخانۂ پاکستان میں ملازم ہیں صرف ان سے ملنے کی خاطر اتنا طویل پروگرام تجویز کیا رات کو ۱۲ بجے تک باتیں ہوتی رہیں نماز عشا پڑھ کر آرام کیا۔

جناب مرشد حسین صاحب کونسل پاکستان

۲۶ جولائی آج ناشتے کے بعد ۱۰ بجے برن کے پاکستانی سفارتخانہ کے کونسلر جناب مرشد حسین صاحب سے ملاقات کے لئے گئے تقریباً ایک گھنٹے تک ملاقات رہی تفصیل سے دورے کے حالات اور دوسرے مسائل پر مذاکرات رہے۔ ہمارے قدیم ترین دوست جناب ڈاکٹر مالک صاحب سفیر پاکستان آجکل برن سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا۔ سفارتخانے میں ہی طے پایا کہ آج شام کو تھون۔ انٹرلاکن ۔لاوٹربرونن مقامات کو جاکر دیکھنا چاہیے۔ یہ مقامات برن سے ۴۰ میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ چنانچہ ۴ بجے شام کو پاکستانی سفارتخانہ سے گاڑی آگئی بمعیت جناب مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی وجناب عبیدالحق قادری عرف رشید میاں ۔ نور محمد صاحب، قمرالدین صاحب روانہ ہوئے تیز رفتاری سے گاڑی جارہی ہے۔ یہ مقامات نینی تال، مصوری، شملے وغیرہ سے بھی زیادہ دلچسپ ہیں۔ پہاڑ پر سبز چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ پہاڑیوں سے جو پانی بہ کر نیچے آرہا ہے وہ نہروں میں آکر تقسیم ہوجاتا ہے پانی کے گرنے کا منظر عجیب پر لطف ہے۔ تھون' برن سے ۲۸ کیلومیٹر دور واقع ہے۔ یورپین افراد تقریباً ۸ ماہ تک یہاں آتے رہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا خوبصورت شہر ہے۔ مکانات کا کرایہ کافی سے زیادہ ہے ہوٹل والوں نے اپنے اپنے ہوٹلوں کو سجا رکھا ہے۔ ہر ایک نے آراستگی میں ندرتیں کی ہیں انٹر لاکن میں پہاڑوں سے پانی آکر جمع ہوتا ہے اور یہاں سے دریا نہروں میں جاتا ہے بڑی نہر کا پاٹ ۴۴ مربعہ کو میٹر ہے اور گہرائی ۲۱۷ میٹر ہے یہاں سے لاؤٹربرونن

Marfat.com

کے پہاڑ پر گئے یہاں پہاڑوں پر سے پانی گرتا ہوا نہر میں آتا ہے۔ پانی کے گرنے کا منظر بیحد دلچسپ ہے پہاڑوں کی بلندی پر سے جب پانی گرتا ہے تو وہ نیچے والوں کو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

ان بلند پہاڑیوں پر ریلوے لائن بجلی کے ذریعہ چلتی ہے ریلوے لائن اکثر و بیشتر پہاڑیوں کو کاٹکر نکالی گئی ہے۔ سینکڑوں درّوں نہر سے گزرتی ہے۔ ... گھنٹے سے زیادہ اس طرف کے پرلطف پہاڑوں کے مناظر دیکھنے میں گذارے ... بڑی نہر کے کنارے بیٹھکر لطف اندوز ہوئے۔

سوئٹزرلینڈ کا سب سے اونچا پہاڑ اُمریال ۴۸۰۰ میٹر اونچا ہے اور ... ۴۶۳۴ میٹر۔ مانٹے روزا ۴۶۳۸ میٹر ہے۔

سوئٹزرلینڈ کی آبادی ۴۸ لاکھ ہے، تقریباً ۵ ملین ... ۶۵ فیصدی پراٹسٹنٹ ہیں ان کی آبادی ۲۶ لاکھ ۵۹ ہزار ہے ... ۴۲ فیصدی یعنی ۱۹ لاکھ ۵۹ ہزار ہیں باقی اور قوم میں ایک لاکھ کے قریب ... فیصد آبادی جرمنی بولتی ہے ۲۰ فیصد فرانسیسی، ۱۰ فیصدی ... اور ۲ فیصدی رومانوی میں بات کرتی ہے کُل آبادی میں سے ۵ لاکھ ... ملازمت کرتے ہیں ان میں سے ۳۶ پوائنٹ ۸ فیصدی مشینوں میں کام ... ۲۲ فیصدی کپڑے کی ملوں میں کام کرتے ہیں ساڑھے دس فیصدی گھڑیاں اور زیور بناتے ہیں۔ ۷ فیصدی کا غذ اور آرٹ کی اشیاء تیار کرتے ہیں۔ ۷ فیصدی ... کا کام کرتے ہیں۔ ½۶ فیصدی آبادی زراعتی کام کرتی ہے بقیہ آبادی ... کرتی ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں برن کے قریب گھڑیوں کے بہت بڑے بڑے کارخانے ہیں یہ چھوٹا سا ملک تمام دنیا میں گھڑیاں بناکر فروخت کرتا ہے۔ مگر یہاں گھڑیوں اور

Marfat.com

دوسری اشیاء کی قیمتیں کافی زیادہ ہیں۔ مثلاً جو گھڑیاں یہاں ۷۰ روپیہ پاکستانی میں ملتی ہیں۔ وہ جدے، مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ میں کم داموں پر ملتی ہیں برن کے بازاروں میں کافی رونق ہے۔ یہاں کے بازار یورپین طرز کے ہیں جن میں سیاحوں کی کثرت سے ہر وقت کافی چہل پہل رہتی ہے۔ اس ملک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر ایک شخص دار الخلافہ کا محتاج نہیں ہے نہ اس کے نزدیک دار الحکومت کی کوئی خاص اہمیت ہے ہر ایک شخص اپنے شہر کی اہمیت محسوس کرتا ہے۔ زیورچ تجارتی مرکز ہے۔ پورے ملک میں سات یونیورسٹیاں ہیں یہاں کی یونیورسٹی میں چند پاکستانی بھی زیر تعلیم ہیں یہاں کی یونیورسٹی کے طلبا کو کافی مراعات ملتی ہیں

پاکستانی سفارتخانے کے ملازمین کے یہاں دعوتیں

میاں عبید الحق عرف رشید میاں سلمہ ماشاء اللہ سفارتخانہ پاکستان میں اپنے کام کی بہتری کے باعث کافی ہر دلعزیز ہیں اُن کے احباب دررفقا کا اصرار ہے کہ ہم ان کے یہاں دعوتیں قبول کریں مگر وقت کی کمی کے باعث صرف مسٹر نور محمد صاحب کے یہاں کی دعوت قبول کی جا سکی۔ مسٹر عزیز صاحب اور دوسرے حضرات کے یہاں جانا نہ ہو سکا۔

آج ۲۷ جولائی کو ابتداءً بازار دیکھنے گئے بہت تھوڑا سا سامان ہم نے اور نورانی میاں نے خریدا۔ وہاں سے سیدھے جناب مسٹر نور محمد صاحب کے یہاں آ گئے نور محمد صاحب بہت دبلا اور رنگ بہت محبت داخلاص کے آدمی ہیں انہوں نے ایک پُر تکلف دعوت دی جس میں پاکستانی کھانے جمع کر دیئے۔ کافی مدت کے بعد پاکستانی کھانے سامنے آئے ہم بجے شام تک جناب نور محمد صاحب کے یہاں دعوت کا سلسلہ رہا۔ یہیں فریدہ خاتون بھی مدعو تھیں دعوت کے بعد اُن سے رخصت ہو کر سیدھے

Marfat.com

اسٹیشن آ گئے۔ ٹرین ۴ بجکر ۱۳ منٹ پر روانہ ہو کر ۵ بجکر ۱۰ منٹ پر جنیوا پہنچی تھی۔ ہماری سیٹوں کے متعلق رشید میاں سلمہٗ نے برن میں تمام انتظامات کرا دیئے۔ اب جنیوا پر ہمیں کوئی دشواری نہ ہوگی صرف ٹکٹ مل جائیں گے۔

وقت مقررہ پر ٹرین جنیوا پہنچ گئی۔ سلطان حیدر صاحب کو رشید میاں نے فون کر دیا تھا۔ وہ پلیٹ فارم پر مل گئے۔ سیدھے ہوائی جہاز کے آفس پر آ کر ہمارے ٹکٹوں کے تمام مرحلے طے کرا دیئے۔ ٹکٹوں کے بعد ہوٹل میں کھانا کھایا اور جہاز کی بس میں سوار ہو کر ہوائی اڈے پر آ گئے۔ جہاز میں ابھی دیر تھی نماز عشاء سے فراغت پائی۔ یہیں کراچی جانے والا پی۔ آئی۔ کمپنی کا جہاز بھی روانہ ہو رہا تھا اس جہاز میں مسٹر دہلوی سفیر جنیوا کی اہلیہ بھی کراچی جا رہی تھیں اور بے پردہ و بے نقاب تھیں۔

ہم لوگ سوئز کمپنی کے جہاز میں آ کر بیٹھ گئے یہ جہاز ۴ پنکھوں والا بڑا جہاز ہے ۹½ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے روم پہنچا۔ روم کا ہوائی اڈہ بیحد خوبصورت اور قابل دید ہے اور ایک گھنٹے سے زیادہ یہاں ٹھہرے خاص خاص حصے روم کے دیکھے پھر جہاز میں سوار ہو گئے۔

دمشق کا قیام

۱۲ بجے رات کا چلا ہوا جہاز ۲۸ جولائی کو ۱۰ بجے صبح دمشق پہنچا ہم نے برن سے جناب مسٹر لال شاہ بخاری، سید عبد الحمید خطیب سابق سفیر سعودی عربیہ، سید جواد المرابط کو تار دیدیا تھا۔ بخاری صاحب کو تار مل گیا۔ انہوں نے اپنے دفتر سے استاذ خطیب کو ہمارے استقبال کے لئے گاڑی کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ عبد الحمید خطیب صاحب اور جواد المرابط [illegible] کو تار وقت پر نہیں [illegible] جواد المرابط [illegible] پڑھنے گئے ہوئے ہیں۔

دمشق کے ہوائی اڈے سے پہلے سیدھے سفارتخانہ پاکستان آئے یہاں مسٹر سید [illegible] صاحب جو ہمارے ماموں زاد بھائی سفارتخانہ میں سکریٹری

Marfat.com

ہیں اُن سے مل کر ہوٹل آ گئے۔ آتے ہوئے سید عبدالحمید خطیب صاحب کو فون کرادیا
راستے میں ہوائی جہاز کی کمپنیوں سے بات کرنے میں ہم کو ذرا دیر ہو گئی اس لئے
سید عبدالحمید خطیب صاحب ہمارے ہوٹل پہنچنے سے قبل ہی تشریف لے آئے
دیر تک باتیں ہوتی رہیں وہ آجکل دمشق سے ۸ - ۱۰ میل دور اپنے نئے مکان
میں چلے گئے ہیں۔ ہم سے مصر ہوئے کہ ہم اُن کے یہاں قیام کریں چنانچہ ہم نے
ان کی دعوت کو قبول کر کے تمام سامان ان کی بڑی گاڑی میں رکھوا دیا۔ امستیہ ہوٹل
سے سیدھے دمرٗ آ گئے۔ دمشق میں بھی قدرت نے ساری دلچسپیاں جمع کر دی ہیں
نہروں کی کثرت پہاڑوں کی چوٹیاں موجود ہیں۔ شہر دمشق کے خاص خاص لوگ
گرمی کے موسم میں دمرٗ پر زیادہ آتے ہیں یہ حصہ آب و ہوا اور مناظر کے لحاظ سے
کافی دلچسپ اور اچھا ہے یہاں خطیب صاحب نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے
ایک عظیم الشان کوٹھی پہاڑ کا نگر بنائی ہے جس میں نہریں چل رہی ہیں۔ بڑے
اچھے مناظر ہیں ہمارے لئے ایک وسیع کمرہ تجویز تھا جس میں سب سامان رکھا گیا منہ
ہاتھ دھو کر ناشتے کے بعد آرام کیا پوری رات جہاز میں جاگتے ہوئے گذر گئی تھی۔
اس لئے اترتے ہی تھوڑی دیر آرام کیا۔ کھانے کے بعد پھر دوبارہ سو گئے ۱/۲ ۵ بجے
اٹھے نماز عصر ادا کی۔ بعد نماز عصر خطیب صاحب کے یہاں آئے ہوئے دمشقی
بھائیوں سے تعارف ہوا۔ مغرب تک باتیں ہوئیں نماز مغرب خطیب صاحب کے
بنگلے ہی میں ادا کی گئی اتنے میں میاں سید جمیل صاحب آ گئے کیونکہ آج مسٹر
احمد نبی خاں صاحب کے یہاں دعوت تھی یہ پاکستانی سفارتخانہ میں ملازم ہیں
احمد نبی صاحب نے کافی پر تکلف ضیافت کی ۱۱ بجے رات تک اُن کے یہاں اجتماع رہا

قیام دمشق

۲۹ جولائی کو صبح سویرے ناشتے کے بعد ہی جمیل صاحب کی گاڑی
سفارتخانہ سے آ گئی اسی وقت ہم دونوں سفارتخانہ پاکستان گئے

Marfat.com

جہاں لال شاہ بخاری صاحب سے تقریباً ½ گھنٹے تک روس کے دورے پر مفصل باتیں ہوتی رہیں بخاری صاحب ان دنوں بیمار ہو رہے ہیں۔ جمیل صاحب جیلانی ہماری سیٹوں کے متعلق کافی کوشش کر رہے ہیں وہ ہمیں اپنے ہمراہ لے کر سفارتخانہ روس گئے اور ان کی کوششوں کے بعد ہمارے ٹکٹ دمشق تا جدہ اور از تا جدہ تا ظہران و از ظہران تا کراچی کے ایل-ایم کی معرفت تبدیل کرا دیئے گئے ٹکٹ تبدیل ہو کر جب وقت آ گئے تب اطمینان طبع ہو سکا۔

½ ۱ بجے خطیب صاحب کے بنگلے پر واپس آ کر کھانا کھایا۔ ظہر پڑھ کر آرام کیا۔ شام کو خاص خاص اولیائے کرام کے مزارات پر حاضریاں دیں ایک پرانے بزرگ کی قبر پر حاضر ہوئے جن کا ایک پاؤں قبر کے باہر آج تک نکلا ہوا نظر آتا ہے فاتحہ کے بعد سیدھے جمیل صاحب کے مکان پر آ کر چائے پی۔

نماز مغرب قریب کی نئی مسجد میں ادا کر کے پاکستانی سفارتخانہ کے دوسرے ملازم کے یہاں دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ حجاز مقدس کے ایک حافظ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ قرآن خوانی نعت و مناقب کا مختصر سا اچھا جلسہ بپا رہا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ شام والے حضرات میں اگرچہ نماز روزے کا کافی چرچا اور ذوق و شوق ہے لیکن عام طور پر یہاں رمضان المبارک میں کسی مسجد کے اندر کلام اللہ شریف کا ختم نہیں ہوتا لوگ پارہ سوا پارہ سننے میں گھبراتے ہیں۔

ہمارے پاکستانی ملازمین نے ایک جگہ انتظام کر کے حجاز کی حافظ صاحب سے گذشتہ سال رمضان میں ختم کرایا جسے دیکھ کر شامی افراد حیرت کرتے ہیں کہ آپ لوگ پورا کلام پاک کس طرح سنتے ہیں۔

۳۰ جولائی ۱۹۵۷ء :- جمیل میاں صاحب نے تمام مراحل ٹکٹ کے طے کرا دیئے تھے۔ ۲۹ تاریخ کو اطلاع مل گئی کہ مدینہ منورہ کے لئے ہوائی جہاز ۳۰ تاریخ

Marfat.com

کو روانہ ہوگا مگر متعدد بار جہاز کے دفتر والے متفرق اطلاعات دیتے رہے آخری بار ۱۱ بجے کے قریب اطلاع ملی جہاز تیار ہے مسافروں کو جلد بھیج دیجئے ہم دونوں مع سامان کے ایرپورٹ پر آ گئے سامان اگرچہ پہلے ہی تل چکا تھا اور اس کی باقاعدہ رسیدات کمپنی کے دفتر میں دکھائی جا چکی تھیں مگر سعودیہ عربیہ لائن کے ایرپورٹ کے دفتر نے پہلے کی طرح پھر الجھنیں ڈالنا چاہیں مگر نورانی میاں کی ڈانٹ پر دفتر خموش ہوگیا۔

مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ

ہم نے اور مولانا نورانی میاں صاحب سلمہٗ نے جو پروگرام طے کر لیا تھا اس کے مطابق سارا سفر طے ہو رہا ہے اس طویل دورے کا اختتام مدینہ منورہ کی حاضری پر ہونا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور مدینہ منورہ کی حاضری اصل مقصد ہے۔ آج ۳۰ تاریخ کو جہاز ۱۱ بجے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوا۔

عام طور پر دمشق کے بعد عمان پر جہاز نہیں ٹھہرتا مگر آج شرق اردن کے دربار کے وزیر صاحب عمان سے جدے جانے والے ہیں اس لیے جہاز عمان میں ٹھہرا جہاز میں ایک صاحب ایسے بھی تھے جن کے نام پر عمان ایرپورٹ پولیس کو شبہ ہو گیا کافی جستجو کے بعد پولیس کو جب اطمینان ہو گیا کہ وہ مشتبہ شخص نہیں ہے تب ہم لوگوں کو نیچے اترنے کی اجازت ملی نیچے آئے تو استاذ جمعہ سفیر پاکستان کے بھائی سے جو ایرپورٹ کے انچارج ہیں ملاقات ہوئی آجکل شہید سہروردی صاحب وزیراعظم حکومت پاکستان کے عمان میں آمد کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

ہم نے استاذ جمعہ صاحب کو اپنا سلام پہنچوا دیا۔ جہاز یہاں کافی لیٹ ہو کر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوا۔ جب مدینہ منورہ قریب آ گیا تو ۵ امنٹ پہلے وائرلیس سے موسم کی خرابی کی حالت معلوم ہوا جہاز کے پائلٹ کو خبردار کیا گیا کہ نہ

Marfat.com

مدینہ منورہ اترنے کی بجائے سیدھا جدے اترے۔

جدہ کا قیام

جہاز ۴ بجے شام کو جدے پہنچا جدے میں کافی گرمی تھی جمرک میں ہم سب لوگ آگئے سامان چیک ہوا۔ مولانا نورانی میاں کے دوست کسٹم انچارج مل گئے ان کی وجہ سے جلد گلو خلاصی ہوگئی ۵ بجے شام تک ہم لوگ ایئرپورٹ سے ٹیکسی میں سوار ہوکر بیت القطب پہنچے۔ سیٹھ محمد ابراہیم قطب اور جناب محمد عمر صاحب قطب دونوں مکان پر موجود تھے تمام سامان اُن کے یہاں اتارا۔ یکم اگست سنہ ۸۵ء جدے ہی میں قیام رہا جدے سے مدینہ منورہ کے لئے ۲ اگست کے لئے سیٹیں بک کرادی گئیں۔ ۲ اگست کو سید محمد ناظم صاحب سابق سفیر پاکستان نے بتلایا کہ وہ جدہ ہی میں ہوٹل میں مقیم ہیں۔ ۲ اگست کی شام کو ہوٹل میں جاکر اُن سے ملاقات کی کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

روانگی برائے مکہ معظمہ

۲ اگست کو جدے سے مکہ معظمہ حاضر ہوگئے تاکہ نماز جمعہ مکہ معظمہ میں پڑھی جائے حرم شریف حج کے مقابلے میں خالی ہے بڑے اطمینان سے ہر نماز کے بعد طواف کئے۔ والدین، اعزہ اخوان، جمعیت علماء پاکستان کی عاملہ کے ارکان کی طرف سے طواف کئے سلسلۂ قادریہ کے پیران عظام کی طرف سے بھی طواف کئے ۳، ۴ اگست مکہ معظمہ میں قیام رہا۔

واپسی جدہ

۴ اگست کو مکہ معظمہ سے جدے واپسی ہوئی۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ جلالۃ الملک نے ملاقات کا وقت ۱۰ بجے کا دیا ہے ۱۰ بجے ہم یہاں سے سیدھے چلے جاتے کپڑے وغیرہ بدلنا تھے اس لئے سیدھے بیت القطب آئے۔

جلالۃ الملک سے ملاقات

کپڑے بدلکر ناظم تشریفات کو فون کیا کہ ہم ابھی مکہ معظمہ سے واپس آئے ہیں واپسی پر ملاقات کی اطلاع ملی ہم

Marfat.com

لوگ ۱۲½ بجے تک پہنچتے ہیں۔ ٹھیک ½۱۲ بجے ہم دونوں قصر جلالۃ الملک پہنچ گئے پہلے ملاقاتی کمرے میں بیٹھے جہاں شیخ رمضان صاحب مصری سے ملاقات ہوئی حالاتِ سفر وغیرہ پر باتیں ہوتی رہیں اتنے میں اندر سے اطلاع آگئی۔ آج جلالۃ الملک کی طبیعت خراب ہوگئی ہے ۱۰،۵ بجے سے محل سرا میں بیٹھے ہیں ۵ منٹ کے بعد اوپر جانے والے تھے مگر ہماری اطلاع کے باعث ٹھہر گئے اندر داخلہ ہوا دربار شاہی ملازمین وغیرہ سے بھرا ہوا تھا۔ مصافحہ ہوا ۵ منٹ تک مختصر سی باتوں کے بعد واپسی ہوگئی اور اسی دن شام کو جناب خواجہ شہاب الدین صاحب سفیر پاکستان سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔

روانگی برائے مدینہ منورہ

ہم لوگ پہلے ارادہ رکھتے تھے کہ جہاز سے مدینہ منورہ جائینگے مگر بعد میں طے ہوا کہ موٹر سے روانہ ہوں تاکہ نئی پختہ سڑک بھی دیکھ لیں آجکل پورے چھ گھنٹے میں مدینہ منورہ کاریاں پہنچ جاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کے مسافر سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی کے تصورات سے اپنے قلب میں عشق و محبت کے جذبات لیئے ہوئے جا رہے ہیں۔ ٹیکسی ۵½ بجے شام کو جدے سے روانہ ہوئی۔ رابغ مستورہ۔ بدر۔ مسجد ابیار علی ٹھہرتی ہوئی ۱۱ بجے شب کے قریب مدینہ منورہ پہنچ گئی روضۂ مبارک کے منارہ کا اس وقت منظر عجیب دلنشین تھا۔

حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کے مکان پر قیام

آج ۵ اگست کو بعد نماز عشا حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب قبلہ کے یہاں ختم قصیدہ بردہ تھا اس لیئے لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی کہ ہم پہنچ گئے حضرت اور ان کے رفقا بخشی صاحب وغیرہ بیحد خوش ہوگئے پہلے نماز عشا پڑھی پھر کھانے سے فارغ ہوئے چند گھنٹے کے مسلسل

سفر کی وجہ سے طبیعت کسلمند تھی اس لیئے جلد آرام کرنے لیٹ گئے آجکل مدینہ منورہ میں گرمی کافی ہو رہی ہے مگر رات کو قدرے ہوا چلنے سے موسم اچھا ہو جاتا ہے اطمینان سے آرام کیا صبح اول وقت موذن کی اذان نے بیدار کر دیا غسل کر کے کپڑے بدلکر حاضر آستانہ معلےٰ ہو گئے نماز کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر اپنی اور سبکی طرف سے نام بنام سلام عرض کیے۔ پہلے گھر کے لوگوں کی طرف سے۔ پھر حضرت مولانا سید مخدوم ناصر جلالی صاحب، مولانا ضیاء القادری، مولانا سید عبدالسلام باندوی اور دوسرے ارکان و عہدہ داران جمعیۃ کی طرف سے پھر اخوان دائرہ کی جانب سے سلام نیاز پیش کیا۔ معروضات دربار شریف میں نذر کیے سید سے جنت البقیع پر حاضری دی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس بار مدینہ منورہ میں ۵ اگست سے لے کر ۱۶ اگست تک قیام رہا۔ بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ ۸ دن میں ۴۰ نمازیں پوری کر کے مزید ۵ دن اور قیام رہا دوران قیام میں معزز علمائے اہلسنت کے یہاں روزانہ پر تکلف دعوتیں ہوتی رہیں جن میں سفر روس پر مذاکرات رہے۔

عرس شریف حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب قبلہ اور مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کے زیر اہتمام

علامہ مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب صدیقی کے عرس شریف کا اہتمام کیا گیا ... حصہ اشخاص سے بھر گیا تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور نعت خوان حضرات نے بلند آواز ... کا ختم کیا۔ جناب بہزاد صاحب لکھنوی نے نعتیں پڑھیں بڑی پر لطف محفل شریف رہی ہر شخص کے دل و دماغ پر ایک چھائے تاثرات رہے آخر میں مولانا شاہ احمد نورانی صاحب

کی طرف سے عام دعوتِ طعام ہوئی۔ مجمع زیادہ آگیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کھانے میں برکت عطا فرمائی اور ماشاء اللہ کھانا سب کو باطمینان پورا ہوگیا۔

دعوتوں میں متعدد مقامات پر مجالس نبویہ ہوئیں۔ جناب بہزاد لکھنوی کا کلام ہر طرف پسند کیا گیا۔ شکر ہے رب العزت تبارک و تعالےٰ کا کہ اس نے ہم کو اس طویل دورے میں یہ سعادت نصیب کی کہ ہم دربار نبوی میں تیرہ دن حاضر رہے۔ اور اپنی تمنا و جذبات کے مطابق خوب دعائیں مانگیں ہر روز آقائے کُلّ خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں حاضرہ کر صلوٰۃ و سلام کے ہدایا پیش کرنیکا موقعہ ملا۔

واپسی از مدینۂ منورہ

۱۴ر اگست یوم چہارشنبہ بوقت ۶½ بجے شام مدینۂ منورہ سے جدہ کے لئے واپسی ہوئی۔ رات میں ڈرائیور پر نیند کا کافی غلبہ تھا اس لئے جدہ سے پہلی منزل پر نصف شب آرام کرکے بعد نماز فجر ۱۵ر اگست کو بیت قطب پہنچ گئے غسل وغیرہ کرکے کپڑے بدلے۔ واپسی کے جہاز کا صحیح قطعی پروگرام معلوم کیا۔ نیز ورق مرور بنوانے کا انتظام کیا۔ آج ورق مرور بنجانا چاہیے تھا مگر شام تک ورق مرور بنکر نہ آیا۔ تب نورانی میاں اور بھائی عمر قطب صاحب دونوں نکلے اور شام کے گئے ہوئے رات کے ۲ بجے واپس ہوئے۔ سکریٹری صاحب جن کے دستخط ورقِ مرور پر ہونے تھے وہ آج دفتر بھی نہ آئے کاغذات بقیہ دفاتر میں مکمل ہو گئے تھے صرف آخر میں مہر و دستخط ہونا باقی رکھے طے پایا کہ ظہران میں اس کام کو کرالیا جائے کیونکہ وہ بھی سعودیہ عربیہ کا ہی علاقہ ہے۔

رات کو ۴ بجے بیت قطب سے روانہ ہوکر مطار آگئے اور ۱۵ر اگست کی صبح کو ۵½ بجے سعودیہ عربیہ لائن کا جہاز روانہ ہوا جناب راغب احسن صاحب بھی ہمارے ہی ہمراہ چلنے کے لئے مطار آئے تھے مگر انہیں سعودیہ لائن نے

Marfat.com

اس جہاز میں سیٹ نہ ملی ہم لوگ ½ ۵ بجے روانہ ہو کر ½ ۹ بجے مطار ظہران پہنچے۔

ظہران کی شدید گرمی

جیسے ہی ہوائی جہاز سے باہر آئے تو یہ معلوم ہوا کہ ایک تنور میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ ظہران میں اس وقت ۱۴۰ پارہ ہو رہا تھا۔ بمشکل اپنا سامان چیک کر کے ٹیکسی میں رکھوایا۔ گرمی کی شدت کے باعث دماغ معطل ہونے لگا۔ ہم نے طے کیا تھا کہ سارا سامان سے کے ایل۔ایم آفس میں ڈالدیں گے۔ صرف ہینڈ بیگ اور چند چھوٹی چھوٹی چیزیں لے کر شہر الخبر کے ہوٹل میں قیام کریں گے مگر معلوم ہوا کہ کے، ایل، ایم کا آفس بوجہ جمعہ بند ہے اس لیے سیدھے الخبر گئے وہاں کے ایک ہوٹل میں قیام کیا یہ دن سخت اذیت و تکلیف سے گذارا رات کو عشاء کے بعد ہوٹل کے بالائی حصے میں پلنگ بچھوائے وہاں قدرے ہوا چل رہی تھی لیٹے ہی تھے کہ الخبر کے ایک بہترین کارکن جناب ملک صاحب ہمیں تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے اور مصر ہوئے کہ راغب احسن پہنچ گئے ہیں جہاں ان کا قیام ہے وہ کمرے ایرکنڈیشن کے ہیں وہیں ہم لوگ چل کر قیام کریں رات چونکہ کافی ہو گئی تھی اور سامان نیچے والے حصے میں پھیل گیا تھا اس لیے طے پایا کہ کل ۷ اگست کو یہ سب سامان کے۔ ایل ایم آفس کی تحویل میں دیدینگے۔ اور دوسری ضرورکا مسئلہ وہاں کے گورنر آفس جا کر طے کرائیں گے پھر واپسی میں راغب صاحب کی طرف جائیں گے۔

دُمان کا سفر

ظہران کی شدید گرمی کے موسم میں ملک صاحب نے حسب عادت ہمارے ساتھ دمان کا سفر کیا۔ دمان ایئرپورٹ سے ۱۲ میل دور جگہ ہے۔ پہلے پاسپورٹ آفس آئے۔ یہاں کے منتظمین نے بتایا کہ ہم لوگ رپورٹ کر سکتے ہیں لیکن جب تک گورنر کے دستخط نہ ہوں کاغذ مکمل نہیں ہو سکتے۔ تقریباً ۲ گھنٹے میں ہماری درخواست پر آفس نے سفارشی نوٹ

Marfat.com

مرتب کئے یہاں سے ملک صاحب سیدھے گورنر آفس آئے وہاں اتفاق سے ان کے جلد بننے والے کلرک مل گئے اسی وقت ہمارے کاغذ پر گورنر نے منظوری دیدی تب یہ بڑا مرحلہ ختم کر کے پھر سیدھے کے۔ ایل۔ ایم۔ آفس آئے اور یہاں آکر جناب سید محمد الحسینی مدنی کے صاحبزادے صاحب کے ذریعہ ٹکٹوں اور جہاز کا مرحلہ معلوم کیا پتہ یہ چلا کہ قاہرہ سے کے ایل ایم کا جو جہاز اتوار کو چلنے والا تھا وہ خراب ہو گیا ہے ممکن ہے شاید شب میں آجائے۔

ہم لوگوں کو شدید غصہ تھا کہ روزانہ یہ حضرات ہمیں دوڑا رہے ہیں اس لیئے نورانی میاں صاحب نے مدیر دفتر سے ایک گھنٹے تک گفتگو کی کہ ہمارے ٹکٹ آپ بک کر چکے ہیں اب جہاز ٹھیک ہونے کے بعد ذمہ داری آپ کی ہے آپ قریب کے بڑے ایرکنڈیشن ہوٹل میں ہمارا انتظام کریں ورنہ شہر سے روزانہ بار بار آنا باعث عذاب و تکلیف ہو رہا ہے۔

بالآخر مدیر صاحب تیار ہو گئے۔ ہماری تینوں سیٹیں اور دو سیٹیں حیدر آباد کے دو حاجیوں کی ایرپورٹ ہوٹل میں محفوظ ہو گئیں اسی وقت ایرپورٹ سے ایر پورٹ ہوٹل چلے آئے۔ راغب احسن صاحب کو بھی منتقل کر لیا گیا۔ اتوار، پیر دو دن یہیں گذارے ایرکنڈیشن کی وجہ سے گرمی سے محفوظ ہو گئے۔ رات کو تیل کمپنی کے عملہ کے یہاں جا کر دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ ۱۷ راگست پیر کے دن رات کو قطعی طور پر معلوم ہوا کہ جہاز منگل کے دن صبح ۷ بجے آئے گا اور جہاز کی گاڑی ہمیں لینے آئیگی۔ نماز فجر کے بعد ایرپورٹ سے گاڑی آئی تو ایرپورٹ پہنچے سامان کسٹم میں آکر پاس ہوا۔ جہاز ٹھیک ۷ بجے صبح کے ظہران پہنچا۔

ہمارا تمام سامان جہاز میں لاد دیا گیا۔ پونے ۸ بجے کے قریب ہم سب جہاز پر سوار ہو گئے۔ جہاز ۱۸ راگست کی صبح کو ۸ بجے روانہ ہوا۔

Marfat.com

کراچی

۱۸ اگست کی دوپہر کو ٹھیک پونے ۱۲ بجے کے۔ ایل۔ ایم کا جہاز کراچی ایرپورٹ اُترا۔ ۱۵۔ ۲۰ منٹ میں سامان پاس ہوا تو ہم باہر آئے۔ عابد میاں۔ زاہد میاں۔ الحنانہ۔ بچے وغیرہ سب موجود تھے۔ ایک ٹیکسی کی مولانا نورانی میاں راغب احسن کو اُتارتے ہوئے۔ پیر الہٰی بخش کالونی پونے ۲ بجے بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ۵۵ ہزار میل کا یہ طویل سفر آج ختم ہوگیا اپنا مکان نیا نیا معلوم ہو رہا تھا۔ طبیعت آج کافی خراب ہے۔ دن کا بقیہ حصہ ملنے جلنے والوں میں نکل گیا۔

دو مہینے کے طویل سفر میں اپنے ملک کے حالات سے قطعاً بے خبر رہے اس لئے رات کو ضروری اخبارات کا مطالعہ کر کے حالات پر عبور حاصل کر لیا۔

عرس حضرت سیدنا مولانا مطیع الرسول القادری قدس سرہ النورانی

اگرچہ مدینہ منورہ جا کر عزیزم عابد میاں سلمہ کے نام سرکار اقتدار مآب رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس شریف کا مسودہ مرتب کر کے بھیج دیا تھا اور وہ چھپ کر بھی آگیا کالونی اور دوسرے عزیزوں کو بھیج دیا گیا۔ مگر بہت سے احباب کے نام رقعے نہیں جا سکے تھے اس لئے صرف دو دن کے اندر سارے رقعے جانا تھے اور عرس شریف کا تمام انتظام کرنا تھا اس لئے ۱۹ اگست سے عرس کے تمام انتظامات کا سلسلہ شروع کیا۔

پھر مجلس عاملہ کا جلسہ بلا کر دورے کے حالات ارکان مجلس عاملہ کے سامنے پیش کر دیئے اور اپنے بیان کی کاپی منظور کرائی تھی اس طرف توجہ دلائی کہ ... عبدالوہاب صاحب مشرقی پاکستان کے نمائندے جنہیں حکومت نے نامزد کیا تھا انھوں نے باوجود اس کے کہ ماسکو میں اپنی ایک محررہ تقریر ریڈیو سے نشر کی جس میں تاثراتِ روس پر کافی اظہار خیال کیا ہے اس سے قطعاً مختلف ایک گمراہ کن

Marfat.com

بیان ڈان وغیرہ میں شائع کرا دیا جس کی وجہ سے شہر میں کافی بے چینی تھی ضروری تھا کہ ہمارا بیان شائع کیا جائے۔

پہلے سرکار مفتدر رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس شریف کے معمولات سے ۲۶ محرم یعنی مطابق ۳۰ اگست دو نشستوں میں فراغت پائی الحمد للہ مجمع کافی رہا ½۳ بجے شب کو محفل سماع سے فراغت پائی۔

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا جلسہ

۲۵ اگست کی شام کو مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا جلسہ منعقد ہوا اکثر و بیشتر اراکین عاملہ شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد صدر جمعیتہ وقائد وفد نے سفر روس افریقہ دورہ یورپ اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے قیام کے حالات سفر پیش کئے۔ زاں بعد مجلس عاملہ نے حسب ذیل مرتب شدہ بیان منظور کیا۔

حضرت علامہ بدایونی کا بیان

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کے وفد نے ۳۰ جون سے ۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء تک طاشقند سمرقند۔ استالن آباد۔ ماسکو۔ لینن گراڈ کا دورہ کیا۔ ہم نے ان مقامات کی مسجدوں، خانقاہوں، اولیاء اللہ کے مزاروں، کارخانوں۔ اسکولوں، یونیورسٹیوں لائبریریوں ثقافتی اداروں، تاریخی مقامات کا معائنہ کیا عوام کی زندگی کو قریب سے دیکھا۔ مذکورہ بالا مقامات کے مسلمانوں میں نماز و عبادت کا کافی شوق اور عملی جذبہ پایا۔ وہ عبادت و نماز کی ادائیگی میں پوری طرح آزاد ہیں ان کی مسجدیں نمازیوں سے لبریز ہیں مسجدوں میں عام طور پر پنجوقتہ نمازوں کے لئے بوڑھوں کی تعداد زائد ہوتی ہے۔ البتہ نوجوان صرف جمعہ و عیدین میں شریک ہوتے ہیں ہم نے نوجوانوں کی اس حالت کا اندازہ لگا کر اس کی اصلاح

Marfat.com

کے لئے چند تحریکات کیں جو منظور کی گئیں۔

مسجدیں، خانقاہیں، اولیاء اللہ کے مزارات کافی آراستہ ہیں۔ ان سب کا انتظام ادارۂ دینیہ طاشقند کی سپرد ہے۔ یہ ادارہ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب کی قیادت میں بہت بہتر کام کر رہا ہے۔ مسجدوں کی مرمت و درستی کے لئے مسلمان عام دعاماں چندے دیتے ہیں۔ اماموں، خطیبوں، عالموں، قاضیوں کا تقرر و انتظام ادارۂ دینیہ کرتا ہے۔ مزارات و خانقاہیں اپنی اصلی اور اچھی حالت میں ہیں۔ مسلمان ہر جگہ خوش حال اور مطمئن ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔ ان علاقوں میں ایک آدمی بھی ہمیں سوال کرنے والا نظر نہیں آیا۔ طاشقند، سمرقند، اسٹالن آباد کے کارخانوں اور دوسرے شعبہ جات میں مسلمان کافی تعداد میں ملازم ہیں۔ پارلیمانی وزارتیں بھی مسلمانوں کی اکثریت کے باعث مسلمانوں کے پاس ہیں۔ کاشتکاروں کا معیار زندگی بہت بلند ہے۔ حکومت نے ان کے لئے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچا رکھی ہیں۔ جگہ جگہ مختلف قسم کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں۔ جو بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ البتہ بعض بعض مقامات پر سڑکیں پختہ نہیں ہیں۔

حکومت نے ملک بھر میں فری تعلیم اور مفت علاج کا ایک جال بچھا رکھا ہے۔ یہاں کے اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کا انتظام بہت اعلیٰ ہے۔ ماسکو یونیورسٹی دنیا بھر میں سب سے زیادہ ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ جس کی عمارت ۳۳ درجوں کی ہے بیک وقت ۱۷ ہزار طلبا کے رہنے کا انتظام ہے۔ دنیا کے ہر گوشے سے طلبا تعلیم حاصل کرنے یہاں آتے ہیں۔ بلا شبہ یہ یونیورسٹی یادگار عالم حیثیت رکھتی ہے۔ روسی نظام تعلیم میں مذہب کا کوئی مقام نہیں۔ اسی وجہ سے نوجوان آہستہ آہستہ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم نے

Marfat.com

اس بات کا اندازہ کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب صدر ادارہ دینیہ و دیگر علمائے مشایخ سے تحریک کی کہ وہ مساجد میں شبینہ مدارس کھول کر مذہبی و دینی تعلیم کا انتظام کریں ان سب نے ہماری تجویز کو قبول کیا دوسرے دن وزیر تعلیم سے ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی انھوں نے مساجد کے اندر دینی تعلیم کی تجویز کو منظور کیا اور ایسے مدارس کو ایڈ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

ہمیں یہ دیکھ کر بھی مسرت ہوئی کہ بعض بعض مقامات پر نئی مسجدیں بھی تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہم نے حکومتِ روسیہ سے تحریک کی کہ وہ مسلمانوں کو تعداد کے لحاظ سے عام طور پر مسجدیں بنانے کی اجازت دے۔ اسی طرح ہم نے یہ تحریک کی کہ مسلمانوں کو فریضۂ حج کی ادائیگی اور زیارتِ حرمین کے لئے سہولتیں دی جائیں

عام و خاص مسلمانوں میں پاکستان سے ہمدردی کا جذبہ

طاشقند و سمرقند وغیرہ میں ہم نے یہ مشاہدہ کیا کہ مسلمان عام و خاص یہ پاکستان سے ہمدردی کا پورا پورا جذبہ رکھتے ہیں۔ ہم نے ۵۰-۶۰ ہزار تک مجمعوں کو مخاطب کیا پاکستان کے مسائل سے انھیں پوری طرح ہمدردی ہے۔ ہم نے مسائل پر تفصیلی حیثیت سے روشنی ڈالی انہوں نے پاکستان سے دوستی و محبت کے عہد و پیمان ہمارے ہاتھ پر کئے۔

ہم لوگ جس مقام سے جب رخصت ہوتے تو وہاں کے مسلمان گریہ و بکا کرتے۔ پاکستان کے لئے دعائیں کرتے ان کے اخلاص و محبت سے لبریز جذبات کو ہم فراموش نہیں کر سکتے۔

اسی طرح یہاں کے وزراء و عمال کا طرز عمل ہمارے ساتھ انتہائی محبت و اخلاق کا رہا ان سے مسئلہ کشمیر پر آزادانہ حیثیت سے مفصل باتیں ہوئیں۔ الحمد للہ ہم پاکستان کے موقف سمجھانے میں کامیاب ہوئے انہوں نے منصوبے ا

عامہ کے اصول کی حمایت کا وعدہ کیا۔ یہ حضرات پاکستان سے دوستی و تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

سفر ماسکو و لینن گراڈ

دو ہفتے سمرقند و تاشقند استالن آباد کا دورہ کر کے ہم لوگ تاشقند سے اس جٹ طیارے میں ماسکو کے لئے سوار ہوئے جو ۸۵ سیٹوں کا طیارہ ہے اور عام طیاروں کے مقابلے میں ۱۲ گھنٹے کی بجائے صرف ۴ گھنٹے میں ماسکو پہنچائے گا۔ تاشقند سے ماسکو تین ہزار میل ہے۔ تاشقند پر کئی سو علماء و مشائخ و زعمائے ہمیں الوداع کہا۔ ماسکو ایئرپورٹ پر صدر ادارۂ دینیہ ماسکو جناب حضرت مولانا مفتی شاکر صاحب، حضرت مولانا محمد صالح صاحب خطیب جامع مسجد و دیگر علماء نے ہمارا استقبال کیا۔ اترتے ہی معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب استقبالیہ تقریر فرمائیں گے اور ہمیں اس کا جواب دینا ہوگا۔

چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد شاکر صاحب اور مولانا محمد صالح صاحب نے تقریریں فرمائیں ہم نے آخر میں ان تقریروں کا جواب دیا یہ تقریریں اسی دن ماسکو ریڈیو سے نشر کی گئیں۔

ارکان وفد نے ماسکو کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جہاں کافی تعداد میں مسلمان شریک تھے وفد کے قائد و ارکان کو ہدیۂ مبارکباد پیش کیا گیا۔ وفد کی طرف سے قرآن کریم اور دوسرے ہدایا پیش کئے گئے۔

ماسکو یونیورسٹی

ہم نے ماسکو کے خاص خاص مقامات کارخانے زمین دوز ریلیں اور دیگر عجائبات دیکھے آخر میں دنیا کی عظیم الشان ماسکو یونیورسٹی دیکھی یہ یونیورسٹی حکومت روس کا ایک معرکۃ الآرا علمی کارنامہ ہے ماسکو میں وفد کے اعزاز میں متعدد دعوتیں ہوئیں جن میں وفد کے ساتھ خیر سگالی

Marfat.com

کا اظہار کیا گیا۔

لینن گراڈ کی تاریخی مسجد

ماسکو سے ہم لوگ لینن گراڈ کی تاریخی مسجد دیکھنے گئے یہ مسجد پورے علاقہ روس میں سب سے بڑی مسجد ہے یہاں ہم لوگوں نے جمعہ ادا کیا خطیب صاحب کی خدمت میں ہماری طرف سے ہدایا پیش کئے گئے بعد نماز تقریریں ہوئیں۔

پھر خطیب صاحب نے ایک شاندار دعوت دی اس کے اندر بھی وفد کو سپاسنامے اور ہدایا پیش کئے گئے اس دعوت میں ہم نے پاکستان دوستی پر تمام علماء ومشائخ سے باقاعدہ بیعت لی دوسرے دن ماسکو واپس آگئے تین ہفتے کا پروگرام مکمل کر کے ماسکو سے لندن جنیوا روم۔ دمشق۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ طیبہ میں ۱۳ دن حاضر رہ کر براستہ طہران ۳۰ اگست کو کراچی پہنچ گئے۔ واپسی پر ہمیں علم ہوا کہ کسی غیر ذمہ دار فرد نے یہ اطلاع شائع کی کہ ہم نے روس میں ناچ کی مجلس میں شرکت کی۔ یہ خبر افترائے محض ہے ناچ کے کسی جلسہ میں ہم نے شرکت نہیں کی۔ حتیٰ کہ ہم نے سینما تک نہیں دیکھا انشاء اللہ تعالےٰ تفصیلی حالات کسی اور موقعہ پر شائع ہونگے۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ نے اس بیان کی منظوری دیدی اس کے بعد یہ بیان کراچی کے اردو انگریزی اخبارات میں شائع ہوا۔

ہم نے اس سفر میں جو کچھ دیکھا تھا اسے بلا کم و کاست شائع کر دیا۔ نہ ہمارا خیال پہلے تھا نہ اب ہے کہ روس کوئی مذہبی حکومت ہے۔ وہ یقیناً لادینی حکومت ہے اس کے بہت سے نظریات سے ہمیں دیرینہ اختلاف رہا ہے ہم نے اس پر مطبوعہ رسائل شائع کئے ہیں۔ لیکن جس قدر حالات وہاں اب بدل گئے ہیں اور ان کے بعد جو کیفیت مسلم اکثریت والے حلقوں میں ہے وہ یہ ہے کہ وہاں مسجدیں عبادت خانے مزارات وخانقاہیں آزاد ہیں اور یہ پروپیگنڈہ قطعاً

Marfat.com

غلط ہے کہ پورے روس میں تمام مسجدوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ روس
کے یورپین علاقے کے وہ حالات نہیں جو مسلم اکثریت کے علاقوں میں ہیں ان
ممالک میں دورہ کرنے والے کو سب سے پہلے اپنا گرد و پیش پھر دوسرے ممالک کے
حالات کا جائزہ لے کر حالات کا مشاہدہ کرنا پڑتا [illegible]
میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تعداد کتنی زیادہ ہوتی ہے۔

عام طور پر مزارات و خانقاہیں [illegible]
میں ہم نے جو کچھ دیکھا وہ تخیلات سے بعید [illegible]
شدید اختلافات ہیں لیکن اس کے یہ معنے ہرگز [illegible]
اسے اختلافی جذبات کے باعث غلط پیش کریں [illegible]
اپنے مشاہدات پیش کر دیئے ہیں۔

ہمیں حیرت و استعجاب ہے کہ ہماری [illegible]
ساکن نوا کھالی اور مسٹر راغب احسن صاحب نے [illegible]
کے ساتھ ہمارے وفد میں داخل کیا تھا کہ اگر آپ [illegible]
کو روس جانے سے روک دیا جائے گا۔ حالات و مشاہدات [illegible]
کا مکروہ سلسلہ شروع کیا۔

یہ وفد مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان کا [illegible] تھا اس لئے ہمارے [illegible]
کے لیئے یہ امر نامناسب تھا کہ وہ کسی بھی جماعت [illegible]
ناموں کا زبردستی اضافہ کرلے۔

اس قسم کے بیانات کی نوعیت سرکاری [illegible]
کا نہ جمعیتہ سے کوئی تعلق پہلے تھا نہ اب ہے [illegible]
اور طریقۂ استدلال اختیار کیا گیا وہ قطعاً غیر [illegible]

Marfat.com

اور حکومت روس یہ دونوں کے لئے مضرت رساں ہوگا۔ جہاں تک روسی نظریات کا تعلق ہے ہمیں بھی وہاں کی لادینیت سے دیرینہ اختلافات رہے ہیں وہ اختلافات اپنی جگہ ہیں لیکن اس کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ حقائق سے انکار کیا جائے اور جو مشاہدات کیئے گئے انہیں کسی کے اشارے پر غلط رنگ میں ظاہر کیا جائے کسی بھی خیرسگالی وفد کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ حقائق و واقعات کو مکروہ صورت میں ظاہر کیا جائے۔ ہمارے نزدیک مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا مسئلہ انتہائی نازک تھا ہم نے وہیں اس اہم ضرورت پر ذمہ دار حضرات سے باتیں کر کے ایک راہ نکالی اسی طرح مسئلہ حج یا ماسکو کی جامع مسجد کا معاملہ یہ دو مسئلے نازک تھے ہم نے وہاں ان معاملات پر مناسب طریقے سے باتیں کر کے مفید صورتیں پیدا کرنے کا وعدہ لیا۔

جن افراد کی ذہنیت کا یہ عالم ہو کہ وہ طاشقند میں فرمائیں کہ ہم ماسکو نہیں جا سکتے بلکہ ہم اپنے اوپر گولی چلا کر جان دیدیں گے۔ کیونکہ ہم اگر ماسکو گئے تو ہمارا پرچہ بند ہو جائے گا۔ انہوں نے مراجعت کے بعد جس قسم کے بیانات دیئے وہ ایسے ہیں کہ ایک مبتدی طالب علم بھی ان سے اچھا لکھ لے گا۔

مرکزی جمعیتہ علمائے پاکستان نے ان مہمل بیانات کے طویل سلسلے کو جاری رکھنا اس لئے مناسب نہیں سمجھا کہ ہمارے نزدیک ہر جگہ تعمیری خدمت ہے نہ کہ تخریب۔ مرکزی جمعیتہ باہمی انشقاق اور کنٹوری میں پڑنا نہیں چاہتی۔ یہ بیانات اس لیئے اور فقط اس لئے نکالے گئے کہ عوام کو رائے قائم کرنے میں دشواری ہو بعض لوگ حیرت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیانات میں تخالف کیسے ہو گیا۔ موجودہ دور میں وزارتیں پارلیمنٹ کے ارکان توڑے جا سکتے ہیں اور اپنے اعزاز کی خاطر حقائق پر لات مار سکتے ہیں۔ تو مشاہدات کے خلاف دوسرا راستہ اختیار کر لینا دشوار بات نہیں ہے۔ جہانتک ہماری رائے اور مشاہدات

کا تعلق ہے ہم نے روس میں جو کہا وہ پاکستان میں کہہ رہے ہیں کہ تاشقند، سمرقند استالن آباد کی مساجد و مقابر، خانقاہیں مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ مساجد میں عبادت وغیرہ کی آزادی ہے۔ مساجد اچھی حالت میں ہیں سوائے دو مسجدوں اور ایک خانقاہ کے دو تمام مسجدیں جو ہم نے دیکھیں آباد اور اچھی حالت میں تھیں۔

ہم خود اگر اپنے ملک میں دیانتداری سے غور و فکر کریں تو پائیں گے یہاں کی بہت سی مسجدیں خانقاہیں ویران ہیں۔ یہاں کے طلباء عام طور پر پنج وقتہ نمازوں میں نہیں ہوتے۔ پھر وہ طلبا جو عیسائی اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کے مذہبی حیات کس طرح جا رہے ہیں جس ملک کو کتاب و سنت کی اساس پر بنایا گیا آج وہاں کتاب و سنت اور مذہب کے ساتھ کیا کھیل ہو رہا ہے۔

اسلامی ممالک میں ترکی و ایران یا دیگر مقامات میں مذہبی حیات کا حال کیا ہے یہ وہ امور ہیں جن پر ہماری نظریں پڑنی چاہئیں۔

مسٹر راغب احسن یا عددی صاحب نے جن عناصر و افراد کے اشاروں پر جو کچھ قلمبند کیے ان میں یا تو آج سے پچاس برس پہلے کے حالات ہیں یا دل کھول کر [illegible] کا ایک پشتارہ پیش کیا گیا ہے۔ راغب صاحب کی پوری تحریر [illegible] نے فرمایا۔ ابتدائی سفروں میں زیادہ تر وہ بیمار رہے۔ [illegible] ایک بار تاشقند میں ایسی شاندار تقریر فرمائی کہ پاکستان کے [illegible] مسٹر افتخار نے بھی اپنا سر پیٹ لیا۔ وہ شکوا کرتے [illegible] کے مولانا نورانی میاں اور مولانا جیلانی میاں کو [illegible] جو از اول تا آخر آپ کے ترجمان بنتے تھے۔ دو [illegible] بولنے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے نورانی میاں ہی حضرت کی ساری [illegible] پوری کراتے اور آپ کے مفہوم کو پیش کرتے تھے۔

Marfat.com

رہی یہ بحث کہ جمعیت نمائندہ جماعت نہیں تو سوال یہ ہے کہ راغب صاحب
ایسی جماعت کے وفد میں کیوں شامل ہوئے پھر جدے سے لے کر تا زمانۂ قیام کراچی
بار بار جمعیتہ سے کیوں اصرار تھا کہ سفارتخانہ روس سے نو سو روپے دلوا دیئے جائیں اب
رہے مسٹر عدنی تو یہ اپنے جسم کی ضخامت اور آرام طلبی کے لحاظ سے کسی شہنشاہ
سے کم نہیں۔ چار قدم چل کر پانی اور آرام کے بغیر جو کچھ کر نہ سکتے ہوں جو تاشقند
سے روس جاتے ہوئے اس قدر مختل الدماغ ہو گئے کہ فرماتے تھے ہم ماسکو ہرگز نہ
جائے گا اپنے ایڈیٹر شوٹ کرے گا کیونکہ اگر ہم ماسکو گیا تو سعودیہ عربیہ ہمارا پرچہ
بند کر دے گا۔ ہم گھر سے نہ کپڑے لایا نہ روپیہ ہم بغیر اس کے کس طرح
جائیں۔ جمعیتہ کے پیش نظر مسلمانانِ روس کا مشاہدہ کرنا تھا نہ کہ روپیہ حاصل کرنا
انہوں نے بھی اپنے پرچے میں اونچی توقعات اعانت کی۔ امید ہے وفد کے خلاف
جو کچھ کہا وہ مضحکہ خیز اور مجنونانہ تخیلات کے مترادف ہے۔ انہوں نے جو حرکات
مذبوحی تاشقند اور دوسرے مقامات میں کیں وہ اس قابل نہیں جن کا
تذکرہ اس سفرنامے میں کیا جائے۔ کسب زر کی خاطر جو طرز تحریر انہوں نے
اختیار کیا وہ انہیں مبارک ہو۔

اچھا ہوا کہ وہ ہم سے جدا ہو کر ایک ایسے مقام پر آگئے جہاں کے وہ عادی
ہیں۔

محمد عبدالحامد القادری البدایونی
صدر جمعیتہ مرکزی علمائے پاکستان کراچی

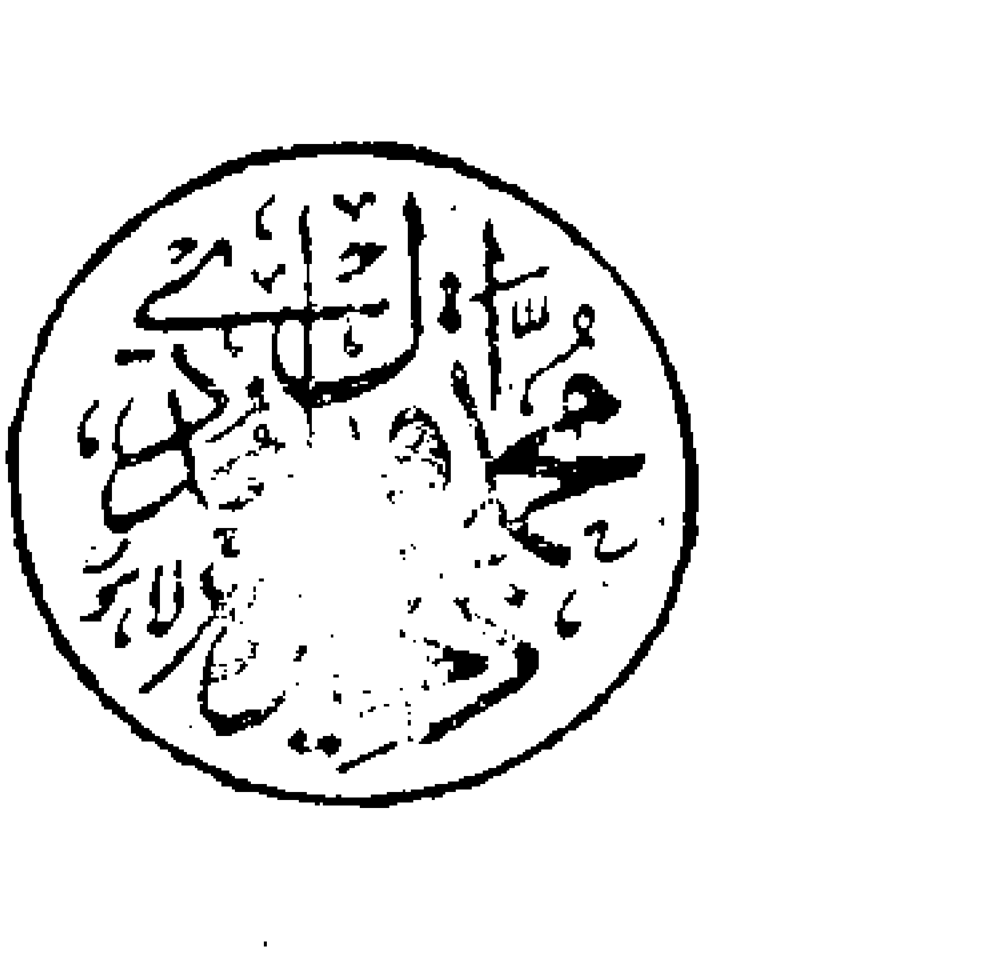

Marfat.com